Reazool Akhbar

The History of Abool Feda from the Creation to A. D. 1328. Translated from the Arabic. Kholasatal Akhbar (Abridged) from A D 1329 to 1529 Translated from the Persian.

The First translational part of Abool Feda's Annals, is being translated by Moulvee Cureemoodeen Sahib from Arabic into Urdu language up to 1847 which is explained particularly & plainly, the History of Adam the prophet & wild Arabs.

And this History is Embellished & published by Moolla Noorooden Jeevakhan the owner of the Suffderee Press Printer and Book Seller Bhendy Bazaar Bombay

1298. 1881.

ریاض الاخبار

پہلا حصہ ریاض الاخبار یعنی ترجمہ تاریخ ابو الفدا کا

اول یہہ کتاب سنہ ۱۳۲۸ع مین عربی تصنیف ہوئی تھی۔ بعد
اوسکے سنہ ۱۵۲۹ع مین فارسی زبان مین ترجمہ ہوا اور خلاصۃ
الاخبار نام رکھا گیا۔ پھر سنہ ۱۸۴۷ع مین جناب مولوی کریم
الدین صاحب نے نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ
زبان اردو مین ترجمہ کیا اور چند حصون پر اس کتاب کو
تقسیم کیا۔ اور ریاض الاخبار اسکا نام رکھا۔ اب اس
پہلے حصے مین حضرت آدم نبی علیہ السلام کے احوال سے
عرب مستعربہ کے اخبار تک بیان کیا گیا۔ اور اہتمام
سے ملا نور الدین بن جیوا خان تاجر کتب و مالک مطبع
کے مطبع صفدری واقع ممبئی مین چھپا

جس صاحب کو اس کتاب کی خریدی منظور ہو دکان
سے مہتمم کے جو ممبئی کے محلۂ بھینڈی بازار
مین واقع ہے منگوا لین

دیباچہ ترجمہ تاریخ ابو الفدا کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اور صلواۃ کے کریم الدین جو کہ ایک ادنی خدّام طلبا مدرسہ دہلی کا ہی سب ارباب ہنر اور سیّاحان تواریخ و سیر — اور طالبان حالات رہ نوردان جادہ امصار — اور واقفان اخبار اقطار کی خدمت مین یہہ عرض کرتا ہی — کہ اُن فواید و عواید کا ذکر کرنا جو موجب تحریص و ترغیب فن تواریخ کے ہین موجب طوالت کا ہی اور طوالت باعث ملالت طباع مستقیمہ کی ہوتی ہی اسلیئے وہ چھوڑ کر چند کلمہ عامتہ الورود جنسے عبارت سبب تالیف ہی اور جنکا جاننا اہمیات سے قبل پڑہنے اور ملاحظہ فرمانے اس کتاب کے ہی لکھہ کر بلا تکلف تسمع خراشی کرتا ہون — محتجب نرہی کہ یہہ کتاب فن تواریخ کی زبان عربی مین بہت صحیح اور معتمد اور درجہ اعتدال پر ایسی کمیاب تہی کہ ہندوستانی بسبب نہ دستیاب ہونے یا عدم شیوع اس کتاب کے اسکے فواید فواید سے بے بہرہ تہے ان ایام مین جو چند فنون اہمیہ کا ترجمہ زبان اُردو مین

سکرٹری سوسایٹی نے چہپوا کر اونکی اشاعت تامہ کر کے رواج دیا — صاحب والامناقب اسپرنگر صاحب بہادر پرنسپل مدرسہ دہلی مترجم اُردو دام اقبالہٗ نے جو کہ عالم کامل — اور بے عدیل فاضل ہین — اور اون صاحب کو چند السنہ متفرقہ مثل عربی — اور فارسی اور لٹنی — اور یونانی — اور جرمنی — اور فرانسیسی — اور انگریزی اور ناگری وغیرہ مین قدرت کاملہ اور ان السنہ مذکورہ کے کتب پر بہی نگاہ تامہ ہی اسلئے ہر ایک فن کی کتابون سے جو السنہ مزبورہ مین اونکی دستیاب ہوتی ہین فواید بے بہا آپ بہی اُٹہاتے ہین اور اونکی ذات سے خلق اللہ کو بہی بہت فائدہ ہوتا ہے — اور شایق ہر ایک کتاب کمیاب کے ایسے کہ جس جاے کہین چار کتابین کسی فن کی پائین وہ وہین دیکہنے جائین بن سکے تو ایک آدہ بیہی آپ ہی آئین خصوصاً ہمارے ایام مین ان صاحب نے کتب قدیمہ اور متاخرہ کو بتلاش بسیار پیدا کیا — اور رات دن اہتمام ہمت اشاعت علوم مشکلہ — اور فنون معضلہ مین سرگرم رہتے ہین چنانچہ یہہ تواریخ المختصر فی احوال البشر تصنیف کی ہوئی ابوالفدا اسمٰعیل کی ہی جسکا حال مفصل مین آگے لکہہ کر عرض کرتا ہون صاحب ممدوح کے پاس تہی اس احقر العباد بندہ کمترین کریم الدین کو ارشاد کیا کہ اگر تو اس کتاب کا ترجمہ زبان اُردو مین کرے تو کہ ہمہ دفعہ اس سے فائدہ اُٹہا سکین کمترین نے بسر و چشم قبول کیا اور درمیان سنہ ۱۸۴۶ عیسوی کے یہہ ترجمہ طیار کیا

بیان ہے حال ابوالفدا کا

واضح ہو کہ ملک موید اسمٰعیل یعنے ابوالفدا بیٹا ملک الافضل علی بن ملک المظفر محمود ابن ملک المنصور محمد ابن ملک المظفر عمر ابن شاہنشاہ بن ایوب

ایوب بن شاذی ابن مروان ــ بادشاہ ملک حماۃ کا ہی یہہ بادشاہ فضلا
اور علماء کی خدمت کما ینبغی کرتا تہا اور سخاوت اور شجاعت مین نامی اور
تدبیر ملک اور سیاست مدنی اور بندوبست لشکر مین شہرہ آفاق تہا ــ
اور فضیلت اور حلم اور رحم اور عدل اور انصاف مین یکّا اور درمیان
خلق اللہ کے خیر خواہی اور رعیت پروری مین یکّا ــ اور علم و ادب کو
بہت دوست رکہتا تہا علم ریاضی اور علوم متعارفہ متداولہ مین کامل تہا
اوسکی تصنیفات سے سوائے اس تاریخ کے اور کتابین بہی بہت ہین مدت
دراز تک ملک حمات کی سلطنت کرتا رہا رعیت اوس ملک کی اوسکی شکر گذار
مین رہتی تہی شعرا اوسکے وقت کے ہمیشہ اوسکے دربار سے انعامات گران
بہا پاتے تہے ۷۳۲ہ ہجری مین اس مصنف نے وفات پائی شیخ جمال الدین
اوسکے دربار کے شاعر نے جو ابوبکر محمد بن نباتہ مصری مشہور ہے چند مرثیہ
اوسکے مرنے کے لکہے ہین ایک مرثیہ کا اول شعر یہہ ہے ــ ما للندی لایلتقی
صوت داعیہ ✤ اظن ان ابن شاذٍ قام ناعیہ ✤ علاوہ ان صفات
مذکورہ کے یہہ شخص ہر فن مین گویا امام تہا اور خصوصاً علم فقہ اور علم تفسیر
اور نحو وصرف ــ اور علم اصول ــ اور علم تاریخ ــ اور علم میقات
ــ اور علم فلسفہ اور علم منطق ــ اور علم طب مین باعتقاد کامل فاضل
تہا اور علم عروض اور علم ادب اور نظم اور نثر مین مہارت تامہ رکہتا تہا
ــ شیخ جمال الدین اسنوی اپنی کتاب طبقات مین لکہتا ہی کہ ایک دفعہ دیار مصر
مین ابو الفدا مذکور حُسن اتفاقات سے وارد ہوا اور مجکو شیخ زین الدین
بن قولغ کی معرفت اپنے دربار مین بلوایا مین اوسکے ہمراہ ابو الفدا کی
خدمت مین حاضر ہوا لیکن میرے ساتہہ صلاح ابن برہان طبیب مشہور بہی تہا

 اتفاقاً چند علوم مین کلام ہونے شروع ہوئے جس علم مین ابوالفدا
جواب دیتا تہا مین خوب سوچتا تہا کہ وہ کلام محقق بولتا تہا اور جو کہتا تہا
ٹہیک بیان کرتا تہا — بعد ازان علم نباتات اور علم حشایش مین کلام ہونے
لگے اوسمین بہی ایسا پورا نکلا کہ مین حیران ہوگیا کیونکہ جس جڑی بوٹی یا درخت
کا ذکر ہوا وہ اوسکی تمام صفات دالّہ اور منفعت اور اوسکا مزاج معہ اوس
زمین کے کہ جہان وہ پیدا ہوتی ہی بیان کر دیتا تہا اس حالکے دیکہنے سے مجکو
بڑا تعجب ہوا اور میرے ہمراہ وہ دو طبیب نامی مصر کی یعنے ابن قولنج اور
ابن برہان بہی نعلین جہاڑتے تہے کیونکہ اکثر اطبّا رکو ان باتونکی خبر نہ تہی
جو وہ کہتا تہا جب دربار سے باہر آئے اوسنے بہت تعجب کیا شیخ رکن الدین
کہتا ہی کہ کوئی بادشاہ اہل اسلام مین اس رتبہ کا عالم مینے نہ دیکہا نہ سنا
ابوالفدا علم ہیئۃ مین بہی بڑی دست قدرت رکہتا تہا اور باوجود ایسے فاضل
ہونے کے شعر کی طرف بہی مایل تہا اوسکی تصنیفات سے چند کتابین جو مشہور
ہین وہ یہہ ہین ایک تو یہی تاریخ یعنے المختصر فی احوال البشر دوسرے
نظم الحاوی علم فقہ مین — تیسرے کتاب الکنا لیس اوسکی بہت جلدین ہین
چوتہے کتاب تقویم البلدان بہت مہذب اور مجدول علم جغرافیا مین —
پانچوین کتاب موازین یہہ چہوٹی سی کتاب ہی اور نوادرات سے یہہ ہے
کہ ابوالفدا کہا کرتا تہا کہ مجکو یقین نہین ہی کہ ساٹہہ برس سی عمر زیادہ پاؤن
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اوایل ایام ساٹہوین سالکے تئیسوین محرم ۷۳۲ھ کو درمیان
حمات کے راہی ملک بقا ہوا اور اوس مقبرہ مین جو اوسنے اپنے آپ
حالت حیات مین بسر دعوی طیار کروایا تہا مدفون ہوا اس بادشاہ کی
دینداری اور علم اور سخاوت اور عاقل ہونے مین کوئی شک نہین یہہ ایسا

پیدایش اوسکی درمیان ماہ جمادی الاول سنہ ۶۷۲ھ کے ہوئی ساٹھہ برس کی عمر پائی فقط

ترجمہ خطبہ ابو الفدا کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد و سپاس اوس خدا کو ہی جسنے موت کو زندگی پر متعین کیا — اور خود یگانہ ہوا بزرگی اور بقا اور جلال مین — اور بلند ہی سبات سے کہ احاطہ کرے اوسکو تصور یا سوچ لیوے خیال — اور رحمت خدا کی اوپر اوس رسول محمد مجتبےٰ کے جو بھیجا گیا تہا واسطے الگ کردینے کے حرام سے حلال — اور دیا گیا ہی اوسکو فضل اور کمال — اور عطا کیا گیا دلیل واضح اور اچھی بولچال — اور اوپر آل اوسکی کے جو کہ ہے اچھی آل اور اوپر اصحاب اوسکی کے جو کہ تھے صاحب تائید اور با کمال یہہ رحمت دایمہ نازل ہوجیو جبتک کے دنیا قایم رہی بعد حمد و صلوٰۃ کے بندہ فقیر ابو الفدا اسمعیل ابن علی ابن محمود ابن محمد ابن عمر ابن شاہنشاہ ابن ایوب کہتا ہی کہ ایکروز مجکو یہہ خیال آیا کہ ایک کتاب ایسی لکھون جسمین تواریخ قدیمہ اور تواریخ اسلامیہ مندرج ہوتا کہ وہ ایسا تذکرہ طیار ہو جاسے کہ پہر مجکو کتب مطولات کے دیکھنے کی حاجت نرہی یہہ بات دلمین

ٹھا نکر کتب مفصلہ ذیل سے بیمنے اختصار کرنا شروع کیا یعنے کتاب کامل
سے جو کہ تالیف کی ہوئی شیخ عز الدین علی کی ہی جسکا عرف ابن الاثیر
الجزری بھی ہی یہہ ایک تاریخ ہی جسمین حال ابتدا ازمانہ سے سنہ ۶۲۸ ہجری
تک کا لکھا گیا ہی اس کتاب کی تیرہ ۱۳ جلدین ہین — اور کتاب تجارب الامم
سے جو کہ ابی علی احمد ابن مسکویہ کی ہی — اور تاریخ ابی عیسے احمد ابن علی
المنجم سے جسکا نام کتاب البیان عن تاریخ سنی زمان العالم علی سبیل الحجۃ
والبرہان ہی یہہ کتاب بہت اچھی ہی اسمین فقط تواریخ قدیمہ کا حال لکھا
ہوا ہی — اور تاریخ مظفری سے جو کہ تصنیف کی ہوئی قاضی شہاب الدین
ابن ابی الدم الحموی کی ہی اس تاریخ مین صرف ملت اسلامیہ ہی کا ذکر ہے
اور اوسکی چھہ جلدین ہین — اور تاریخ قاضی شمس الدین احمد ابن خلکان سے جسکا
نام وفیات الاعیان ہی یہہ کتاب حروف ہجا کی ترتیب پر مرتب ہی اور اسکی
چار جلدین ہین — اور تاریخ الیمین جو کہ تصنیف فقیہ عمان کی ہی یہہ ایک
مجلد پاکیزہ اور لطیف ہی اور تاریخ قیروان سے جسکو جمع والبیان بھی کہتے
ہین یہہ کتاب تصنیفات صنہاجی سے ہی اور تاریخ الدول المنقطعہ سے
جو کہ ابن ابی منصور کی تصنیف ہی اسکی چار جلد ہین — اور تاریخ علی بن
موسے ابن محمد ابن عبد الملک ابن سعید مغربی اندلسی کی سے جسکا نام
لذۃ الاحلام فی تاریخ امم الاعجام ہی یہہ قریب دو جلد کے ہی اور کتاب
سعید سے جسکا نام المغرب فی اخبار اہل المغرب ہی یہہ کتاب پندرہ جلد میں
ہی اور مفرج الکروب فی اخبار بنی ایوب جو کہ قاضی جمال الدین ابن واصل
کی تصنیفات سے تین جلد و مین ہی اور تاریخ حمزۃ الاصفہانی سے یہہ ایک
جلد ہے بہت خوب اور تاریخ خلاطا سے جو کہ تالیف کی ہوئی شرف بن ابی

ابی المطہر انصاری کی ہے — اور کتاب قضاۃ بنی اسرائیل اور کتاب سلاطین اسرائیل کی سے جو چوبیس کتابین یہودیون کے پاس بالتواتر ثابت چلی آتی ہین — اس کتاب مین جو تواریخ قدیمہ مینے لکھی ہی اوسکی ترتیب اسطرح پر کی ہی کہ اوسمین ایک مقدمہ اور پانچ فصلین ہین — اور تواریخ اہل اسلام کی ترتیب برسون اور رسالون پر موافق تالیف کامل کے جو کہ ابن اثیر کی ہی کی ہی بعد تمام ہونے اس کتاب کے نام اسکا المختصر فی اخبار البشر رکہا گیا

مقدمہ

اس مقدمہ مین تین امر ہین امر اول یہہ ہی کہ تواریخ قدیمہ کے مطالعہ کرنیوالے کو اسبات کا تامل کرنا ضرور ہی کہ اختلاف درمیان مورخین کے ہمیشہ سے ہی کسلئے کہ ابن اثیر نے ولادت مسیح علیہ السلام مین یہہ ذکر کیا ہی کہ مجوسیون کے نزدیک حضرت عیسے مسیح اللہ ص سکندر کے پنسٹھ برس بعد پیدا ہوئے ہین اور نصارے کے نزدیک یہہ ہی کہ وہ لڑائی جو کہ درمیان سکندر اور دارا کے ہوئی تہی اوس معرکہ کے تین سو برس بعد حضرت عیسے علیہ السلام پیدا ہوئے اور یہہ تفاوت فاحش ہی — اسیطرح پر ابی معشر اور کوشیار وغیرہ منجمین یہہ بیان کرتے ہین کہ درمیان طوفان نوح علیہ السلام اور ہجرت نبوی ص کے تین ہزار سات سو چھبیس برسکا فاصلہ ہی یہہ بات ثابت ہی زیچون سے بہی مثل زیچ ماسونی وغیرہ کے — لیکن مورخین مین سے جو محقق لوگ ہین وہ یہہ کہتے ہین کہ درمیان طوفان اور ہجرت کے تین ہزار نو سو چونسٹھ برسکا فاصلہ ہی ان دونون قولون مین تفاوت دوسو اٹہتالیس برسکا ہوا اب یہہ معلوم کرنا چاہیئے کہ باعث اس اختلاف کا کیا ہی وہ یہہ ہی کہ ہبوط حضرت

مقدمہ

آدم ع سے وفات حضرت موسیٰ ع تک کا حال کسی کتاب سے معلوم نہین ہوتا
مگر تورات سے — اور توریت کے تین نسخے ہین چنانچہ اسکا ذکر بالتفصیل آگے
بیان ہوگا — اور وہ فاصلہ جو درمیان وفات حضرت موسیٰ ع اور ابتداے
ملک بخت نصر کے دریافت ہوا ہی وہ منجمین کے زیچون سے لیا گیا ہی — چنانچہ
ابو عیسیٰ کہتا ہی کہ یہہ معلوم ہوتا ہی قرانات زحل اور مشتری اور مثلثات
سے لیکن وہ قرانات وغیرہ بھی آپسمین مختلف ہین — اور کتاب قضاۃ
بنی اسرائیل سے بھی دریافت ہوتا ہی وہ کتاب کمیاب ہی — اور جو اون
مورخین کے قول کا اعتبار کرین جو کہ زمانہ جاہلیت مین قبل اسلام کے گذرے
ہین تو اسکا کچھہ اعتبار نہین — کیونکہ اون مورخین کی یہہ عادت تھی کہ اپنے
بادشاہ کے جلوس کی ابتدا سے تاریخ لکھا کرتے تھے اسلئے وہ ابتدائین موافق
تعداد بادشاہون کے بہت ہوگئین چنانچہ حمزہ اصفہانی کہتا ہی کہ اسی سبب
اونکی تواریخ خراب اور فاسد ایسی ہوگئی ہین کہ کوئی مقام اوسکا اصلاح پذیر
نہین رہا علاوہ اسکے یہہ ہی کہ بہت مدت گذر گئی — اور زبانین مختلف ہوگئین
— اور کتابین اس فن کی جاتی رہین پس اس صورتمین تواریخ قدیمہ کی
تحقیق نہایت مشکل بلکہ متعذر ہی

امر دوسرا توریت کے نسخونکے بیانمین ہے

واضح ہو کہ توریت کے تین نسخے ہین ایک کا نام تورات سامریہ — دوسرا
نسخہ تورات عبرانیہ — تیسرا تورات یونانیہ — اور اونکے اختلاف کا
یہہ حال ہی کہ تورات سامریہ سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ہبوط حضرت آدم ع سے
طوفان تک ایک ہزار تین سو سات برس گذرے ہین — اور جب طوفان
آیا تہا اوسوقت حضرت نوح ع کی عمر چہہ سو برس کی تہی — اور حضرت آدم

آدم ع کے عمر نو سو تیس برس کی بالاتفاق ہوئی ہی اس سبب لازم آیا کہ نوح علیہ
السلام نے موافق بیان اس توراۃ کے حضرت آدم ع کو دو سو برس تک دیکھا ہو
پس لازم آیا کہ حضرت نوح ع نے تمام اپنے آبا و اجداد کو خوب دیکھا ہو
حالانکہ یہہ غلط ہی ــ اور یہہ بھی اسی نسخہ سے دریافت ہوتا ہی کہ درمیان طوفان
اور ولادت جناب خلیل ع کے نو سو سینتیس برس کا فاصلہ ہی ــ اور یہہ
بھی کہ ولادت ابراہیم ع سے وفات موسے ع تک پانسو پینتالیس برس
ہوئے پس اس صورت مین حضرت آدم ع سے وفات وفات حضرت موسے
ع تک دو ہزار سات سو نواسی برس ہوتے ہین ــ اب رہا وہ عرصہ
کہ جو وفات حضرت موسے ع سے ہجرت نبوی صلعم تک گذرا اسمین دو مذہب
ہین ایک تو وہ مذہب ہی جو مورخین نے اختیار کیا ہی ــ دوسرا مذہب
منجمین کا پس جبکہ ملا دین ہم اوپر کی جمع مین وہ زمانہ جو درمیان وفات حضرت
موسے ع کی ہجرت نبوی تک گذرا ہی تو جمع اوسکی ہبوط آدم ع سے ہجرت
نبوی صلعم تک موافق حکم اختیار مورخین اور مطابق بیان توراۃ نسخہ کے
پانچ ہزار ایکسو سینتیس برس ہوتے ہین ــ اور بر طبق اختیار منجمین کے
کم کرنے چاہیئین اس جمع سے دو سو انچاس برس پس ظاہر ہوا فساد اس
توراۃ کا کیونکہ اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نوح ع نے حضرت
آدم ع کو دیکھا ہو اور مدت طویلہ تک ہمراہ اوسکی عیش اور زندگانی کے ہو
اور یہہ سراسر غلط ہی ــ اب رہی توراۃ عبرانی اسمین بھی غلطی ہی
کسلئے کہ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مابین ہبوط حضرت آدم ع اور طوفان کے
ایکہزار پانسو چھپن برس گذرے ہین اور طوفان سے ولادت حضرت
ابراہیم ع تک دو سو بانوین برس ہوئے ــ لیکن وفات حضرت نوح ع کے

مقدمہ

۱۰ طوفان سے ساڑہی تین سو برس بعد بالاتفاق ہوئی ہی — پس موجب
توریت عبرانی کے لازم آتا ہی کہ نوح عم نے اٹہاون برس تک ابراہیم عم سے
ملاقات کی ہو یہہ بات بہی ایسی ہی کہ کوئی اسکا اقرار نہین کرتا — کیونکہ
حضرت نوح عم نے حضرت ابراہیم عم کو ہرگز نہین دیکہا اور یہہ ہو بہی نہین
سکتا کیونکہ قوم حضرت ہود عم ایک اُمت تہی جو کہ بعد قوم نوح کے ظاہر
ہوئی — اور اُمت حضرت صالح عم کی بعد امت حضرت ہود عم کی نمایان
ہوئی اور حضرت ابراہیم عم معہ اپنی امت کے بعد امت صالح عم کی ہین چنانچہ
اسبات پر قول اللہ تعالے کا دلالت کرتا ہی کہ جسمین خبر دی ہی خدا تعالے
نے حضرت ہود کی بیچ اوس قول کے کہ وعظ کرتا تہا ہود اوس قول سے
اپنی قوم کو اور وہ قوم عاد تہی کہ ٭ یاد کرو جبکہ کیا تمکو خلیفہ بعد قوم نوح عم
کے اور ملبا بنایا تمکو پیدائش مین ٭ اور اسی طرح خبر دی ہی اللہ تعالے نے
حضرت صالح عم کی اوس قول مین کہ وعظ کرتے تہے حضرت صالح عم اوس
قول سے اپنی قوم کو اور وہ قوم ثمود تہی کہا یاد کرو کیونکہ بنایا تمکو خلیفہ بعد
قوم عاد کے اور بود باش کے لئے تمکو زمین دی اختیار کرو اچہی بہتر زمین اور
بناؤ محل — اور تراشو پہاڑ ونکو واسطے گہرون کے اس سے ظاہر ہوا
تورات عبرانی مین بہی فساد ہی — یہہ وہی توریت ہی جو یہودیون کے پاس
بالفعل ہمارے زمانہ تک موجود ہی اور اوسکا اونکو بڑا اعتبار ہی — اب چاہیے
تمام برسون کا حال جو اس توریت سے معلوم ہوا ہی لکہین — پیچہے بیان
ہو چکا ہی کہ اس توریت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ درمیان ہبوط حضرت آدم
عم اور طوفان کے ایکہزار پانسو چہپن برس کا فاصلہ ہی — اور درمیان
طوفان اور ولادت حضرت ابراہیم عم کے دوسو بانوین برس مین — اور

اور ولادت حضرت ابراہیم عہ سے وفات حضرت موسے عہ تک پانسو پینتالیس ۱۱
برس بالاتفاق ہین — اور وہ فاصلہ جو وفات حضرت موسئے عہ سے ابتدا
ہجرت تک گذرا اوسمین دو مذہب مذکورہ بالا ہین — پس اوپر مذہب
مختار مورخین کے اور بمقتضائے تورات عبرانیہ کے — حضرت آدم عہ
سے ہجرت تک چار ہزار سات سو اکتالیس برس ہوتے ہین — اور
موافق مذہب منجمین کے اِس جمع سے دو سو انچاس برس کم کرنے چاہئین
اسصورت مین حضرت آدم عہ سے ہجرت تک چار ہزار چار سو بانوین
برس ہوئے — اور تمام سال اِس تورات کے کم کرتے ہین تورات
یونانی سے جسپر عمل ہی ایک ہزار چار سو پچہتر برس ہیہ وہ مقدار ہے
جسکو یہودیون نے سالہائے زمانہ گذشتہ سے کم کرڈالا ہی — اسطور پر
کہ قبل طوفان سے چہہ سو چہیاسی برس کم کئے — اور بعد طوفان سے
سات سو نواسی اِن سبکو اگر جمع کیجئے تو ایک ہزار چار سو پچہتر ہوتے
ہین — اور وہ ڈہب جسطرحسے انہون نے یہہ حکمت عملی کی یہہ ہی کہ
انہون نے ہر ایک شخص کی عمر حضرت آدم عہ سے لگاکر معہ اوسکی اولاد
کے سو برس قبل تولد ہر ایک لڑکے کے اوسکے باپ کی عمر مین سے بعد پیدایش
اوسکے بیٹے کے شمار کردی ہین اِس ڈہب سے عمر بہی اوس شخص کی
کم نہ ہوئی اور دنیا کی پیدایش سے کچہہ برس بہی کم ہوگئے مثلاً حضرت
آدم عہ کی عمر دو سو تیس برس کی تہی جب اوس سے حضرت شیث عہ
پیدا ہوئے اور تمام عمر حضرت آدم عہ کے نو سو تیس برس کی بالاتفاق
ہوئی ہی یہودیون نے کیا کام کیا کہ اون دو سو برس مین سے جو قبل تولد
شیث کے تہے ایکسو کم کردئے اور یہہ کہا کہ جبکہ حضرت شیث عہ پیدا

مقدمہ

ہوئے تو حضرت آدم ؑ ایکسو تیس برس کے تہے حالانکہ اوسوقت دو سو تیس کی
عمر حضرت آدم ؑ کی تہی اسصورت سے حضرت آدم کی تو عمر کم نہ ہوئی مگر
ظہور عالم کے سنون مین سے سو برس کم ہوگئے اسیطرح سے ہر ایک شخص کی
تعداد عمر مین اونہون نے غبن کیا ہی اور سو برس اول کو بعد پیدایش اوسکے
بیٹے کے لگا دئے ہین اسطور سے کم بہی ہوگئے مقدار مذکور جہان کے برسون
سے اور تعداد عمرون مین بہی کسیکی کمی نہ ہوئی — کہتے ہین کہ یہودیون کو اس
حرکت کے داعی یہہ بات ہوئی تہی کہ کتب توریت وغیرہ کتب بنی اسرائیل
نے بشارت مسیح اسطرح پر دی تہی کہ وہ آخر زمانہ مین آوے گا اور بعد
گذرنے پانچہزار برس کے چھٹے ہزار مین جناب مسیح ؑ کا ظہور ہوگا — جبکہ وے
ایسا کچھہ کرچکے جو ذکر کیا گیا تب اونکو معلوم ہوا کہ مسیح ؑ شروع پانچوین ہزار
مین تشریف لائے باین خیال گویا تشریف لائے جناب مسیح درمیان کے
زمانہ مین نہ زمانہ آخر مین — یہہ امر مبنی ہے اسبات پر کہ عمر سارے زمانہ کی
سات ہزار برس کی ہی — اور توریت یونانی یہہ وہی توراۃ ہی جسکو
محققین مورخین نے اختیار کیا ہی اور اسمین کوئی بات قابل انکار بسبب
گذرنے مدت دراز کے نہین ہی — یہہ وہ توراۃ ہی جسکا ترجمہ بہتر علماء
یہود نے قبل ولادت جناب مسیح ؑ کے واسطے بطلیموس یونانی کے جو کہ
بعد اسکندر کے دوسرا بطلیموس تہا زبان عبرانی سے یونانی مین کیا تہا
چنانچہ آگے اسکا ہم ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالے — اسیلئے ہمنے بہی اسی
توراۃ پر اعتماد کیا ہے اون دو نسخون پر جو بیان ہوئے کچھہ اعتماد نہین کیا
— اور وہ جو معلوم ہوتا ہی اس توراۃ یونانی سے کہ درمیان ہبوط
آدم ؑ اور طوفان کے دو ہزار دو سو بیالیس برس کا فاصلہ گذرا ہی — اور

مقدمہ

اور مابین طوفان کے جو بروقت چھہ سو برس گذرنے عمر حضرت نوح علیہ السلام کے ۳۰
آیا تہا اور درمیان پیدا ہونے ابراہیم خلیل عا کے ایک ہزار اکیاسی ۱۰۸۱ برس ہین
اور درمیان تولد ابراہیم عا اور وفات موسے عا کے پانسو پینتالیس برس گذرے
یہہ امر باتفاق جمیع نسخون تورات کے ثابت ہی کچہہ خصوصیت ایک اسی نسخہ
کی نہین ہے فقط اب رہا وہ عرصہ جو درمیان وفات حضرت موسے عا
اور ابتدار ملک بخت نصر کے گذرا اسمین اختلاف مابین منجمین اور مورخین کے
ہے — مذہب مورخین کا یہہ ہے کہ درمیان وفات موسے ا اور ابتدار ملک بخت
نصر کے نوسو اٹہتر برس اور دوسو اٹہتالیس دن ہین — اور مابین ابتدار ملک
بخت نصر اور ہجرت کے ایکہزار تین سو انہتر برس اور ایکسو ستترہ ۱۱۷ دن ہین اسمین
کچہہ خلاف نہین — کیونکہ بطلیموس نے بہی اپنی کتاب مجسطی مین بہہ ثابت
کرکے اپنی رصد کی تاریخ اسی مدت پر مبنی کی ہے — اس حساب سے
درمیان ہجرت نبوی ص اور ہبوط حضرت آدم عا کی عرصہ چھہ ہزار دو سو
سولہ برس کا ہوا اور یہی بات ٹہیک ہے اسی حساب پر ہماری کتاب بہی
مبنی ہے — اور وہ جو اختیار کیا ہی منجمین نے اور ثابت کیا ہی اوسکو
زیچون مین یعنے مدت وفات حضرت موسے ا عا کو ابتدار ملک بخت نصر
تک وسے کم کرتے ہین دوسو انچاس برس اوس جمع سے جو ذکر کی ہمنے

امر نمبر ۳

بیچ معرفت اوس جدول کے ہے جو اختراع کی ہے مینے اس جدول مین وے
مدتین ہین جو گذری ہین درمیان تواریخ مشہورہ کے — جب تو ارادہ
کرے دریافت کرنے فاصلہ کا دو تاریخونمین پس دیکھہ لے اوس خانہ کو

مقدمه

۱۴ جہان وے دونو ملتے ہین — اور وہ عدد جو اوس خانہ مین لکہا ہوا ہے
دو ہی ہے فاصلہ دونو تاریخو نکا — یہہ جدول بعد تحقیق اور کوشش نہایت
کے طیار ہوئی ہے — اور یہہ معلوم رہے کہ محققین منجمین اور مورخین مین
بیچ اوس مدت کے جو درمیان وفات حضرت موسیٰ ع اور ابتداء ملک
بخت نصر کے واقع ہی بہت اختلاف ہی — ابو عیسے اور محققین مورخین یہہ
کہتے ہین کہ ان دونو مین نوسو اٹہتر ۹۷۸ برس اور دوسو اٹہتالیس دنکا فرق ہے
— ہمارا مذہب بہی یہی ہے اور اسیکو ہمنے اپنی جدول مین لکہا ہے —
مگر اٹہتالیس دنکو ایک برس تصور کرلیا ہے تقریباً اسلئے لکہے گئے ہین جدول
مین نوسو اُناسی برس — اور ابومعشر اور کوشیار وغیرہ نے جو بڑے
منجمین سے ہین اونہون نے اپنی زیچون مین یہہ لکہا ہے کہ وفات موسے
علیہ السلام اور ابتداء ملک بخت نصر مین سات سو بیس برس گذرے ہین
یہہ لوگ کم کرتے ہین اوس مقدار سے جو اختیار کی ہے محققین نے مثلاً
ابو عیسے وغیرہ کے دوسو اُنچاس برس — پس جبکہ کم کئے گئے مابین وفات
موسے اور ابتداء بخت نصر سے مدت مذکور تو کم کیجائے گی مابین طوفان
اور ہجرت سے یقیناً — اسلئے پاؤگے تو زیچ ہامونی وغیرہ مین یہہ کہ درمیان
طوفان اور ہجرت کے تین ہزار سات سو پچیس برس ہین اور پاوگا درمیان
کتاب اور ہماری کے یہہ کہ مابین طوفان اور ہجرت کے تین ہزار ساتسو
چہتر برس ہین پس ہوئی ہماری جدول مین زیچون سے دوسو اُنچاس
برس زیادہ خوب جان رکہہ اسبات کو تاکہ تجکو یہہ وہم نہ پڑے کہ زیچین
سچی اور صحیح ہین اور ہماری کتاب غلط ہی کیونکہ بات اسمین اتنی ہے جو
بتلادی مینے تجکو — اور بمقتضاے کتاب قضاۃ بنی اسرائیل اور

مقدمه

اور کتاب ملوک اسرائیل کی جبکہ جمع کرین مدتین اونکی سلطنتونکی — تو وفات
حضرت موسے علیہ السلام اور ابتدا ملک بخت نصر کی درمیان بمقتضی اسکے
نوسو باون برس ہونگے — اور وہ مقدار زمانہ جو بخت نصر سے ہجرت
تک ہی اسمین کچھہ اختلاف نہین کیونکہ بطلمیوس ثابت کرچکا ہی اسکو مجسطی
مین — اور تاریخ فیلبس کی تو مشہور ہی — کیونکہ بطلمیوس نے مجسطی مین
اوسی سے تاریخ بندی کی ہے اکثر رصدون کی — مگر ہمنے چھوڑدیا ہے
اسکو واسطے اختصار کے — بسبب قریب ہونے اس تاریخ کے تاریخ
اسکندر سے کیونکہ وہ فیلبس مقدم ہی اوپر تاریخ اسکندر کے بارہ برس —
پس جبکہ زیادہ کردیگا تو تاریخ اسکندر پر بارہ برس نکل آوے گی تاریخ
فیلبس کی اور دشیر بن بابک کی تاریخین اور درمیان اسکندر کے پانسو
بارہ برس ہین تقریبا — اور اوسمین اور ہجرت مین چارسو بائیس برس
اسکو بھی ترک ہمنے واسطے اختصار کے تمام ہوئے کلام مقدمہ مین

جدول جو بتلاتی ہی مدتون کو مابین دو تاریخونکے یہہ ہی

مقدمہ

درمیان	ہبوط آدم ع کا	طوفان	پیدائش ابراہیم علیہ السلام کی	وفات موسیٰ ع کی	ابتدائے ملک بخت نصر کی	غلبہ اسکندر کا دارا پر	غلبہ اغسطس کا قلوبطرا پر	پیدائش عیسیٰ علیہ السلام	دقلطیانوس	ہجرت
ہبوط آدم عم	ساقط	۲۲۴۲	۳۳۲۳	۳۸۶۸	۴۸۴۶	۵۲۸۱	۵۵۶۳	۵۵۹۴	۵۸۷۶	۶۲۱۶
طوفان	۲۲۴۲	ساقط	۱۰۸۱	۱۶۲۶	۲۶۰۵	۳۰۳۹	۳۳۲۱	۳۳۵۲	۳۶۳۴	۳۹۷۴
پیدائش ابراہیم علیہ السلام	۳۳۲۳	۱۰۸۱	ساقط	۵۴۵	۱۵۲۳	۱۹۵۸	۲۲۴۰	۲۲۷۱	۲۵۵۳	۲۸۹۳
وفات موسیٰ علیہ السلام	۳۸۶۸	۱۶۲۶	۵۴۵	ساقط	۹۷۸	۱۴۱۳	۱۶۹۵	۱۷۲۶	۲۰۰۸	۲۳۴۸
ابتدائے ملک بخت نصر کی	۴۸۴۶	۲۶۰۵	۱۵۲۳	۹۷۸	ساقط	۴۳۵	۷۱۷	۷۴۸	۱۰۳۱	۱۳۶۹
غلبہ اسکندر کا دارا پر	۵۲۸۱	۳۰۳۹	۱۹۵۸	۱۴۱۳	۴۳۵	ساقط	۲۸۲	۳۰۳	۵۹۵	۹۳۴
غلبہ اغسطس کا قلوبطرا پر	۵۵۶۳	۳۳۲۱	۲۲۴۰	۱۶۹۵	۷۱۷	۲۸۲	ساقط	۳۱	۳۱۳	۶۵۲
پیدائش مسیح علیہ السلام	۵۵۹۴	۳۳۵۲	۲۲۷۱	۱۷۲۶	۷۴۸	۳۰۳	۳۱	ساقط	۲۸۲	۶۲۱
دقلطیانوس	۵۸۷۶	۳۶۳۴	۲۵۵۳	۲۰۰۸	۱۰۳۱	۵۹۵	۳۱۳	۲۸۲	ساقط	۳۳۹
ہجرت	۶۲۱۶	۳۹۷۴	۲۸۹۳	۲۳۴۸	۱۳۶۹	۹۳۴	۶۵۲	۶۲۱	۳۳۹	ساقط

فصل پہلی ذکر ہی حضرت آدم ع کا

پانچ فصلون مین یہہ بیان ہی فصل پہلی مین نسب نامہ اور عمود تواریخ قدیمہ ۱۷
کے ہین اور ذکر ہے انبیا علیہ السلام اور حکام بنی اسرائیل کا فصل
دوسری مین ذکر ہے ملوک فارس کا اور جو اون کے ساتھہ وارد کرنا
مناسب ولایق تہا وہ بہی ہمنے لکہا ہے فصل تیسری مین ذکر ہی فرعونو
مصر اور بادشاہون یونان کا — اور سلاطین روم کا اور ذکر ہے قیاصرہ
کا فصل چوتہی مین ملوک عرب کا حال ہے فصل پانچوین مین تمام
عالم کے گروہون اور امتون کا حال ہے

فصل پہلی

بیچ بیان عمود تواریخ قدیمہ اور ذکر انبیا علیہ السلام کے ترتیب وار
ذکر ہی حضرت آدم کا اور اوسکی اولاد کا نوح ع کے زمانہ تک

یہہ حال لکہا جاتا ہی تواریخ مسمی کامل سے جو کہ تصنیف ابن الاثیر کی ہے — کہا ہی ابن اثیر نے کہ کہا نبی صلعم نے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا آدم کو ایک مٹھی خاک سے جو لی گئی تہی تمام زمین سے پس پیدا ہوئے بنی آدم موافق اونہی مٹی کے بعضے اونمین کی سرخ اور سیاہ — اور سفید اور درمیانی — اور بعضے اونمین سے نرم خو غمگین اور درمیانی اور آدم کا نام آدم اسواسطے رکہا گیا ہی کہ وہ پیدا ہوا تہے ادیم ارض سے یعنی اوپری زمین کی سے — اور پیدا کیا اللہ تعالے نے جسد آدم کا پہر ڈال رکہا اوسکو چالیس رات یا چالیس برس حسب اختلاف بدون روح کے — اور کہا اللہ تعالے نے فرشتون کو کہ جس وقت پہونک دون مین اسمین اپنی روح تو جہک جانا سجدہ کرتے ہوئے اوسکو — پس جبکہ پہونک دی روح تو سجدہ کیا آدم کو سب فرشتون نے

ذکر ہی حضرت آدم ع کا

۱۸ ـــ مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور کیا ـــ اور تہا وہ کافرون مین سے
ـــ اور نہ سجدہ کیا اوسنے بسبب غرور اور بغاوت اور حسد کے پس ڈالی
اللہ تعالے نے ابلیس پر لعنت اور مایوسی اپنی رحمت سے ـــ اور کردیا
اوسکو شیطان راندہ گیا ـــ اور نکالدیا اوسکو جنت سے پہلے اسّے یہہ
فرشتہ تہا اوپر تمام دنیا اور زمین کے اور خزانچی تہا خزانون جنت کا ـــ
اور کہا اللہ نے آدم کو جنت مین پہر پیدا کیا اللہ تعالے نے پسلی آدم سے
حوّا جورو اوسکی ـــ حوّا اسواسطے کہا کہ پیدا ہوئے وہ ایک شی حیّ
یعنے زندہ سے پس کہا اللہ تعالےلانے آسے آدم رہ تو مع اپنی جورو
کے جنت مین ـــ اور کہاؤ دونو اس جنت سے کہانا اچہا تازہ جہان
سے تم دونو چاہو ـــ مگر نہ نزدیک جاؤ اس درخت کے نہین تو تم
ہوجاؤگے ظالم ـــ پہر شیطان نے ارادہ کیا کہ جنت مین گہس کر آدم
کے دلمین وسوسے ڈالے جب یہہ راز طشت ازبام افتادہ ہوگیا اور نگاہبانون
نے سن پایا ـــ تب شیطان چوپاؤن کے پاس گیا اور اون سے کہنے
لگا کہ مجکو اوٹہا کر جنت مین لیجاو کیونکہ مین حضرت آدم علیہ اور اوسکی جورو
حوا سے کچہہ کلام کیا چاہتا ہون چوپاؤن نے اوسکا کہا نہ مانا ـــ مگر سانپ
نے مان لیا اور چنانچہ وہ اپنے دانتون کی کچلیومین اوسے اوٹہا کر
جنت مین لیگیا ـــ اور سانپ کی شکل اوس وقت اور طرح کی تہی
اس شکل سے جو دنیا مین اب موجود ہی ـــ جب شیطان جنت مین گیا
تو درغلانا حضرت آدم علیہ السلام اور اوسکی جورو حوّا کو اور کہا اس
درخت کا کہانا تمہارے حقمین بہتر ہے جسنے منع کیا ہے خدا نے وہ درخت
گیہون کا تہا اور یہہ تقریر بیان کی اون دونو نسے کہ اگر تم دونو اس درخت

درخت مین سے کہاؤگے تو ہمیشہ زندہ رہوگے کبہی نہ مروگے — چنانچہ اون دونو ن نے اوس درخت سے کہایا اوسکے کہاتے ہی دونون کو معلوم ہوا کہ ہم ننگے ہین — بسبب اس نافرمانی کرنے کے جناب باری نے حکم کیا کہ آدم کو معہ اوسکی جورو حوا کے نیچے زمین پر ڈال دو اور کردیا ہمنے ان تینون کو ایک دوسریکا دشمن یعنے آدم — اور ابلیس اور سانپ کو پس ڈالدیا اللہ نے اون دونو کو جنت سے طرف زمین کی اور جو کچہہ کہ اونکے پاس نعمت اور کرامت خدا کی تہی وہ چہین لی جبکہ حضرت آدم کو زمین پر پہینک دیا تب اوسکے دو بیٹے — ایک ہابیل دوسرا — قابیل پیدا ہوئے اس قابیل کو قاین بہی کہتے ہین — پہر یہہ ہوا کہ ہابیل اور قابیل خدا تعالے کے واسطے نذر لے گئے لیکن ہابیل کی نذر بہتر تہی قابیل کی نذر سے اسلئے قبول کی اللہ نے نذر ہابیل کی — اور نہ قبول کی نذر قابیل کی یہی بات باعث حسد قابیل کی ہابیل سے ہوگئی چنانچہ قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا — اور بعضے کہتے ہین کہ قابیل کی ایک بہن تہی خوبصورت جو ساتہہ اوسکے پیدا ہوئی تہی وہ بہت حسین تہی ہابیل کی بہن سے جو اوسکے ساتہہ پیدا ہوئی تہی اور ارادہ

موسے کی پیدایش کی کتاب کے چوتہے باب مین لکہا ہی کہ ہابیل بہیڑ بکری کا چرواہا تہا اور قین کسان تہا ۳ چند روز کے بعد یون ہوا کہ قین اپنے کہیت کے حاصل مین سے خداوند کے واسطے ہدیہ لایا ۴ اور ہبل بہی اپنی بہیڑ بکریون مین سے کئی ایک پہلوٹی اور موٹے لایا اور خداوند نے ہبل کو اور اوسکے ہدیہ کو قبول کیا پر قین کو اور اوسکے ہدیہ کو قبول نکیا اسلئے قین نہایت غصہ اور ترش رو ہوا ۸ آ اور قین اپنے بہائی ہبل سے بولا اور جب وے دونون کہیت مین تہے یون ہوا کہ قین اپنے بہائی ہبل پر اوٹہا اور اوسے مار ڈالا

ذکر بیٹی حضرت آدم ع کا

۲۰ حضرت آدم علیہ السلام کا یہہ تہا کہ توامۂ قابیل کو ہابیل سے اور توامہ ہابیل کو قابیل سے نکاح کر دنیا چاہئے یہہ بات قابیل کو بُری معلوم ہوئی اسلئے قابیل نے اپنے بہائی ہابیل کو مار ڈالا اور اپنی توامہ لیکر وہانسے بہاگ گیا — بعد قتل ہابیل کے حضرت آدم ع سے حضرت شیث ع پیدا ہوئے اوس وقت عمر حضرت آدم کی دو سو بتیس ۲۳۲ برسکی تہی یہی حضرت وصی حضرت آدم کہلاتے ہین معنی شیث کے خدا بخش ہین اور حضرت آدم ع کی اولاد کا نسب نامہ شیث ہی پر مبنی ہوتا ہی — اسیطرح پرکہ جب عمر حضرت شیث ع کی دو سو پانچ برسکی ہوئی تب اوسے انوش پیدا ہوا بروقت پیدائیش انوش کے حضرت آدم ع کی عمر چارسو پینتس ۴۳۵ برسکی تہی ایک فرقہ جسکو صابیہ کہتے ہین اونکا یہہ قول ہی کہ پیدا ہوا تہا شیث سے ایک بیٹا اور اوسکا نام تہا صابی ابن شیث اوسکی طرف منسوب ہے فرقہ صابیہ — جبکہ عمر انوش کی ایکسو نوّے ۱۹۰ برسکی ہوئی تب اوسے قینان پیدا ہوا اور یہہ لڑکا جب پیدا ہوا تہا اوسوقت چہہ سو پچیس ۶۲۵ برسکی عمر حضرت آدم علیہ السلام کی تہی جبکہ عمر قینان کی ایکسو ستر ۱۷۰ برسکی ہوئی اوسے مہلائیل پیدا ہوا — اسکی ولادت جب ہوئی تب سات سو پچانوین ۷۹۵ برسکی عمر حضرت آدم ع کی تہی — جب مہلائیل کی عمر ایکسو پینتس ۱۳۵ برسکی ہوئی حضرت آدم ع نے وفات پائی یہہ واقعہ حضرت آدم ع کا بعد پانے عمر نوسو تیس ۹۳۰ برسکے ہوا تہا یہی ہی ساری عمر حضرت آدم علیہ السلام کی — ابن الجوزی اپنی کتاب مین ابن سعید سے نقل کرتا ہے کہ وقت وفات حضرت آدم علیہ السلام کے اوسکی اولاد مین بیٹے پوتے پڑپوتے تعداد مین چالیس ہزار تہے — جبکہ مہلائیل کی ایکسو پینسٹھہ ۱۶۵ برسکی عمر ہوئی اوسوقت اوسے مسمی یرد لڑکا پیدا

ذکر ہی حضرت آدم علیہ السلام کا

پیدا ہوا اور جب عمر یرد کی ایکسو باسٹھ برسکی ہوئی تو اوسے حنوخ پیدا ہوا
اور جب حنوخ کی عمر بتیس برسکی تھی کہ حضرت شیث علیہ السلام نے دار فانی سے
انتقال فرمایا حضرت شیث عم نے نوسو بارہ برسکی عمر پائی ـــ یہہ انتقال
حضرت شیث ع کا بعد گذرنے مدت ایکہزار ایکسو بیالیس برس ہبوط حضرت
آدم ع کے ظہور مین آیا واضح ہو کہ حضرت شیث ع کا نام نزدیک فرقہ صابئیہ
کے عاذیموت ہی حضرت حنوخ جب ایکسو پینسٹھ برسکے ہوئے تب اونسے ایک
لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام متوشلح رکہا گیا متوشلح کی عمر ترپن برسکی تھی کہ انوش
ابن شیث ع کا انتقال ہوا انوش کی عمر وقت وفات کے نوسو پچاس
برسکی ہی ـــ جب متوشلح کی عمر ایکسو ستاسٹھہ برسکی ہوئی تو اوسے لامخ پیدا
ہوا اوسکو لامک بہی کہتے ہین جب لامخ کی عمر اکسٹھ برسکی تہے کہ قینان بن
انوش بعد پانے عمر نوسو دس برسکی انتقال فرمایا اور لامخ کی عمر جب ایکسو
اٹہاسی برسکی ہوئی تب اوسے حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوئے یہہ ولادت
حضرت نوح ع کی بعد گذرنے ایکہزار چہ سو بیالیس برسکے ہبوط آدم سے ہوے
جب حضرت نوح علیہ السلام کی دوسو چہتر برسکی عمر ہوئی تب یرد ابن مہلائیل
نے وفات پائی ـــ یرد نے نوسو باسٹھہ برسکی عمر پائی ـــ واضح ہو کہ حضرت
حنوخ ہی کا نام حضرت ادریس ع ہی ان حضرت کی عمر تین سو پینسٹھ برسکی تہی
کہ خدا تعالےٰ نے زندہ ہی انکو آسمان مین بلا لیا تہا جب حضرت ادریس ع آسمان
کی طرف بلائے گئے اسوقت تیرہ برسکی عمر لامخ کی تہی اور ولادت حضرت
نوح علیہ السلام سے ایکسو پچہتر برس قبل یہہ معاملہ وقوع مین آیا کہ حضرت ادریس ع
کو خدا تعالے نے آسمان پر بلا لیا اور تمام یہہ دے آسمانون کے اونکے واسطے
کہولدئے حضرت ادریس ع کے صحایف مین سے بعضے صحیفے ایسے ہین کہ اونکا

ذکر ہی حضرت نوح عم کا معہ اوسکی اولاد کے

۲۲ حال سوائے عالم الغیب کے کوئی نہین جانتا کیونکہ خدا تعالے کے راز اور بہید
اسطرح کے نہین ہین کہ کوئی بشر سمجہ سکے یا انکہ عقل انسان ضعیف البیان کی خبر
الہی کو دریافت کرے اللہ تعالے برتر اور بلند ہی اسبات سے
کہ عقل مخلوق کی احاطہ کرے اوسکو ہان اگر آدمی کچہہ معلوم ہی کرسکتا ہی
تو صرف اوسکی علامات اور نشانیون اور تائید ربانی سے — متوشلح بن حنوخ
عم نے جب اس دار فانی سے رحلت کی تہی اسوقت حضرت نوح عم کی عمر
چہہ سو برسکی تہی اور متوشلح کی عمر نوسو انہتر برسکی تہی یہہ واقعہ ابتدا آنے
طوفان نوح عم کے زمانہ مین وقوع مین آیا مگر معلوم رہی کہ حضرت نوح عم کی عمر
پانسو برسکی جب ہوئی تو سام — اور حام — اور یافث یہہ تینون لڑکے
اونسے پیدا ہوئے اور جب چہہ سو برسکی عمر ہوئی تب طوفان آیا یہہ طوفان
بعد گذرنے دو ہزار دو سو بیالیس برس ہبوط آدم سے ظہور مین آیا تہا فقط

ذکر ہی حضرت نوح عم کا معہ اوسکی اولاد کے

نقل ہی کتاب کامل سے واضح ہو کہ اللہ تعالے نے واسطے ہدایت خلق اللہ کے
حضرت نوح عم کو پیغمبر بناکر اوسکی قوم کے پاس بہیجا تہا اب اس مقام پر یہہ اختلاف
ہی کہ وہ لوگ حضرت نوح عم کے وقت مین کیا دین رکہتے تہے قول اصح یہہ ہی کہ وہ
قوم بت پرست تہی جیسا کہ خدا تعالے درمیان قران شریف کے فرماتا ہی اوس آیت کا

ترجمہ یہہ ہی کہ کہا تہا اس قوم نے کہ چہوڑو اپنے خداؤن کو — اور نہ چہوڑو
وَد — کو — نہ سواع کو — نہ یغوث کو — نہ یعوق کو — اور نہ نسر کو
یہہ نام بتون کے ہین جنکو وے لوگ پوجتے تہے اور یہہ لوگ بڑے گمراہ
ہوگئے تہے — چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام سے اسطرح پیش آنے کہ جب وہ

ذکر ہے حضرت نوح ع کا معہ اوسکی اولاد کے

وہ اونکو نصیحت و وعظ فرماتے اونکا گلا گھونٹ ڈالتے جب آپ پر غشی ۲۳
طاری ہو جاتی او وہ لوگ یہہ جانتے کہ مرگئے تب چھوڑ دیتے پھر آپکو جب
ہوش آتا تو فرماتے کہ اے خدا تعالے تو مغفرت کر میری قوم کی کیونکہ
یہہ لوگ جاہل ہین کچھہ جانتے نہین — یہہ حالت مدت دراز تک حضرت
نوح ع پر گذری اور اسی ہی زیادہ بد طینت آدمی ہوتے گئے جو قرن
پچھلا آیا اگلے سے بدتر ہی نکلا جو لوگ نئے پیدا ہوتے تھے اگلون سے
زیادہ خبیث ہوتے تھے — چنانچہ حضرت نوح ع کو یہانتک مارتے
کہ قریب موت کے ہو جاتے جب اونکو یہہ گمان ہوتا کہ وہ مرگئے تو چھوڑ
دیتے — اور حضرت نوح ع کی یہہ حالت تھی کہ جب انکو افاقہ اوس
غشی سے ہوتا تب آپ غسل فرماکر پھر لوگون کو ہدایت فرماتے اور اپنے
قوم کی طرف متوجہ ہو جاتے اور کہتے کہ لوگو ڈرو اللہ سے اور تابعداری
کرو اوسکی اور رب اللہ کی طرف چلے آؤ — جبکہ مدت گذر چکی اور قوم نے
کہانہ مانا لاچار حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا
— تب حضرت نوح علیہ السلام پر اسمضمون کی وحی نازل ہوئی کہ اے
نوح کوئی نہین ایمان لاوے گا تیری قوم سے سوائے اونکے جو ایمان
لے آئے — جبکہ حضرت نوح ع کو اپنی قوم سے مایوسی حاصل ہوئی
تو آپنے اپنی قوم پر بد دعا کی اور کہا کہ اے پروردگار نہ چھوڑ اوپر زمین
کے کوئی کافر چلتا ہوا سبکا ستیاناس اوڑا دے — اللہ تعالے نے حضرت
نوح ع پر بایں مضمون وحی نازل فرمائی کہ ایک کشتی اپنے واسطے طیار کر
جب حضرت نوح ع بموجب حکم جناب باری کے کشتی کے بنانے مین مصروف
ہوئے تب بھی وہ قوم بدذات حضرت کے تکلیف دینے سے باز رہے

ذکر ہی حضرت نوح ع کا معہ اوسکی اولاد کے

۲۴ بلکہ جو کوئی شخص حضرت نوح علیہ سے ملتا مسخریتاً یہہ کہتا کہ اے نوح اول تو تو
نبی نبا تہا جب نبوت تیری پیش نہ گئی لاچار اب بڑہئی بنگیا ـــ حضرت
نوح علیہ السلام بموجب ارشاد جناب باری کے شمشاد کی لکڑی کی
کشتی[۲۵] بنانے مین مصروف رہے ـــ یہانتک کہ جوش زنی تنور جو نشانی
درمیان حضرت نوح اور اوسکے پروردگار کے تہی ظہور مین آئی تب
حضرت نوح عم نے کشتی مین معہ اون لوگون کے جنکے سوار ہونے کا حکم
جناب باری نے دیا تہا یعنے تینون بیٹے حضرت نوح علیہ السلام کے ـــ
ایک سام ـــ دوسرا حام ـــ تیسرا یافث ـــ معہ اونکی جورون کے
سوار ہوئے ـــ اور یون بہی کہتے ہین کہ چہہ آدمی سوار گئے تہے ـــ
اور بعضے کہتے ہین کہ اسّی مرد تہے وے سبکے سب حضرت شیث ع کے
اولاد مین سے تہے اونمین سے ایک جرہم بہی تہا ـــ بعد ازان حضرت
نوح ع نے اوسی کشتی مین چوپاؤن[۲۶] کو بہی بموجب حکم خدا تعالے کے
جنکو داخل کرنیکا حکم تہا سوار کیا ـــ لیکن ایک بیٹا حضرت نوح ع کا
جسکا نام یام تہا اور وہ کافر تہا حضرت نوح ع سے مخالف ہوا اور
کہنا اونکا اوسنے ہرگز نہ مانا ـــ بعد ازان پانی چڑہ گیا اور بلند ہوگیا
تمام روئی زمین پر ـــ اور لئے پہرتی تہی کشتی موجون مین جو مثل پہاڑ

---

[۲۵] موسے کی پہلی کتاب پیدایش کے ۶ باب کی ۱۴ آیت مین لکہا ہی کہ تو اپنے واسطے
شمشاد کی لکڑی کی ایک کشتی بنا اُس کشتی مین کوٹہریان تیار کر اور اوسکے باہر اندر رال
لگا ۱۵ ـــ اور اوسکو ایسی بنا کہ اوسکی لنبائی تین سو ہاتہہ اور اوسکی چوڑائی
پچاس ہاتہہ اور اوسکی اونچائی تیس ہاتہہ ہو ۱۶ ـــ اور اس کشتی کے ایک
طرف دروازہ بنا اور نیچے کا طبقہ اور دوسرا ـــ اور تیسرا[۲۷] بہی بنا

ذکر ہی حضرت نوح علیہ کی اولاد کا

طوفان اس قدر بڑھ گیا تہا کہ پندرہ گز بہ پہاڑوں پر سے پانی بہنا تک چہرا کے تھی جنکے نتھنوں مین دم تہا سب ہلاک ہوگئے اور جتنے درخت تھے سب گل گئے پانی کے نازل ہونے اور سوکھ جانے مین فاصلہ چھ مہنے دس رات کا تھا — کہتے ہین کہ حضرت نوح عہ جب کشتی مین سوار ہوئے تو دس رات ماہ رجب کی گذر چکی تھین — اور دسوین تاریخ آب کی یعنے اگست کے مہنے کی تھی اور جس روز حضرت نوح عہ کو اس پانی سے نجات ہوئی وہ دن عاشورے کا تھا یعنے دسوین تاریخ محرم الحرام کی تھی — یہہ کشتی ایک پہاڑ جودی پر جو کہ زمین موصل مین ایک پہاڑ ہی جا کر ٹھیری تھی — ابن اثیر کہتا ہی کہ مجوسی لوگ اقرار نہین کرتے طوفان کا مگر بعضے اقرار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ طوفان بابل مین اور اوسکے قرب وجوار مین آیا تھا — لیکن کیومرث کی اولاد مشرق مین رہتی تھی اسلئے اونکے پاس طوفان نہین آیا — اسیطرح پر باشندگان دیار مشرقیہ کے یعنے اہل ہند اور فارس اور چین کے لوگ بالکل اقرار طوفان کا نہین کرتے — ہان بعضے بعضے فارسی نژاد کہتے ہین کہ طوفان آیا تھا الا عام نہ تھا عقبہ حلوان سے طوفان نے تجاوز نہین کیا صحیح یہہ ہے کہ جتنے آدمی اہل زمین ہین یہہ سب اولاد حضرت نوح علیہ السلام کی ہین کیونکہ خدا تعالے خود فرماتا ہے کہ کردیا ہمنے سبکو اولاد نوح کی اور وہی باقی ہین پس سب آدمی اولاد نوح کے ہین — سام — حام — یافث کے تخم سے — کیونکہ سام کی اولاد مین عرب اور فارس اور روم کے آدمی ہین —

+ موسے کی پہلی کتاب پیدایش ۷ باب ۲ آیت مین لکھا ہی سب پاک جانداروں مین سے سات سات نر اور انکی مادہ اور انمین سے جو پاک نہین ہین دو دو نر اور اونکی مادہ اپنے پاس لے — اور آسمان کے پرندون مین سے بہی سات سات نر اور مادہ کہ تمام زمین پر اونکی نسل باقی رہی فقط

ذکر ہی حضرت نوح علیہ کی اولاد کا

۲۶ اور حام کے حبشی — یافث کی اولاد مین ترک اور یاجوج وماجوج اور فرنگستان
کے رہنے والے ہین — اور قبط بیٹا ہی نوح کا جوکہ بیٹا ہی حام کا — اور
حام سے ماریغ پیدا ہوا اور ماریغ سے کنعان اور اوسکی اولاد شام مین
رہتی ہی جبتک کہ بنی اسرائیل اونسے لڑے یہہ نقل کی ہی ابن سعید نے —
اور ابن اثیر یہہ کہتا ہی کہ بنی کنعان سام کے اولاد سے ہین واللہ اعلم بالصواب
— لیکن سام سے جو چند بچے پیدا ہوئے تہے اونمین سے ایک لاوذ ابن سام
ہی ہی اور لاوذ سے فارس اور جرجان — اور طسم — اور عملیق جوکہ
باپ ہی عمالیق کا پیدا ہوئے انہی مین سے بادشاہان شام اور فراعنہ مصر مین
— مگر اولاد طسم کی یمامہ مین بحرین تک جاری ہی — اور سام کے بیٹون مین
سے ایک ارم ابن سام ہی ہی — اس ارم سے چند بچہ پیدا ہوئے اونمین
سے ایک عاثر ابن ارم ہی پہر عاثر سے ثمود اور جدیس پیدا ہوئے
اور ارم سے عوص اور عوص سے عاد اور ارم کے اولاد کی زبان عربی تہی
— اس عاد کی اولاد الرمل مین حضرموت تک جاری تہی — اور اولاد ثمود کی
الحجر مین درمیان حجاز اور شام کے رہا کرتی تہی — اب ہم اُن لوگونکا حال
بیان کرتے ہین جو نسب نامہ مین حضرت نوح ع سے حضرت ابراہیم ع تک داخل ہین
— واضح ہو کہ حضرت نوح ع سے تین لڑکے یعنی — سام — حام — یافث
جبکہ عمر نوح کی پانسو برسکی تہی پیدا ہوئے تہے — اور طوفان کے وقت عمر
حضرت نوح ع کی چھہ سو برس کی تہی — بعد ازان سام سے ارفخشذ پیدا ہوا
جبکہ عمر سام کی ایکسو دو برسکی تہی تو گویا ارفخشذ جب پیدا ہوا تو ظہور طوفان کو
دو برس گذر چکے تہے — پہر ارفخشذ جبکہ ایکسو پینتیس برسکا ہوا اوسے
قینان پیدا ہوا — پس ولادت قینان کی بعد ایکسو تینتیس برس گذرنے کے

ذکر ہی حضرت نوح عہ کی اولاد کا

گذرنے کے طوفان سے وقوع مین آئے — پہر جبکہ قینان ایکسو انتالیس برسکا ہوا تو اوسے شالح پیدا ہوا — تو گویا شالح جب پیدا ہوا تو دو سو چوہتر برس طوفان کو ہو چکے تہے — جب تین سو پچاس برس طوفان کو گذر چکے تو حضرت نوح علیہ السلام نے وفات پائی — اور عمر اونکی کل نو سو پچاس برسکی ہوئی — یہہ وفات حضرت نوح علیہ السلام کی جب ہوئی تہی تو اوسوقت شالح کی عمر چہتر برسکی تہی بعد ازان جب شالح کی ایکسو تیس برسکی عمر ہوئی تب اوسے عابر پیدا ہوا یہہ ولادت بعد گذرنے چار سو چہہ برسکے بعد طوفان کے وقوع مین آئی — اور عابر سے فالغ پیدا ہوا اوسوقت عابر کی ایکسو چونتیس برسکی عمر تہی — اور یہہ بعد گذرنے پانسو چالیس برسکے طوفان سے پیدا ہوا — پہر فالغ جب ایکسو تیس برسکا ہوا تب اوسے رعو پیدا ہوا بعد ولادت رعو کے زبانین علحدہ علیحدہ ہوگئین اور زمین درمیان اولاد حضرت نوح عہ کے تقسیم ہوگئی یعنے ہر ایک شخص اولاد حضرت نوح علیہ السلام مین سے الگ الگ جا رہا — اور یہہ تفرقہ بعد گذرنے چہہ سو ستر برسکے طوفان سے ظہور مین آیا — جب رعو ایکسو بتیس برسکا ہوا تو اوسے ساروغ پیدا ہوا اسکا نام توریت مین سرور ہے جب یہہ پیدا ہوا تہا تو آٹہہ سو دو برس طوفان کو گذری ہوئی ہو چکے تہے — جبکہ ساروغ ایکسو تیس برسکا ہوا تو اوسے ناحور پیدا ہوا یہہ جب پیدا ہوا تہا تو طوفان کو نو سو دو برس گذر چکے تہے — اور جب ناحور کی عمر اوناسی برسکی ہوئی تو اوسے تارح پیدا ہوا یہہ ولادت اور گذرنے ایکہزار گیارہ برسکے بعد طوفان کے ظہور مین آئی — جبکہ تارح ستر برسکا ہوا تو اوسے حضرت ابراہیم خلیل عہ پیدا ہوئے اس حساب سے

ذکر بیچ حضرت نوح علیہ کی اولاد کا

۲ حضرت خلیل ع بعد گذرنے ایکہزار اکیاسی برسکے طوفان کے بعد پیدا ہوئے
تمام عمرین مذکورہ یہہ ہین پوشیدہ نرہی کہ سام کی چھہ سو برسکی عمر ہوئی
اور وفات پائی اوسنے وفات حضرت نوح ع سے ایکسو پچاس برس بعد
ارفخشذ کی عمر چارسو پینسٹھہ برسکی ہوئی — قینان کی عمر چارسو تیس برسکی —
اور شالح کی چارسو اٹھہ برس — اور عابر چارسو چونسٹھہ برس زندہ رہا
— فالغ تین سو انتالیس برس — رعو تین سو انتالیس برس — ساروغ تین سو
تیس برس — ناحور دوسو آٹھہ برس — تارح دوسو پانچ برس اب
ہم یہہ بیان کرتے ہین کہ کس سبب سے زبانین متفرق ہوگئین نہین — ابو عیسیٰ
کہتا ہی کہ اولاد حضرت نوح علیہ السلام کی جب کہ بعد طوفان کی پہیل گئی اور بہت
کثرت سے ہوگئی تو سبنے ملکر یہہ تجویز کی کہ ایک قلعہ ایسا اونچا بناؤ کہ دوسری دفعہ
اگر طوفان آئے تو پہر ہمکو کچھہ گزند نہ پہنچا سکے اور چین سے بچے ہوئے رہین سبکی
رائے نے اسبات پر قرار پایا کہ ایک برج بلند جسکا سرا آسمان تک پہنچے اول بناؤ
اس ارادہ کے پورا کرنیکو اونہون نے بہتر برج اسطرح پر بنائے کہ ایک دوسرے
سے بڑا تا کہ اوسکی مدد سے چڑہائی ہوتی چلی جائے اور بڑا برج آسمان تک کا
بنالین — اسبات پر اللہ تعالے نے اونسے یہہ بدلا لیا کہ اونکی زبانین متفرق
کردین تا کہ ایک کی دوسرا بولی نہ سمجھے سب الگ الگ بولی بولنے لگے
— مگر ایک شخص عابر جو اونکے شامل اس حرکت بیجا پر نہوا ہی اور وہ ہمیشہ
بندگی خدا تعالے کی بہی کرتا تہا اوسکی زبان وہی اصلی رہی یعنے اوسکی زبان
عبرانی ہی رہی بدلی نہ گئی باقی اورونکی زبانین خدا تعالے نے بدل ڈالین
— جب اولاد حضرت نوح ع کی الگ الگ جا بسی تو سام کی اولاد عراق
اور فارس اور جو قریب اوسکے تہا ہندوستان تک اپنے قبضہ مین لے آئے — اور

اور حام کی اولاد جانب جنوب اور اوسکے قرب و جوار مین جو زمین مصر سے ملی ہوئی ہے 29
یعنے اوپر رود نیل کے متصرف ہوگئی — اور ایساہی طرف مغرب کی انتہا سے
مغرب تک پہیل گئی — اور یافث کی اولاد کو وہ ملا جو کہ بحرالخزر کہلاتا ہے
اور اسیطرح مشرق پر چین تک قابض ہوگئی جبکہ اولاد حضرت نوح ع مین تفرقہ
پڑا اور زبانین اونکی علیحدہ ہوگئین اوسوقت کل بہتر فرقے تہے

ذکر ہی حضرت ہود ع اور حضرت صالح ع کا

واضح ہو کہ حضرت ہود ع اور حضرت صالح ع دو نبی تہے اُنکو اللہ تعالے نے
واسطے ہدایت خلق کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کے اور قبل ولادت حضرت
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دنیا پر بہیجا تہا — کہتے ہین کہ عابر ابن شالح جسکا
ذکر اوپر ہوچکا اسیکو ہود کہتے ہین یہہ نبی قوم عاد کے جو کہ تین بتون کی پرستش
کرتے تہے ہدایت کے لئے مامور ہوئے تہے — قوم عاد اور قوم ثمود بہت
متکبر اور طویل القد یعنے لنبی تہی جیسا کہ فرمایا ہی اللہ تعالے نے قرآن شریف مین
اسکا ترجمہ یہہ ہی کہ یاد کرو اسبات کو کہ بنایا ہمنے تمکو جانشین قوم نوح کا — اور
زیادہ کیا ہمنے پیدائش مین تمہارے لنباپن یعنے تمکو طویل القامت بڑے
قد والا بنایا — جبکہ ہود علیہ السلام نے قوم عاد کو ہدایت کی اور خدا کی طرف
بلایا تو وے لوگ ایمان نہ لائے مگر چند آدمی جنکو اللہ تعالے نے ایمان دیا اسلئے
وہ لوگ جو ایمان نہ لائے تہے اور کافر رہے تہے اون پر اللہ تعالے نے ایک
آندہی غضب کی نازل فرماکر سبکو ہلاک کرڈالا کوئی شخص قوم عاد کا زندہ باقی
نرہا یہہ آندہی سات رات اور آٹہہ دن پے درپے چلتی رہی تہی مگر حضرت ہود ع
اور وہی لوگ جو اوسپر ایمان لائے تہے زندہ رہی یہہ لوگ معہ حضرت ہود ع کے

ذکرہی حضرت صالح ع کا

۲ ایک حظیرہ مین چھپ بیٹھے تھے اسطرح پر حضرت ہود ع تے اپنی زندگانی تمام کی یہان تک کہ پیغام اجل اوسکے پاس آیا اور راہی ملک بقا ہوئے — قبر حضرت ہود ع کی حضرموت مین ہی — بعضے کہتے ہین کہ الحجر مین درمیان مکہ کے اوکی قبر بنی ہی — ایک روایت یہہ ہی کہ خداتعالے نے قبل ہلاک کرنے قوم عاد کے اونپر قحط نازل کیا تہا — تب اون لوگون نے ایک جماعت اپنی قوم سے مجتمع کرکے طرف مکہ کی بہیجی تاکہ دفع قحط کا وے تدارک کرین اور سیرابی اونکے واسطے تلاش کرین اس گروہ مذکور مین ایک شخص لقمان نامی بہی تہا یہہ وہ لقمان حکیم نہین ہی جو کہ حضرت داؤد نبی علیہ السلام کے زمانہ مین موجود تہا — پس جبکہ قوم عاد ہلاک ہوچکی تو یہہ لقمان حرم مین زندہ باقی رہگیا تب ارشاد جناب باری یون ہوا کہ تو بہی موت اختیار کر کیونکہ ہمیشہ کوئی جیتا نرہیگا اوسنے عرض کی کہ اے پروردگار مجکو سات کرگسون کے برابر عمر عطا کر اور ایک کرگس کی عمر اسّی برس کی ہوتی ہی یہہ دعا قبول ہوئی تب اسنے یہہ حال کیا کہ ایک بچہ کرگس کا انڈے سے نکلا ہوا پالتا جب وہ مرجاتا دوسرا پالتا اسطرح جسے ساتوین کرگس کے بچہ پر نوبت پہنچی جسکا نام لُبد تہا جب وہ مرگیا تو لقمان بہی ساتہہ ہی اوسکے بموجب وعدہ خدا کے مرگیا یہہ روایت چونکہ اکثر عرب نے اپنے اشعار رنگین اور اکثر آدمیون نے ذکر کی ہی اسلئے ہمنے بہی انسب جانا اپنے کتاب مین ذکر کردے واللہ اعلم بالصواب

ذکرہی حضرت صالح علیہ السلام کا

مخفی نرہی کہ حضرت صالح ع ایک نبی تہے جنکو اللہ تعالے نے واسطے ہدایت قوم ثمود کے بہیجا تہا یہہ حضرت صالح ابن عبید ابن آسف ابن ماشخ ابن عبید

ذکر ہی حضرت ابراہیم خلیل اللہ عہ کا

عبید ابن جادر ابن ثمود ہین جو کہ الحجر مین تشریف رکھتے تھے چنانچہ بیان اسکا پہلے ہوچکا ہی کہ حضرت ثمود جاری تھے الحجر مین جب حضرت صالح عہ نبی ہوکر قوم ثمود کیطرف مخاطب ہوئے آپنے ارشاد کیا کہ اے لوگو خدا کو ایک جانو اور اوسکو ہر وقت حاضر و ناظر مانو کوئی ایمان نہ لایا مگر چند آدمی ضعیف جو اوس قوم مین تھے وہ ایمان لائے آپ اونکی ہدایت مین مصروف رہی آخر کار رئیس کفار نے یہہ عرض کی کہ یا حضرت صالح ہم ایک بات اپنی طبعیت سے نکالتے ہین اگر وہ پوری ہوجاوے تو بیشک ہم آپ پر ایمان لاوین گے اور نبی برحق جانین گے وہ بات یہہ ہی کہ اس خاص پتھر سے ایک اونٹنی پیدا ہو — بموجب اس عہد کے حضرت صالح عہ نے جناب باری سے عرض کیا چنانچہ ایک ناقہ اوس پتھر سے نکلی اور نکلتے ہی اوسنے ایک بچہ دیا جب بہی وہ لوگ جو سخت کافر تھے ایمان نہ لائے اور کچھہ اونپر اثر نہ ہوا بلکہ اونہین لوگون نے اوس اونٹنی کو بہی ذبح کر ڈالا — یہہ عصیان موجب بھڑکنی غضب جناب باری کا ہوا چنانچہ اونکو جناب باری نے بعد تین دنکے ایک آواز آسمان سے جسمین آواز ہر ایک کڑک بجلی کی تھی سبکو ہلاک کیا اوسکی آواز سنکر جگر اون لوگونکی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے صبح کو حضرت صالح عہ نے سبکو مردہ پایا پھر حضرت صالح عہ تشریف فرما ہوئے فلسطین کو اور پھر حجاز کو اور حال انحضرت کا یہہ ہی کہ عبادت خدا کی مرتے دم تک کیا کئے اور عمر اونکی اٹھاون برسکی ہوئی۔

ذکر ہی حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوۃ اللہ عہ کا

واضح ہو کہ نسب نامہ جناب ابراہیم خلیل عہ کا یہہ ہی ابراہیم بن تارح — بن آذر — بن ناحور — ابن ساروغ — بن یرعو — ابن فالغ — ابن عابر

ذکر حضرت ابراہیم خلیل ع کا

ابن شالح — ابن ارفخشد ابن سام ابن نوح ہی مگر اس نسب نامہ مین قینان ابن
ارفخشد کا نام نہین لکھا گیا دو سبب سے ایک تو سبب یہہ ہی کہ وہ جادوگر تہا
اسلئے اوسکا نام نسب نامہ مین شمار نہین کیا گیا دوسرا سبب بموجب قول بعضے کے
یہہ ہی کہ شالح ابن ارفخشد وہی ہی حقیقت مین شالح ابن قینان ابن ارفخشد
اس صورت مین کچھہ ضرورت لکہنے کی نہین اب مولد حضرت ابراہیم ع مین اختلاف
ہی بعضے کہتے ہین کہ اہواز مین پیدا ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ بابل مین جسکو
عراق بہی کہتے ہین — اور حال آذر یعنے والد ابراہیم علیہ السلام کا یہہ ہے
کہ آذر والد خلیل ع بت بناکر حضرت ابراہیم ع کو دیا کرتے تا کہ بازار مین جاکر
بیچ لاوین اور حضرت ابراہیم ع یہہ فرمایا کرتے کہ اے والد ماجد کون خریدیگا
اوس شئی کو جو مضر ہو خریدار کو اور کچھہ نفع بہی نہ پہنچا سکے اوسکو — بعدازان
جبکہ حکم اللہ تعالے کا حضرت ابراہیم ع کو اسطرح پر نازل ہوا کہ کہہ اپنے قوم
سے کہ خدا ایک ہی تو کہا حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اولا اپنے والد ہی سے
اوسنے نہ مانا پہر ہدایت کی اپنی قوم کو طرف توحید کے — جبکہ یہہ حال اون کا
ظاہر ہو گیا اور نمرود بن کوش کو خبر پہنچی ؁ یہہ حاکم تہا سواد عراق اور ان شہرون
کا ؁ اور ضحاک کو جو نمرود پر بادشاہ تہا ابہی خبر نہ پہنچی تہی — بعضے کہتے ہین
کہ نمرود ہی بادشاہ مستقل تہا بہرکیف بمجرد دریافت اس خبر کے نمرود نے
حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع کو پکڑکر آگ مین ڈالدیا وہ آگ حضرت ابراہیم ع پر
مثل گلشن کے ہو گئی حضرت کا ایک بال بہی نہ جلا چنانچہ حضرت ابراہیم ع
بعد چند ایام کے اوس آگ سے نکل آئے یہہ حال مشاہدہ کرکے بہت
لوگ نمرود سے ڈرتے ڈرتے حضرت ابراہیم ع پر ایمان لائے — اور سارہ
یعنے زوجہ حضرت ابراہیم ع کی جو کہ اونکی چچا ہاران کی بیٹی ہتی وہ بہی ایمان

ذکر حضرت ابراہیم ع کا

ایمان لائے جب حضرت ابراہیم ع کو وہانکی بود باش سے تکلیف بہت ہوئی
تب حضرت نے معہ اون لوگون کے جو آپ پر ایمان لائے تھے طرف حران
کی ہجرت فرمائی اور والد حضرت کے یعنے آذر بالکل ایمان نہ لائے — آپ
حران مین تشریف لیجا کر ایک مدت وہان رہکر طرف مصر کی تشریف فرما ہوئے
اوسوقت مین وہ فرعون جو مصر کی حکومت کرتا تہا اوسکے نام مین اختلاف
ہی بعضے کہتے ہین کہ نام اوسکا سنان بن علوان ہی — بعضے یہہ کہتے ہین
کہ طولیس نام تہا بہر تقدیر اوس فرعون سے جو کہ طولیس تہا لوگون نے ذکر
کیا کہ ایک عورت خوبصورت اس شہر مین وارد ہوئی ہی اور وہ سارہ
زوجہ ابراہیم خلیل ع کی ہی فوراً بموجب حکم فرعون کے وہ زوجہ اونکی
معہ حضرت خلیل ع کے دربار مین حاضر ہوئی حضرت ابراہیم ع سے پوچھا
کہ یہہ تیرے رشتہ مین کون ہی اوسنے کہا کہ یہہ میری بہن ہی یعنے اسلام مین
— فرعون نے جو لفظ بہن کا سُنا دلمین پہولا اور چاہا کہ اس نیک بخت
عورت کے ساتہہ حرام کاری کیجئے بمجرد اس ارادہ کے چاہتا تہا کہ اوس
عورت پر ہاتہہ ڈالے کہ خدا تعالے نے دونو ہاتہہ اوسکے اور دونو پیر خشک
کردئے جب یہہ حال اوسنے دیکہا باز آیا فوراً اوسکے ہاتہہ پیر کہل گئے لیکن
پہر اوسنے چاہا کہ جماع کرون ووہی حال اگلا سا ہوگیا تب اوسکو یقین ہوا
کہ عورت بہت نیک بخت ہی اسکو چہوڑ دینا ہی مناسب ہی یہہ سوچ کر اوس
عورت کو چہوڑ دیا اور کہا کہ اس عورت کو اپنی جان اور نفس کی خدمت کرنی
سزاوار نتہی یہہ کہکر ایک لونڈی مسماة ہاجرہ اوسکو بخش دی اور کہا کہ یہان
سے سدہارئے سارہ اوس لونڈی ہاجرہ کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے حضرت
ابراہیم ع کے پاس آئی حضرت ابراہیم ع معہ اپنی بیوی اور لونڈی کے ملک

ذکر حضرت ابراہیم عا کا

۲۴ شام مین تشریف فرما ہوئے اور رملہ اور ایلیا مین جاکر اقامت اختیار کی اور
سارہ زوجہ ابراہیم عا کی بانجھ تھی اوسے اولاد نہ ہوتی تھی اسلئے بموجب
کہنے سارہ کے حضرت ابراہیم عا نے اپنی لونڈی ہاجرہ سے صحبت کی چنانچہ
وہ حاملہ ہوئی اور حضرت اسماعیل عا اوسے پیدا ہوئے۔ معنے اسماعیل کے عبرانی مین
مطیع اللہ کے ہین۔ بروقت پیدایش اسماعیل کے حضرت ابراہیم ع کی عمر
چھیاسی ۸۶ برس کی تھی — پھر بخشا اللہ تعالے نے سارہ کو اسحاق جبکہ جنی سارہ نو
اوسکی عمر نونٹے ۹۰ برس کی تھی جبکہ سارہ سے اسحاق پیدا ہو چکا تو اوس بیوی کو
اسباب کی غیرت آئی کہ یہہ لونڈی بچہ ایسا نہ ہو میرے بیٹے کے ساتھہ وارث
ہو جاوے اسلئے حضرت ابراہیم عا سے کہا کہ ان دونون کو میرے پاس سے
نکال دے تب ابراہیم عا نے ہاجرا اور اوسکے بیٹے اسماعیل کو ہمراہ لیکر طرف حجاز
کی آکر مکّہ مین اونکو چھوڑ گئے چنانچہ حضرت اسماعیل عا مکہ مین رہنے لگے اور اونکا نکاح
ایک عورت عربی سے ہو گیا — اور اونکی والدہ ہاجرہ مکّہ ہی مین فوت ہوئین
پھر حضرت اسماعیل کے پاس اونکے باپ ابراہیم عا تشریف لائے اور بنایا
اون دونون نے کعبہ اسکا نام ہی بیت اللہ الحرام — بعدازان حکم جناب
باری واسطے ابراہیم عا کے اس طور پر نازل ہوا کہ اے ابراہیم عا ذبح کر
اپنے بیٹے کو اب یہان اختلاف ہوا ہی کہ کونسا لڑکا ذبح کیا گیا — آیا وہ
اسحاق ہی — یا اسماعیل بہرکیف عوض مین اوس لڑکے کے خدا نے
حضرت ابراہیم عا کو ایک مینڈھا دیا — حضرت ابراہیم عا اواخر ایام
بیوراسپ مین تھے جسکو ضحاک بہی کہتے ہین قریب ہی کہ ہم حال اوسکا ہمراہ
ذکر ملوک فارس کے انشا اللہ تعالے بیان کرینگے اور حضرت ابراہیم عا
بیچ اول سلطنت افریدون کے کہ نمرود عامل تہا اوسکا تشریف رکھتے تھے جیسا ذکر

نسب نامہ حضرت ابراہیم ع سے حضرت موسیٰ ع تک

ذکر کیا ہی ہمنے — اور ان حضرت ابراہیم ع کے دو بہائی تہے ایک ہاران ۵
— دوسرا ناحور — اولاد آذر سے — ہاران سے پیدا ہوا لوط — اور
ناحور سے بتویل — اور بتویل سے پیدا ہوا لابان — اور لابان سے پیدا
ہوئے لیّا — اور راحیل جو کہ دونو جورو ہین تہین حضرت یعقوب علیہ السلام کی
— جو شخص قایل ہی اسبات کا کہ ذبیح اسحاق تہا وہ کہتا ہی کہ حضرت
خلیل ع نے ملک شام مین اسحاق کو ذبح کرنیکا ارادہ کیا تہا اور بفاصلہ
دو کوس کے ایلیا سے جسکو بیت المقدس کہتے ہین اور جو شخص کہتا ہی
کہ اسماعیل ذبح ہوا وہ کہتا ہی کہ یہہ ماجرا مکّہ مین واقعہ ہوا — اور اختلاف
اون امور مین بہی آکر واقع ہوا ہی جن باتون مین اللہ نے حضرت ابراہیم ع کا
امتحان لیا تہا — کہا گیا ہی کہ وے امور یہہ ہین — ہجرت وطن سے
— ختنہ کرنا — بیٹے کا ذبح کرنا — اور بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ سوا اونکے
اور امور ہین — حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ زندہ ہی تہے کہ وفات
پائی زوجہ اونکی سارہ نے بعد مرنے ہاجرہ لونڈی کے اسمین بہی اختلاف
ہے — پہر نکاح کیا حضرت ابراہیم ع نے بعد وفات سارہ کے ایک
عورت کنعانیہ سے جتنے چہہ بچے پیدا ہوئے اس حساب سے کل بیٹے حضرت
ابراہیم ع کے آٹھہ ہین یعنے اسماعیل — اور اسحاق اور چہہ بیٹے اوس
عورت کنعانیہ سے بر تقدیر اختلاف

ذکر ہی اولاد حضرت ابراہیم کا جو نسب نامہ مین مندرج ہین حضرت موسیٰ ع تک

حال پیدایش حضرت ابراہیم خلیل ع کا درمیان ذکر نوح علیہ السلام کے
یہہ گذر چکا ہی کہ حضرت ابراہیم پیدا ہوئے بعد مرور ایکہزار اکاسی ۱۰۸۱ برس کی
طوفان سے جبکہ ابراہیم ع کے عمر ایکسو برس کی تہی تب پیدا ہوئے اونسے

نسب نامہ حضرت ابراہیم عم سے حضرت موسی عم تک

۳۶ حضرت اسحاق — اور جبکہ ہوئی عمر حضرت اسحاق کی ساٹھہ برس کی ہوئی تب پیدا اونسے حضرت یعقوب عم —
اور حضرت یعقوب عم چہیاسی برس کی تب پیدا ہوئے اونسے لاوی اور جبکہ ہوئی عمر لاوے کی چہیالیس برس کی پیدا اونسے قاہاث
اور قاہاث جب تریسٹھہ برس کا ہوا تو پیدا ہوا اوسے عمران اور عمران ستر برس کا تہا
تب پیدا ہوئے اونسے حضرت موسے علیہ السلام — پس ہوئی ولادت حضرت
موسے عم کے بعد گذرنے چارسو چہبیس برس کی پیدائش حضرت ابراہیم علیہ السلام سے
— اور زندہ رہے حضرت موسے عم ایکسو بیس برس — اس حساب سے فاصلہ
درمیان ولادت حضرت ابراہیم عم اور وفات حضرت موسے عم کے پانسو چہیالیس
برس کا ہوا — اور سب عمرین مذکورہ یہہ ہین — ابراہیم عم زندہ رہے
ایکسو پچہتر برس — اسحاق ایکسو اسی برس — یعقوب ایکسو سینتالیس برس
لاوی ایکسو سینتیس برس — قاہاث ایکسو ستائیس برس — عمران ایکسو چہتیس
برس — اور جبکہ وفات پائی ابراہیم عم نے تو اسحاق پچہتر برس کا تہا —
اور جبکہ وفات پائی اسحاق نے تو عمر یعقوب کی ایکسو بیس برس کی تہی —
اور وقت وفات حضرت یعقوب کے لاوی ساٹھہ برس کا تہا — اور جبکہ
وفات پائی لاوی نے تو قاہاث اکیاسی برس کا تہا اور وقت وفات
قاہاث کے عمران چونسٹھہ برس کا تہا اور وقت وفات عمران والد موسے
علیہ السلام کے حضرت موسے عم چہتر برس کے تہے — کیونکہ تمام عمر عمران کی
ایکسو چہتیس برس کی تہی — اب ان صحیفون مین جو خدا تعالے نے حضرت ابراہیم عم
پر نازل فرمائی تہی اختلاف ہے — روایت کی ہے ابوذر نے نبی صلعم سے
کہ تہے دس امثال — اون امثال مین سے ایک یہہ فقرہ ہے کہ اے مسلط
مغرور [illegible] نہین اٹہایا تجکو اسواسطے کہ جمع کرے تو دنیا کو تہ بہ تہ بلکہ اسواسطے
[illegible] تجکو کہ نہ آنے دے تو مجتک نالش کسی مظلوم کی کیونکہ مین نہین رد

ذکر ہی حضرت لوط ع کا

رد کر سکتا نالش مظلوم کی اگرچہ وہ کافر ہی ہو — اور لازم ہی عقلمند پر کہ غور کرے اپنے زمانہ پر اور متوجہ ہو اپنے حال پر — اور خیال کرے اپنی بولچال پر — اور حفاظت کرے اپنی زبان کی — اور جو شخص چاہتے یہہ بات کہ جو کہے سو کرے تو کم کلام کیا کرے اور نہ بولے مگر بضرورت حضرت ابراہیم علیہ السلام ان باتون مفصلہ ذیل مین سب سے اول ہین — یعنے اونہون نے اول ہی سب سے ختنہ کیا — اور دعوت مہمان کی بہی انہین سے جاری ہوئی — اور پاپجامہ بہی اونہون نے اول پہنا

ذکر ہی حضرت لوط علیہ السلام کا

حضرت لوط علیہ السلام بہتیجے حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع کے تہے — یہہ لوط ابن ہاران ابن آذر ہی اور آذر وہی ہی تارح جسکا ذکر گذر چکا اور باقی نسب نامہ بیان ہو چکا ابراہیم خلیل اللہ ع کے ذکر مین — حضرت لوط ع اپنے چچا ابراہیم خلیل اللہ پر ایمان لا کر کوچ کر گئے تہے ہمراہ اونکی طرف مصر گئے اور پہر مراجعت کی اونہون نے شام تک — پہر بہیجا اللہ تعالے نے حضرت لوط ع کو طرف باشندگان سدوم کے جو کہ کافر اور گنہگار تہے حضرت لوط وہان تشریف لیجا کر سبکو ہدایت فرمانے لگے اور آپ نے ارشاد کیا کہ اے لوگون اب گناہونسی توبہ کرو لیکن بہی اونکی نہ سُنی اور کوئی متوجہ بہی نہ ہوا — گناہ وے لوگ یہہ کرتے تہے جنکی خبر خدا تعالے نے قران شریف مین دی ہی اوس آیت کا ترجمہ یہہ ہی کہ اے قوم لوط تم کرتے ہو وہ گناہ جو نہین کیا پہلے تمہارے کسی نے خلق اللہ سے کیونکہ تم صحبت کرتے ہو مردونسے اور رہزنی کرتے رہتے ہو اور اپنی مجلسو مین

ذکر بیچ حضرت لوط عم کا

٣٨ بدکاری یعنے اغلام کرتے ہوے اور قطع طریق یہہ کرتے تھے کہ جب کوئی مسافر گذرتا راہ مین تو اوردسے دیکہہ پاتے تو اوسکو پکڑ لیجاتے اور اوسے لوٹتے کرتے راہ ہی مین — اور حضرت لوط عم منع کیا کرتے تھے اونہین اور ڈراتے تھے ہمیشہ لیکن کچہہ فایدہ نہ ہوا اونکی وعظ سے بجز اسکے کہ سرکشی اور غرور اونکو اور زیادہ ہو گیا جبکہ نہ مانا کسینے اونکی قوم سے اور مدت گذر گئی اسیطرح پر تو کہا حضرت لوط عم نے کہ اے بارِ خدا مدد بہیج میرے واسطے تباہی اس قوم کی اسلئے بہیجی اللہ نے فرشتے تا کہ اولٹ ڈالین شہر سدوم کو معہ اون پانچ گانون کے جو اوسے متعلق تھے — کہتے ہین کہ سدوم مین چار لاکہہ آدمی بستے تہے اور وے گانو جو اوس سے متعلق تہے یہہ ہین صبغہ — عمرہ — ادما — صبویم — بالع — پس فرشتون نے خبر کی ابراہیم عم سے کہ اللہ تعالےٰ نے حکم کیا ہی کہ قوم لوط کو دہنسا دیا جاوے زمین مین تب حضرت ابراہیم عم نے جبرائیل سے واسطے قوم لوط کے پوچہا اور کہا کہ اے جبرائیل اگر ہونگے تو اونمین پچاس آدمی راستباز کہا جبرائیل نے کہ اگر ہونگے اونمین پچاس آدمی راستباز تو بہی عذاب نہ دونگا اونکو — پہر بولے حضرت ابراہیم عم کہ اگر چالیس ہون — کہا تب بہی نہین — کہا اگر تیس ہون کہا جب بہی نہین یو ہین دس تک نوبت پہنچی حضرت جبرائیل نے کہا کہ اے ابراہیم اگر دس بہی ہونگے تب بہی عذاب نہ دیا جاویگا — بعد ازان حضرت ابراہیم عم بولے کہ وہان لوط ہی جبرائیل نے معہ اور فرشتونکے جواب دیا کہ ہم خوب جانتے ہین اون لوگونکو جو جو وہان ہین — پس جبکہ فرشتے خدا کیطرف سے قوم لوط کے اوپر جا پہنچے تو اوس قوم نے بارادہ لواطت موافق اپنی عادت کے اونکو بہی آن گہیرا — حضرت جبرائیل عم نے اپنی بازون کے جہوکے سے اونکو اندہا کر دیا

کردیا — اور لوط ع سے کہا کہ تیرے خدا نے ہمکو یہان بہیجا ہی اب تو معہ اپنے قبیلہ کے راتون رات نکل جا اور کوئی تیرا ہمراہی پیچہے پہر کر نہ دیکہے جب حضرت لوط ع معہ اپنے قبیلہ کے نکل گئے تو اونہون نے فرشتون سے کہا کہ اب ان لوگون کو مار ڈالو فرشتون نے جواب دیا کہ ہمکو حکم صبح کا ہی اور ابہی صبح نہین ہوئی ہے مگر نزدیک ہی جبکہ صبح ہوگئی تو فرشتون نے اولٹ ڈالا شہر سدوم اور پانچون اوسکے گانون کو معہ اون لوگون کے جو اوسمین رہتے تہے بوقت سنے آواز کڑکڑاٹ کے حضرت لوط ع کی جورو نے افسوس کرکے کہا کہ ہائے اے قوم یہہ کہتی ہی ایک پتہر اوسکے بہی ایسا آکر لگا کہ اوسکا بہی کام تمام ہوگیا — اور جو جو آدمی کہ اون گانونمین حاضر نہ تہے اونہونکا اسطرح پہ بہاس اوڑا کہ اونکے سرون پر پتہرون کا مینہہ برسا اسطرح سے وہ بہی ہلاک ہوگئے

ذکرہی حضرت اسماعیل بیٹے ابراہیم ع کا

واضح ہو کہ اسماعیل ابن ابراہیم جب پیدا ہوئے تو عمر حضرت ابراہیم ع کے چہیاسی برسکی تہی اور تیرہ برسکی عمر مین معہ اپنے باپ ابراہیم کے پاک ہوئے تہے اور جب حضرت اسحاق ع پیدا ہوئے تہے اوسوقت عمر حضرت خلیل ع کی سو برس کی تہی بعد ازان حضرت خلیل ع نے اسماعیل اور اوسکی مان ہاجرہ کو طرف مکہ کی بسبب غیرت لیجانے سارہ کے نکالدیا کیونکہ سارہ نے یہہ کہا تہا کہ نکالدے اسماعیل اور اوسکی مان کو اسلئے کہ لونڈی بچہ وارث ہونے نہ پاے میری بیٹی کے ساتہہ — جب اسماعیل مکہ مین آکر رہی تو بہت قبایل عرب ہمراہ اونکے مکہ مین سکونت پذیر ہوگئے تہے یہہ قبیلے پہلے سے گرد نواح مکہ کے اقامت

ذکر ہی حضرت اسماعیل بیٹے ابراہیم عہ کا

۴۳ گزین تھے لیکن جسوقت کہ حضرت اسماعیل عہ نے مکہ مین بود و باش اختیار کی تو یہہ سب قبایل اونکے ہمراہ ہوکر مکہ مین بسنے لگے ـــ بعدازان حضرت اسماعیل عہ نے ایک عورت عربیہ سے اپنا نکاح کرلیا تہا چنانچہ اس عورت سے بارہ بچہ پیدا ہوئے ـــ پہر بموجب حکم جناب باری کے حضرت ابراہیم عہ واسطے تعمیر کرنے کعبہ کے جسکو بیت اللہ الحرام کہتے ہین پاس اپنی بیٹے کے ملک شام سے تشریف لائے درمیان مکہ معظمہ کے ـــ اور کہا کہ اے اسماعیل خداتعالے نے مجکو یہہ حکم کیا ہی کہ بناؤن واسطے خدا کے ایک گہر اسماعیل عہ نے جواب دیا کہ اپنے پروردگار کے حکم کو آپ بالضرور مانئیے اونہون نے کہا کہ تو بہی بموجب حکم خدا کے میری مدت کر اوس گہر کے بنانے پر وہ بولے کہ بسروچشم جو فرمائے چنانچہ حضرت اسماعیل عہ اپنے باپ ابراہیم عہ کے ہمراہ واسطے طیار کرنے کعبہ شریف کے کہڑے ہوگئے حضرت ابراہیم عہ کعبہ شریف کو چنتے تھے اور حضرت اسماعیل عہ پتہر پکڑاتے جاتے تھے جبکہ وہ خانہ کعبہ طیار ہوگیا اوسوقت اُن دونو نے جناب باری سے دعا مانگی اور کہا کہ اے پروردگار ہمارے یہہ خانہ جو ہمنے بنایا ہے اسکو تو قبول کر اور تو خوب جاننے اور سننے والا ہے ـــ واضح ہو کہ حضرت ابراہیم عہ جس پتہر پر کہڑے ہوکر خانہ کعبہ کے تعمیر کرتے تھے اوسکا نام مقام ابراہیم ہے ـــ وہ تعمیر اول کعبہ کی جو حضرت ابراہیم عہ نے کی تہی اوسے بنا پر ایک مدت طویلہ تک وہ قایم رہا بعدازان قریش نے پیدا ہونے محمد رسول اللہ صلعم کے پینتیس برس قبل اوسکو ڈہاکر مسمار کرکے پہر اوسکی تعمیر کی تہی اس حساب سے درمیان اسکے اور ہجرت کے دو ہزار سات سو اور قریب ترانوین برس کے تخمیناً ہین ـــ پہر بموجب حکم خداتعالے کے اسماعیل طرف قبایل یمن اور عمالیق کے تشریف لے گئے

۴۱ لیگئے اور اپنی دختر کو اپنے بھتیجے سے جسکا نام عیص ابن اسحاق تہا منعقد کیا اور تمام
عمر حضرت اسماعیل ع کی ایکسو سینتیس برس کی ہوئی ہی آنحضرت نے درمیان مکہ معظمہ
کے وفات پائی اور اپنی والدہ ہاجرہ کے پاس مقام الحجر مین مدفون ہوئے
حضرت اسماعیل ع نے جب وفات پائی تہی اسوقت حضرت ابراہیم ع کی
وفات کو بیالیس برس گذر چکے تہے

ذکر ہی حضرت اسحاق بیٹے ابراہیم علیہ السلام کا

چونکہ پیدائش حضرت اسحاق ع کا حال اونکے باپ ابراہیم ع کے بیان مین گذر چکا ہی لہذا اوسکے تو لکہنے کی کچہہ ضرورت نہین الا اور حال اونکا ذکر کیا جاتا ہی — واضح ہو کہ اسحاق ابن ابراہیم کا نکاح اونکے چچا کی بیٹی ہی سے ہوا تہا اس عورت سے دو لڑکے یعنے حضرت عیص ع اور حضرت یعقوب ع جنکا نام اسرائیل بہی ہی پیدا ہوئے بعد ازان حضرت عیص نے اپنے چچا اسماعیل کی بیٹی سے شادی کی اس عورت سے سب اولاد اونکی پیدا ہوئی ہے اور حضرت یعقوب ع نے ایک عورت لیا سے کی جو بیٹی تہی لابان ابن تویل ابن ناحور ابن آذر باپ ابراہیم خلیل اللہ ع کے اس عورت سے پیدا ہوا روبیل جو کہ بڑا بیٹا تہا حضرت یعقوب ع کا پہر پیدا ہوا شمعون — پہر لاوی — پہر یہودا — بعد ازان حضرت یعقوب ع نے راحیل سے نکاح کیا جو کہ حقیقی بہن تہی لیا کی اس عورت سے یوسف ع اور بنیامین یہہ دو لڑکے پیدا ہوئے — اور چہہ بچے اون دو لونڈیون سے جو کہ حضرت یعقوب ع کی تہین پیدا ہوئے یہہ بارہ لڑکے جو حضرت یعقوب ع سے پیدا ہوئے تہے اونسے بارہ قومین اسرائیل کی جاری ہوئین — پہر حضرت اسحاق ع نے ملک

شام مین جاکر مقیم ہوئے اور وہین وفات پائی عمر حضرت اسحاق ع ایکسو اسی [۱۸۰] برس کی تہی اور پاس اپنے باپ ابراہیم خلیل اللہ ع کے مدفون ہوئے — نام اون بارہ بچونکا جو حضرت یعقوب ع سے پیدا ہوئے تہے یہہ ہین — روبیل [۱] — شمعون [۲] — لاوی [۳] — یہودا [۴] — ییساخر [۵] — ذبولون [۶] — یوسف [۷] — بنیابین [۸] — دان [۹] — نفتالی [۱۰] — گاذ [۱۱] — اشار [۱۲] —

ذکر ہی حضرت ایوب ع کا

مخجب نہ ہی کہ حضرت ایوب ایک شخص تہے جسکو مورخین نے باشندگان رُوم سے شمار کیا ہی کیونکہ یہہ عیص کے اولاد سے ہین اسلئے کہ یہہ حضرت ایوب بیٹے ہین موصی کے — اور وہ رازح کا — وہ عیص کا — اور وہ حضرت اسحاق ع کا وہ بیٹا ابراہیم حضرت خلیل اللہ ع کا — اور حضرت ایوب کی زوجہ کا نام رحمتہ تہا یہہ حضرت ایوب بہت مالدار اور دولتمند تہے اور کئی گانو مضافات دمشق سے انکے پاس تہے اللہ تعالے نے واسطے آزمایش اور امتحان کے سب مال دولت اونکی کہو دی اور مفلس کردیا باوجود اس تنگی اور تکلیف کے بہی وہ اپنی عبادت اور شکر پر قایم رہی — پہر خدا تعالے نے اوسکا امتحان بدنے لیا اسطرح پر کہ اونکو جذام ہوگیا اور تمام بدنمین کیڑے پڑگئے اور یہہ حالت ہوئی کہ ایک کوڑی پر پڑے رہتے تہے اور کوئی اونکے پاس بسبب تعفن کے جا کر نہ پہٹکتا تہا — مگر اونکی بیوی خدمت مین سرگرم رہین اور صبر کرتی رہتی تہی — ایکدفعہ ابلیس اوسکی عورت کے پاس آیا اور اوسکو دکہلائی دیکر یہہ کہا کہ دیکہہ تیرا اتنا کچہہ مال وحشمت برباد ہوگیا اور جاتا رہا اگر تو مجکو سجدہ کرے تو تیرا سب مال پہر مین تجکو لادون اوس عورت نے حضرت

حضرت ایوب سے عرض کی کہ اگر اجازت دو تو مین سجدہ کرون حضرت ایوب ع ۳
یہہ سنکر بہت خفا ہوئے اور قسم کہائی کہ اس حرکت بیجا پر سو چابک تیرے مارونگا
جب اچہا ہونگا جبکہ خدا تعالے نے اونکو تندرست کردیا اور حضرت ایوب ع کو
پہر رزق دیا اور عورت بہی اوسکی جوان و حسین ہوگئی جسسے چہبیس [۲۶] لڑکے پیدا ہوئے
تو بموجب حکم خدا تعالے اُسکے ایک شاخ کہجور کے سو ٹہنی والی لیکر اپنی زوجہ کے
اونہون نے ماری تاکہ قسم سے بہی بری ہوجاوین اور خدا کے نزدیک جہوٹے
نہ پڑین — بموجب قول بعضون کے یہہ حضرت ایوب ع صابر جو نبی تہے حضرت
یعقوب ع کے عہد مین تہے — اور عمر بہی اونکی تیرانوین [۹۳] برسکی ہوئی بعد گذرنے
حضرت ایوب کے اونکا بیٹا بشر جسکو ذالکفل بہی کہتے ہین اور وہ شام مین
رہتا تہا قایم مقام اونکا ہوا

ذکر ہی حضرت یوسف علیہ السلام کا

جبکہ حضرت یوسف ع پیدا ہوئے تو حضرت یعقوب یعنے اونکے والد کی عمر اکیانوین [۹۱]
برسکی تہی اور جبکہ حضرت یوسف اپنے باپ سے جدا ہوئے تو اونکی عمر اٹہارہ
برسکی تہی اور اکیس برس تک دونو جدا رہے — پہر حضرت یعقوب اور یوسف
علیہ السلام درمیان مصر کے جبکہ مجتمع ہوئے تب عمر حضرت یعقوب ع کی ایکسو
تیس برسکی تہی اور سترہ برس تک دونو باہم مجتمع رہے اور بروقت وفات حضرت
یعقوب کے عمر یوسف ع کی چہپن برسکی تہی — اور تمام عمر حضرت یوسف کی
ایکسو دس برسکی ہوئی اس حساب سے معلوم ہوتا ہی کہ پیدایش حضرت
یوسف ع کے بعد گذرنے دوسو اکیاون برس تولد ابراہیم خلیل اللہ کی ہوئی
— جبکہ حضرت یوسف نے وفات پائی تو تین سو اکسٹہ برس تولد حضرت

ذکر ہی حضرت یوسف عم کا

۴۴ ابر ہیم عم سے گذر چکے تہے — اور چونسٹھ ۶۴ برس قبل تولد حضرت موسے سے ولادت
حضرت یوسف عم کی ہوئی تحقیقا کچہہ شک نہین — اب ہم قصہ جدائی حضرت یوسف عم
اور حضرت یعقوب عم کا بیان کرتے ہین مشہور یون ہی کہ حضرت یوسف عم بہت
حسین اور خوبصورت اور اپنے باپ کے چاہتے بیٹے تہے اسبات کے جاننے
سے تمام بہائیون کو کمال رنج اور حسد ہوا — چنانچہ اسلیئے اونکے سب بہائیون
نے حضرت یوسف کو ایک کوئے مین جسمین پانی اور ایک پتہر تہا ڈالدیا حضرت
یوسف عم اوس پتہر پر تین روز تک بیٹھے رہے اسی اثنا مین ایک قافلہ
جو دہانسے گذرا تو اون لوگون نے اونکو اوس کوئے مین سے نکالکر اپنے
ہمراہ قافلہ مین لئے چلے آئے — بعد تین روز کے یہودا بہائی حضرت یوسف عم
کا جوکہ دلمین اوسے محبت رکہتا تہا کہانا اوسکے لئے لیکر آیا — مگر جبکہ وہ
کوئے مین نہ ملے تو اوسنے قافلہ مین تلاش کی اور اوسکو وہان دیکہہ
اپنے بہائیون سے جاکہا — وے سب قافلہ مین آئے اور اون لوگونسے
کہنے لگے کہ یہہ ہمارا غلام ہی بہاگ کر چلا آیا ہی — حضرت یوسف نے بسبب
اونکے خوف کے اپنی سرگذشت کچہہ بیان نکی — تب اون قافلہ والون نے
اوسکے بہائیون سے دس درم کو یا چالیس درم کو حسب اختلاف مول لیا
— اور مصر مین لیجاکر اوسکے آقانے جسنے زر سے خرید کیا تہا ایک شخص
مسمی عزیز کے ہاتہہ جوکہ مصر کے خزانون کا داروغہ تہا بیچ ڈالا — اسوقت
مین فرعون مصر الرّیّان ابن ولید قوم عمالیق سے تہا — عمالیق عملاق ابن
سام ابن نوح کے اولاد سے ہین جیسا کہ اول ذکر اوسکا آچکا ہی — پس
جبکہ عزیز نے حضرت یوسف عم کو خرید لیا تو اوسکی بیوی مسماۃ راعیل
اوسپر عاشق ہوگئی اور وہ خواہش اس امر کی کرنے لگی کہ حضرت یوسف عم

ذکر ہی حضرت یوسف علیہ السّلام کا

یوسف عم مجہسے صحبت کرین مگر اونہون نے انکار کیا اور اونکے پاس سے بہاگ گئی ۵
اوسنے دوڑکر اونکا کرتا پیچہے سے پکڑلیا و وکرتہ پہٹ گیا یہہ بات اوسکے خاوند
عزیز اور اوسکی چچا کی بیٹی بتیبان تک پہنچی لیکن اونکو یہہ بہی معلوم ہوگیا کہ یوسف عم
بے قصور ہی مگر راعیل ہی سنے اس حرکت بیجا کا قصد کیا تہا — مگر وہ اپنے
خاوند سے یہہ کہنے لگی کہ یوسف مجکو بدنام اور فضیحت کرتا لوگونمین یہہ کہتا پہرتا ہے
کہ اس عورت نے مجہسے یہہ ارادہ کیا تہا — اسلئے اوسکے خاوند نے اونکو جیلخانہ
مین قید کیا چنانچہ سات برس تک حضرت یوسف عم قید خانہ مین مقید رہی —
بعد ازان فرعون مصر نے واسطے تعبیر ایک خواب کے قید خانہ سے اونکو رہائی
دی — پہر جبکہ اونکا آقا مرگیا تو فرعون مصر نے حضرت یوسف عم کو اوسکی
جائے داروغہ خزانون کا مقرر کیا اور مقدمات کے فیصل کرنیکا عہدہ بہی اونکے
سپرد کردیا — بعد ازان حضرت یوسف عم نے زبان فرعون مصر کو کہا کہ تو
خدا پر ایمان لا چنانچہ وہ ایمان لایا اور اوسی پر مستحکم رہا اور ایمان ہی پر مرا
اسکے بعد قابوس ابن مصعب جو قوم عمالقہ سے تہا بادشاہ مصر کا ہوا وہ حضرت
یوسف عم پر ایمان نہ لایا — اور حضرت یوسف جبکہ اپنے باپ یعقوب اور
بہائیون سے مل چکے جو کہ زمین کنعان سے جسکو شام کہتے ہین بسبب گرانی غلہ کے
مصر کو گئے تہے اور سترہ برس تک اونکے ساتہہ مجتمع رہ چکے تو بعد ان سب
واردات کے فوت ہوئے — جبکہ حضرت یعقوب عم والد یوسف عم نے وفات
پائی تو وے حضرت یوسف عم کو یہہ وصیت کر گئے تہے کہ میرے باپ اسحاق
کے پاس مجکو دفن کرنا چنانچہ یوسف عم نے اوس وصیت پر عمل کرکے اونکے
جنازہ کو شام مین لاکر اونکے باپ کی قبر کے پاس دفن کیا اور پہر مراجعت
مصر کو کرگئے — اور حضرت یوسف عم نے مصر مین ہی وفات پائی اور بدفون

ذکر ہی حضرت شعیب ع کا

بھی وہین ہوئے یہانتک کہ موسے اور فرعون سے بعد ہونے قضایا متعارفہ
کے جبکہ حضرت موسے علیہ السلام اپنے ہمراہ بنی اسرائیل کو لیکر مصر سے
نکلے تہے اوسوقت حضرت یوسف ع کی ہڈیان بہی اوکہاڑ کر اپنے ہمراہ لاد کر
لیگئے تہے اون ہڈیون کو بیابان مین چالیس برس تک اپنے ساتہہ لئے پہرے
یہانتک کہ حضرت موسے ع نے وفات پائی اور جب حضرت یوشع ع بنی
اسرائیل کی ہدایت کے واسطے مامور ہوئے تب اونہون نے حضرت
یوسف ع کی وہ ہڈیان قریب نابلس زمین مین دفن کین بعضے یہہ بیان کرتے
ہین کہ قریب حضرت خلیل ع کی دفن کی تہین

ذکر ہی حضرت شعیب علیہ السلام کا

واضح ہو کہ حضرت شعیب ع ایک نبی تہے جو کہ بموجب حکم خداتعالےٰ کے
اور مدین کے رہنوالون کے ہدایت کے واسطے مامور ہوئے تہے اب حضرت
شعیب ع کے نسب نامہ مین اختلاف ہوا ہے بعضے کہتے ہین کہ وے حضرت
ابراہیم ع کے اولاد سے تہے اور بعضے کا یہہ قول ہی کہ جو لوگ حضرت
ابراہیم ع پر ایمان لائے تہے اونمین سے ایک کی یہہ بہی اولاد مین سے ہین
+ ایکہ نخلستان تہا اوسمین کہجور کے درخت بہت تہے جبکہ یہہ اس گانوئمین
گئے اور لوگون کو ہدایت کرنے لگے تو وہان کے باشندے اون پر ایمان
نہ لائے اسلئے خداتعالےٰ نے ایک ابر تاریک سے ایکہ کے باشندون پر
آگ برسائی اور دن کو اندہیرا ہوگیا اور مدین کے باشندونکو زلزلہ سے ہلاک کیا

ذکر ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

ذکر بہی حضرت موسیٰ ع کا

بعد ازان موسیٰ ابن عمران — ابن قاہث — ابن لادمی — ابن یعقوب ۷،
ابن اسحاق — ابن ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اللہ تعالے نے اپنی شریعت
مرحمت فرماکر اور نبی بناکر بنی اسرائیل کے پاس بہیجا — انکا حال یہہ ہے
کہ جبکہ حضرت موسے ع نے تولد پایا تو فرعون مصر نے جسکا نام ولید تہا
یہہ حکم عام دیا کہ تمام بچے بنی اسرائیل کے جو پیدا ہوئے ہین سب ہلاک کئے
جائین — یہہ حکم سُنکر والدہ حضرت موسیٰ ع کی بہت ڈری مگر اس نیکبخت کے
دلمین خدا تعالے نے یہہ بات ڈالدی کہ موسیٰ ع کو رودنیل مین ڈالدے
چنانچہ حضرت موسیٰ ع کی والدہ نے ایک صندوق مین اونکو رکہہ کر دریا مین وہ
صندوق چہوڑ دیا اور اوس صندوق کو آسیہ فرعون کے جورو نے اُٹہا کر
پرورش کرنا شروع کیا یہانتک کہ وہ جوان ہوگئے — ایکروز حضرت موسیٰ
ع چلے جاتے تہے دو شخص جہگڑتے ہوئے کہ ایک اونمین سے قبطی یعنے مصر کا
رہنیوالا — دوسرا بنی اسرائیل تہا اونسے ملے — حضرت موسیٰ ع نے
ایک گہونسا اوس قبطی کے ایسا مارا کہ وہ مرگیا — جبکہ یہہ راز طشت ازبام افتادہ
ہوگیا اور سب عوام وخواص اسباب کو جان گئے تب حضرت موسیٰ ع فرعون
مصر سے ڈر کر طرف مدین کی بہاگ گئے — وہان جاکر حضرت شعیب ع سے
ملاقات کی جنہے کہ اپنی بیٹی سے حضرت موسے ع کا نکاح کردیا اُس لڑکی کا
نام صفورہ تہا — چنانچہ حضرت موسیٰ ع دس برس تک اونکی بکرئین چراتے
رہے — بعد ازان حضرت موسیٰ ع نے معہ اپنے قبیلہ کے عین موسم جاڑے
مین وہان سے کوچ فرمایا عین راہ سفر مین راستہ بہول گئے — اور حضرت
موسیٰ ع کی بیوی حمل سے بہی تہین اوسی راتکو اوسی دردزہ پیدا ہوا اور
آگ کی حاجت ہوئی حضرت موسے ع نے چاہا کہ چقماق سے آگ نکالون

ذکر ہی حضرت موسیٰ عا کا

ہوگئے تنگ جہاڑتے جہاڑتے چقماق کر تک یہانتک نکلی نہ آگ سے اوسمیں لیکن

بعدازان ایک اونچی جائے پر حضرت موسیٰ عا کو آگ دکہلائی دی — تب حضرت

موسیٰ عا نے فرمایا کہ تم لوگ یہان ٹہرو مینے آگ دیکہی ہی اوسمین سے ایک چنگاری

یا شعلہ بتی کا جلتا ہوا مین لاتا ہون — جب آگ لینے کے ارادہ اوس آگ کے

قریب پہنچے تو کیا دیکہتے ہین کہ ایک لپٹ نور کی آسمان سے اوس درخت عظیم تک

جو کیکر کا تہا دہک رہی تہی بعضے کہتے ہین کہ وہ درخت عناب کا تہا — یہہ حال

حضرت موسیٰ عا دیکہہ کر حیران ہوکر خوف کہا کر اولٹے پیرون پہرے — چاہتے

تہے کہ اولٹے چلے آوین کہ ناگاہ ایک آواز اوس آگ مین سے جب آئی اسوقت

حضرت موسیٰ عا کو قرار ہوا اور اوس آگ کے قریب جب تشریف لیگئے تب داہنی

طرف سے یہہ آواز آئی کہ اے موسیٰ مین ہون خداوند پروردگار سارے جہان کا

بمجرد سننے اور دیکہنے اسحالت کے حضرت موسیٰ عا کا دل دہڑکنے لگا مگر حضرت

موسیٰ عم زبان سے عاجز تہے کیونکہ انکی زبانمین لکنت تہی لیکن اللہ تعالےٰ نے حضرت

موسیٰ عا کے دلکو ڈہارس دی جب حضرت موسیٰ عم کے ہوش حواس ٹہیک آئے

تو اوسوقت یہہ آواز سنی کہ اے موسیٰ عا نکال ڈال اپنی جوتیان کیونکہ تو وادی

مقدس مین ہی اور خدا تعالےٰ نے حضرت موسیٰ عا کو دو نشانیان دین — ایک

عصا — دویم ید بیضا — بعدازان حضرت موسیٰ عم اپنی لوگون کے پاس

اور اونکو ہمراہ لیکر طرف مصر کی تشریف فرما ہوئے جبکہ رات کے وقت مصر

داخل ہوئے تو ہارون سے ملاقات ہوئی — ہارون نے حضرت موسیٰ سے

کہا کہ تو کون ہی آپنے فرمایا کہ مین ہون موسیٰ یہہ سنتے ہی ہارون اٹہا اور آپس

ایکدوسرےکو پہچان کر خوب بغلگیر ہوئے — پہر حضرت موسیٰ عا نے ارشاد کیا

ہارون اللہ نے ہمکو فرعون کے پاس بہیجا ہی — تو بہی میرے ساتہہ اوسکے

ذکر بہی حضرت موسیٰ عم کا

۴۹ پاس چل ہارون نے کہا کہ بسر و چشم مین بہی آپکے ہمراہ حاضر ہون — چنانچہ
وہ دونون فرعون کے پاس گئے اور حضرت موسیٰ عم نے اپنا عصا سانپ بنا کر
فرعون کو دکہلایا فرعون نے مارے خوف کے کپڑون مین موت دیا — پہر حضرت
موسیٰ عم نے اپنا ہاتہہ گریبان مین ڈالکر مثل خورشید تابان چمکتا ہوا جسکے نور سے
آنکہون کو چکاچوندی لگتی تہی نکالکر دکہلایا فرعون اوسکے دیکہنے کی تاب نہ لاسکا
— حضرت موسیٰ عم نے پہر گریبان مین ہاتہہ ڈالکر جیسا تہا ویسا ہی کردیا — یہہ معجزہ
دیکہہ کر فرعون نے تمام مصر کے جادوگران دونون کے مقابلہ کے واسطے بلوائے
— چنانچہ اون جادوگرون نے بہی حاضر ہوکر بناکر سانپ سائے اور دکہلائے حضرت
موسیٰ عم نے جوہین اپنا عصا زمین پر ڈالا فوراً وہ سانپ ہوکر سبکو چٹ کرگیا
یہہ معرکہ دیکہہ کر سب جادوگر موسیٰ عم پر ایمان لائے اور فرعون نے اون سبکو
قتل کیا — بعدازان حضرت موسیٰ عم نے فرعون کو اور معجزہ اور آیات دکہلائین
— یعنے جوئین ہوگئین اور مینڈک بلائے — اور پانی کو خون بنادیا لیکن تب
بہی فرعون اور اوسکے ہمعہد اوسپر مطلق ایمان نہ لائے — آخرالامر فرعون
نے لاچار ہوکر بنی اسرائیل کو بند سے خلاص کیا اور حکم دیا کہ موسیٰ عم کے ہمراہ
جاؤ — مگر جبکہ حضرت موسیٰ عم بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لیکر تشریف فرما ہوئے
— تو فرعون کو ندامت حاصل ہوئی اسواسطے اوسنے اپنا لشکر آراستہ کیا
اور حضرت موسیٰ عم سے بحر قلزم پر مکہ بہیڑ ہوئے — حضرت موسیٰ عم نے بموجب
حکم جناب باری کے عصا مبارک دریا پر مارا — چنانچہ وہ دریا پہٹ گیا اور
راستہ حضرت موسیٰ عم کو دریا نے دیدیا حضرت موسیٰ عم معہ تمام بنی اسرائیل
کے اوس دریا کے راہ نکل گئے — فرعون نے بہی حضرت موسیٰ عم کی دیکہا
دیکہی معہ تمام لشکر کے دریا مین چلنا اختیار کیا — جب فرعون معہ اپنے

ذکر ہی حضرت موسیٰ ع کا

۱۵۰ تمام لشکر کے دریا مین جا گھسا اسوقت وہ دریا آپسمین ملگیا چنانچہ وہ لوگ معہ فرعون
مذکور کے دریائے ضلالت مین ڈوب مرے کوئی اونمین کا زندہ نہ بچا —
تمام معجزات جو جناب باری نے حضرت موسیٰ ع کو عنایت فرمائے تہے از انجملہ
ایک قضیہ قارون کا بہی ہی جو حضرت موسیٰ ع سے ہوا تہا — نقل ہی کتاب
کامل ابن اثیر سے کہا ہی اوسنے — کہ قارون حضرت موسیٰ ع کا چچا زادہ تہا
اور جناب باری نے قارون مذکور کو اتنی کثرت سے مال عطا فرمایا تہا کہ وہ
ضرب المثل ہوگیا تہا زمانہ مین — کہتے ہین کہ کنجین اوسکے خزانون کی چالیس
خچرون پر لدا کرتی تہین اور ایک گہر اوسنے بہت بڑا بنایا تہا جسپر سونے کے
طلا کی تہی اور کواڑ اوسکے بالکل سونے کے تہے — اور یہہ کہتے ہین کہ مال
اوسکے پاس اتنا بیشمار تہا کہ تعداد سے باہر ہی — اسیلئے قارون حضرت موسیٰ
ع پر غرور کیا کرتا تہا اور بنی اسرائیل سے متفق ہوکر گالیان دیتا اور اطاعت
حضرت موسیٰ ع کی ہرگز نہ مانتا — اسی اثنا مین ایسا اتفاق ہوا کہ بنی اسرائیل
نے ایک فحبہ عورت بلوا کر اوس سے یہہ کہا کہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر
اگر بہتان زنا کا کرے تو ہم تجکو بہت مزدوری دین گے — یعنے تو یہہ کہنا
کہ حضرت موسیٰ ع نے مجہسے بدکاری کی ہی تجکو مزدوری ملے گی اور قارون بہی
اوس عورت سے اِس بہتان لگانے مین شریک تہا یہہ بات ٹہرا کر حضرت
موسیٰ ع کے پاس آکر قارون نے کہا کہ تمام بنی اسرائیل جمع ہو رہے ہین اور
آپکی صورت دیکہنے کے مشتاق ہین — چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی
اسرائیل کے پاس گئے اور آپنے فرمایا کہ جو شخص چوری کرے اوسکے ہاتہہ
کاٹے جائین اور جو کوئی بہتان لگاسے تو اوسکے کوڑے لگائین جائین
اور جو کوئی زنا کرے وہ سنگسار کیا جائے — یہہ سنکر قارون بولا کہ اگر

ذکر بہی حضرت موسیٰ عم کا

کہ اگر آپ ہی مرتکب ایسی حرکت کے ہون تب کیا ہو حضرت موسیٰ عم نے فرمایا
کہ اگرچہ مین ہی کیون نہ ہون مجہپر ہی یہی حکم ہی — جب حضرت موسیٰ عم یہہ
کہہ چکے تو قارون نے کہا کہ بنی اسرائیل کہتے ہین کہ جناب نے فلانی عورت
سے زنا کیا ہی — حضرت موسیٰ عم نے فرمایا کہ اوس عورت کو میرے پاس
بلاؤ اگر وہ اقرار کریگی تو صحیح ہی جبکہ وہ عورت بموجب طلب حضرت موسیٰ
علیہ السلام کے آئی تب حضرت موسیٰ عم نے فرمایا کہ اے عورت مین تجکو قسم
دیتا ہون اوس شخص کی جسنے نازل کی مجہپر توراۃ سچ کہنا مینے تیرے ساتہہ
زنا کیا ہی جو کہ یہہ لوگ کہہ رہے ہین — وہ عورت بولی کہ جناب یہہ سب
جہوٹے ہین انہون نے مجکو مزدوری دینی کی ہتی اور یہہ کہا تہا کہ تو حضرت
موسیٰ عم پر بہتان لگا دینا اس کام کی اجرت تجکو دینگے جب وے لوگ
جہوٹے ٹہر چکے تو جناب باری نے حضرت موسیٰ عم پر بایں مضمون وحی نازل
فرمائی کہ اے موسیٰ عم حکم کر زمین کو جو تو چاہی وہ تیرا حکم ماننے لگے —
چنانچہ حضرت موسیٰ عم نے فرمایا کہ اے زمین پکڑلے اور دہنسا لے انکو
— تب قارون کہنے لگا کہ اے موسیٰ عم مجہپر رحم کر — اور حضرت موسیٰ
عم فرماتے جاتے تہے کہ اے زمین لے اونکو چنانچہ نگل گئی زمین قارون کو
معہ اوسکی ور غلانے ہوئے آدمیون کے اور قارون کا گہر بہی معہ اون لوگون
کے زمین مین دہنس گئے — اور جبکہ فرعون معہ اپنے تمام لشکر کے غرق ہوکر
ہلاک ہو چکا تو حضرت موسیٰ عم معہ بنی اسرائیل کے شہر الجبارین کو جسکو
اریحا بہی کہتے ہین نہضت فرمائی اوسکے جب قریب پہنچے تو بنی اسرائیل
نے حضرت موسیٰ عم سے عرض کی کہ اے موسیٰ ہم تو اس شہر مین کبہی نہ جائین
گے کیونکہ اسمین متکبر لوگ بستے ہین آپ معہ اپنے خداوند کے اس شہر مین

ذکر ہی حضرت موسیٰ ع کا

۵۲ جائے اور لڑئے ہمتو یہین بیٹھے ہین — یہہ بات سنکر حضرت موسیٰ ع بہت خفا
ہوئے اور آپ نے بد دعا کی اوس قوم کے واسطے اور کہا کہ اے پروردگار
مین نہین ہون مختار بجز اپنی جان یا اپنے بہائی کے جدا کر ہمکو قوم فاسقین سے خدا
باری سے ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ یہہ لوگ اس تقصیر کی عوض چالیس برس
صحرا نوردی کرین گے زمین پر چنانچہ یہی ہوا کہ جنگل مین چالیس برس تک وہ لوگ
صحرا نوردی کرتے رہی اور اونکے کہانے کے واسطے اللہ تعالے نے اون پر من
اور سلوی نازل فرمایا — بعد ازان جناب باری سے یون ارشاد ہوا کہ اے
موسیٰ ہارون کو مین ہلاک کیا چاہتا ہون اسکو فلانے پہاڑ کیطرف جو بایں صفت
موصوف ہی ہمراہ اپنے لیکر آ — بموجب ارشاد خدا کے دونوا دس پہاڑ کیطرف
گئے — ناگاہ ایک تخت بچہا ہوا ملا حضرت موسیٰ ع اور حضرت ہارون ودنوں
سو رہی — چنانچہ بعد انفراغ نوم حضرت موسیٰ جب جاگے تو دیکہا کہ حضرت
ہارون موت کے پنجے مین گرفتار ہوئے اور آسمان کو تشریف لیگئے یہہ حال
ملاحظہ فرما کے حضرت موسیٰ ع طرف بنی اسرائیل کی تشریف لائے — یہہ لوگ
کہنے لگے کہ اے موسیٰ تونے ہارون کو پہاڑ مین لیجا کر مار ڈالا ہی بسبب اسکے کہ ہم
اوسے بہت محبت کرتے تہے — موسیٰ ع نے فرمایا کہ افسوس ہی تمپر کیا ہو سکتا کہ
کہ مین اپنے بہائی کو اپنے ہاتہہ سے قتل کرون — لیکن وہ لوگ باز نہ آئے
تب حضرت موسیٰ ع نے بہت ہی تنگ ہو کر جناب باری سے عرض کی اسلئے خدا تعالے
نے حضرت ہارون کو ایک تخت پر بٹہلا کے آسمان سے اوتارا اور حضرت ہارون
نے بنی اسرائیل کو کہا کہ اے لوگو مین آپ مر گیا ہون حضرت موسیٰ ع نے مجکو
قتل نہین کیا ہی — بعد ازان حضرت موسیٰ ع کا انتقال ہوا اب صورت وفات
حضرت موسیٰ ع مین اختلاف پڑا ہی بعضے تو یہہ بیان کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ کا

ذکر ہی حضرت موسیٰ عم کا

موسی عم اور یوشع نبی دونو چلے جاتے تہے کہ یکایک ایک بدلی سیاہ آسمان سے ۳
نمودار ہوئی حضرت یوشع عم کو خوف اسقدر ہوا کہ وہ حضرت موسی عم سے لپٹ
گئے اور حضرت موسی عم اپنے لباس مین سے سٹک گئے اور یوشع عم کپڑون سے
لپٹے ہوئے رہگئے اور حضرت موسیٰ عم نہ پائے — تب یوشع جناب موسیٰ عم
کے کپڑے ہاتہہ مین لیکر بنی اسرائیل کے پاس آئے — بنی اسرائیل یہہ
سُنکر گہبرائے اور حضرت یوشع سے کہنے لگے کہ تو حضرت موسیٰ عم کو قتل کرکے
کپڑے ہاتہہ مین لئے آیا ہی چنانچہ یوشع عم پر پیادے مقرر کئے تب حضرت یوشع
عم نے جناب باری سے دعا کی کہ اے بارخدا میرا بری ہونا اسمین قوم پر ظاہر ہو
جاوے چنانچہ ہر ایک سپاہی کو جو متعین حضرت یوشع عم پر تہے یہہ خواب مین
معلوم ہوا کہ یوشع عم نے حضرت موسیٰ عم کو قتل نہین کیا ہی بلکہ ہمنے ہی اوسے
آسمان پر اپنے پاس اٹہالیا اور بلالیا ہی جب بنی اسرائیل نے یہہ سنا
تب حضرت یوشع کو مخلصی دی — اور بعضے صورت انتقال حضرت جناب موسی
عم کو باین پیرایہ معرض بنیان مین لائے ہین — کہ حضرت یوشع عم درحالت
زندگی حضرت موسیٰ عم کے نبی ہوگئے تہے اور وحی نازل ہونی حضرت یوشع پر
شروع ہوگئی تہی اس امر کے استفسار مین حضرت موسیٰ عم رہے چنانچہ اونسے
حضرت موسےٰ عم کو یہہ راز نہ کہا یہہ امر اون پر گران گذرا اسلئے حضرت موسیٰ عم
جناب باری سے خودخواہان اپنی موت کے ہوئے اور وفات پائی — اور
بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ اور سبب تہا بہر تقدیر حضرت موسیٰ عم نے ساتوین تاریخ
مہینے آذار کی صحرا ہی مین بعد گذرنے چہہ سو چہتیس (۶۳۶) برسکے طوفان نوح عم سے
درمیان ایام دولت منوچہر بادشاہ کے وفات پائی اور اونکے بہائی ہارون
نے انتقال کئے ہوئے گیارہ مہینے گذرے تہے کہ حضرت موسیٰ عم نے انتقال

ذکر ہی حضرت موسیٰ ع کا

گیا — اور حضرت ہارون حضرت موسی ع سے تین برس بڑے تھے — او ۵۴
حضرت موسیٰ ع بعد گذرنے چارسو پچیس برسکے پیدایش حضرت ابراہیم ص
متولد ہوئے تھے — اور درمیان وفات حضرت ابراہیم خلیل ع — او
پیدایش موسیٰ ع کے ڈہائی سو برس کا فاصلہ ہی — اور موسیٰ علیہ السلام
گذرنے اکہرار پانسو چہہ برسکے طوفان نوح ع سے پیدا ہوئے تھے اور جبکہ بنی
اسرائیل کو ہمراہ اپنے لیکر نکلے تھے تب حضرت موسی ع کی عمر اسی برسکی تہی
اور جنگل مین ہی حضرت موسی ع نے چالیس برس تک قیام کیا اس حساب سے
تمام عمر حضرت موسیٰ ع کی ایکسو بیس برسکی ہوئی — واضح ہو کہ بنی اسرائیل قبل
اسکے کہ حضرت موسیٰ ع انکو اپنے ہمراہ لیکر ملک مصر سے نکلے مصر کے فرعونون
کے تحت حکم بطور رعیت کے تہے اور وہ شریعت جو مقرر کی تہی حضرت یعقوب
اور یوسف ع نے اوسپر عمل کیا کرتے تہے — اور اول ہی اول جبکہ بنی اسرائیل
مصر مین آئے تو حضرت یوسف ع کی عمر انتالیس برسکی تہی بعد ازان مصر مین
تابقیہ زیست حضرت یوسف ع کے کہ وہ اکہتر برس ہین سکونت پذیر رہے
وہ اکہتر برس اس حساب سے ہین کہ یوسف ع کے ایکسو دس برسکے تہے
جب اوسمین سے انتالیس کم کردین تو باقی رہی اکہتر برس اور بعد وفات
حضرت یوسف علیہ السلام کے تا تولد حضرت موسیٰ مصر ہی مین رہی اور وفات
یوسف ع سے تولد حضرت موسی ع تک چونسٹہہ برس ہوئے — اور آٹہہ
برس حضرت موسی ع کے سامنے ہی مصر ہی مین رہی پس باین حساب مدت
اقامت بنی اسرائیل کی مصر مین تا اخراج حضرت موسی ع دوسو پندرہ برس ہوتے ہے

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل اور اونکے بادشاہونکا

ذکر ہی حکام نبی اسرائیل اور اونکے بادشاہونکا

بعد وفات جناب موسی ع کے نبی اسرائیل پر کوئی بادشاہ نہ تہا ہان حاکم اون ۵
لوگون کے قایم مقام بادشاہ کے ہوتے تہے چنانچہ اسیطرح مدت گذر گئی یہانتک
کہ طالوت اول ہی اول بادشاہ اونپر ایک شخص ہوا جسکا حال ہم آگے ذکر
کرین گے انشاء اللہ تعالے یہہ فصل یعنے حکام نبی اسرائیل کی اسمین غلطی
اکثر ہوئی ہی بسبب بعد عہد اور گذرنے زمانہ بعید کے اور بسبب ہونے استحال کے
زبان عبرانی مین کیونکہ اون الفاظ کا صحیح بولنا مشکل تہا — اور کوی تواریخ
معتمد بہ فن تواریخ سے ایسی میرے پاس نہ تہی جسکی صحت پر اعتماد کرتا — کیونکہ
جو نسخہ مجکو ملا وہ دوسرے کا مخالف ہی دیکہا — اور خلاف یا تو اسماء حکام مین
پایا یا شمار اور تعداد ازمنہ اونکے مین — اور یا اونکی حکومت کے مدتون کی تعداد
مین — اور یہہ دیون کے جو چوبیس کتابین معتمد بہ ہین اور مدت سے اونکی پاس
چلی آتی ہین وے زبان عبرانی مین ہین اور عربی مین آجتک اونکا ترجمہ ہوا نہین
— اونمین سے ایک کتاب قضاۃ بنی اسرائیل اور ایک کتاب ملوک اسرائیل کے
مینے موجود کرکے ایک شخص زبان عبرانی اور عربی دان کو پیدا کیا اور اوس سے
مینے کہا کہ تو ان کتابون کو پڑہ — واسطے صحت کے تین نسخے مینے اوسکے پاس
موجود کردئے چنانچہ وہ پڑہا کرتا تہا اور مین جو صحیح جانتا تہا لکہتا تہا اور نامونکو
بحسب طاقت بشری حروف اور حرکات سے مینے اچہی طرح پر ضبط کیا ہی اللہ ہی
توفیق دینیے والا

ذکر ہی حضرت یوشع ع کا

ص مصنف کے وقت مین جو سنہ ۳۳۲ ۷ مین تہا کوئی کتاب نبی اسرائیل کا ترجمہ زبان عربی مین نہین ہوا تہا
بلکہ ہمارے زمانہ مین کہ سنہ ۱۲۶۲ ہجری ہے تمام توریت اور کتب نبی اسرائیل کے ترجمہ ہر ایک زبان مروج مین موجود ہین ۱۲ مترجم

ذکر ہی حضرت یوشع ع کا

۵۶ بعد وفات جناب موسی ع کے حضرت یوشع ع بن نون — ابن الیشامانع —
ابن عمیہود — بن لعدان — ابن تاحح — ابن راشف ابن رافح — ابن
بریعا — ابن افرائیم — بن یوسف — بن یعقوب — اموربنی اسرائیل
کے مدبر ہوئی تہے — اور تین روز بنی اسرائیل کے ساتہہ صحرا مین ٹہر کر حضرت
یوشع ع نے معہ بنی اسرائیل کے طرف رود الشریعہ کی + جو غور کی ایک ندی
ہی + جسکو اردن بہی کہتے ہین + دسوین تاریخ نیسان کو درمیان اوس سال
کے جسمین حضرت موسی ع نے انتقال جاودانی فرمایا تہا کوچ کیا حضرت یوشع ع
جب ندی پر پہنچے تو کوئی راہ عبور کی انکو بجز پانی کے نہ ملی اسلئے حضرت
یوشع ع نے اون لوگون کو جو صندوق توریت کا اٹہائے ہوئے تہے + یعنی
جسمین تختی تہی خدا کے پاس کی اوتری ہوئی + کہا کہ رود الشریعہ سے تم پار اترو
جب وہ لوگ صندوق توریت کا لیکر دریا مین گہس گئے تب دریا نے اونکو راہ
دی چنانچہ سب بنی اسرائیل پار ہو گئے بعد ازان اوسی حالت اصلی پر وہ ندی
ملکر پیوستہ ہو گئی — اور حضرت یوشع ع نے معہ بنی اسرائیل کے اوس دریا سے
پار ہو کر شہر ریحا کا محاصرہ کیا — لیکن چونکہ وہ شہر چہار طرف سے بند تہا
اسلئے ہر روز اوسکے گرد ایکدفعہ گہومتے پہرا کرتے ساتوین دن حضرت یوشع ع
نے بنی اسرائیل کو یہہ حکم دیا کہ اجکے روز سات دفعہ اسکے گرد گہوم کر غل
مچاؤ اور نرسنگی اپنی بجاؤ — چنانچہ اونہون نے موجب حکم کے ایسا ہی کچہہ
کیا — تب یکایک سب چاردیواری گر کر ایسی مسمار ہوئی کہ خندق کی برابر
ہو گئی اور سب بنی اسرائیل بطور یلغار تلوارین ہاتہہ مین لیئے ریحا مین گہس گئے اور
وہانکی باشندونکو قتل کر ڈالا جبکہ ریحا سے فراغت پا چکے اور فتح کر چکے تو پہر
نابلس کو گئے + یہہ وہ شہر ہی جسمین حضرت یوسف ع کی بیع ہوئی تہی + بعد ازان

ذکر ہی حضرت یوشع ع کا

بعد ازان حضرت یوشع ع نے حضرت یوسف ع کی ہڈیان جنکو حضرت موسیٰ ع ۵۷
اُکھاڑ لائے تھے اور چالیس برس تک اونکو ہمراہ اپنے صحرا نوردی مین لئے
پھرے تھے اور وے حضرت یوشع ع کو سپرد کر گئے تھے اوس شہر مین دفن
کین یعنے جبکہ یوشع ع ریح سے فراغت پا چکے تب نابلس مین جاکر دفن کین —
اور حضرت یوشع ع ہی ملک شام کے بادشاہ ہوکر اور وہانکے عاملون کو متفرق
کرکے اٹھائیس ۲۸ برس تک تدبیر و بندوبست بنی اسرائیل کا کرتے رہے — پھر
یوشع ع نے وفات پائی اور کفر حارث مین مدفون ہوئے عمر اونکی ایکسو
دس برس کی ہوئی — تاریخ ابن سعید مغربی مین مینے یہہ لکھا دیکھا ہی کہ حضرت
یوشع ع معرہ مین مدفون ہوئے ہین مگر یہہ معلوم نہین کہ اوسنے نقل ہی کردیا ہی
یا اوسے ثابت ہی کیا ہی یا نہین — جیسا کہ وہ مشہور ہی — اس عاجز کے
نزدیک وفات حضرت یوشع ع کی اٹھائیس برس بعد وفات حضرت موسیٰ
ع کے وقوع مین آئی تھی — اور بعد وفات حضرت یوشع ع کے فنیحاس
ابن العزر بن ہارون ابن عمران — اور کالاب بن یوفنّا تھا یہہ دونو قایم
مقام اونکے ہوئے اور انصرام کار اور مدبر امور بنی اسرائیل کے وہ دونو
رہی مگر فنحاس کاہن تھا — اور کالاب حاکم تھا لیکن انکی حکومت اور سطوت
بنی اسرائیل مین کچھہ تیز اور دیر تک نرہی چنانچہ ستّرہ ۱۷ برس تک تو بنی اسرائیل
اونکے تابعدار رہی — بعد ازان بغی اور سرکش ہوکر خدا تعالے کے گناہ گار
ہوگئے اسلئے خدا تعالے نے اونپر کوشان کو مسلط کیا جو کہ کسی ایک جزیرہ
کا بادشاہ تھا اس جزیرے کے تعین مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ وہ
جزیرہ قبرس تھا اور بعضے کا یہہ قول ہی کہ نہین بلکہ وہ جزیرہ ارمن تھا بھر
تقدیر اتنا معلوم ہی کہ یہہ کوشان عیص ابن اسحاق کی اولاد سے تھا چنانچہ

ذکر ہی حضرت یوشع ۴ کا

۵۸ وہ بنی اسرائیل پر غالب آگیا اور حالت غلامی مین آٹھہ برس تک بنی اسرائیل اسکے
پھنسے رہی بعد ازان فریاد و واویلا بنی اسرائیل نے جناب باری سے کرنی شروع
کی اور کالاب کے ایک بہائی حقیقی تہا جسکو عتنائل بن قنار کہتے ہین اوسنے
اس اپنے بہائی کو بنی اسرائیل پر قایم کیا ــ بندہ کے نزدیک یہہ ہی کہ بعد
گذرنے بانوے ۹۲ برس کے وفات موسیٰ علیہ السلام سے یہہ مخلصی بنی اسرائیل کو
نصیب ہوئی تہی کیونکہ کوشان نے کل آٹھہ ہی برس اونپر حکومت کی ہی ــ بعد
استیلا اور غلبہ کوشان کے عتنائل بن قنار اولاد یہودا سے جو قایم ہوا تہا
اوسنے سب مصیبت بنی اسرائیل کی دور کی ــ کیسلئے کہ وہ بہت نیک بخت اور
صالح تہا چنانچہ چالیس برس تک اصلاح حال بنی اسرائیل مین یہہ شخص مصروف
رہا ــ بندہ کے نزدیک اسنے درمیان سنہ ۹۲ موسوی کے وفات پائی ــ
بعد وفات عتنائل کے پہر بنی اسرائیل گنہگار ہوگئے اور اپنی بدی سے باز نہ آئے
بتون کی پرستش کرنے لگے خداے حقیقی سے پہر گئے ــ اسلئے خدا تعالیٰ نے
عغلون بادشاہ ماب کو جو اولاد لوط سے تہا اونپر مسلط کیا اوسنے بہی بنی اسرائیل
کو حالت غلامی مین رکہا پہر بنی اسرائیل نے جناب باری سے فریاد و زاری
کی اور دعا کی کہ اے جناب باری عغلون کی قید سے ہمکو چہڑا چنانچہ بعد اٹھارہ
برس کے درمیان سنہ ۱۱۱ موسوی کے عغلون کی قید سے بہی رہائی پائی ــ اور اہود
جو اولاد بنیامین سے تہا اوسکو خدا تعالیٰ نے واسطے دفع کرنے اذیت عغلون
کے جو بنی اسرائیل کو دیتا تہا قایم کیا ــ اور عغلون کے اذیت اور تنگی اور
تکلیف جو بنی اسرائیل کو پہنچی تہی وہ سب اوسنے دور کی چنانچہ اہود آٹھہ برس
تک اونکی تدبیر کرتا رہا اور سنہ ۱۹۰ موسوی مین اوسنے وفات پائی ــ بعد
وفات اہود کے شمگار بن عنوث ایک برس تک تدبیر کرتا رہا اسنے کل ایک

ذکر ہی حضرت یوشع ع کا

ایک سال ہی حکومت کیے اور درمیان سنہ ۱۹۱ سوسوی کے وفات پائی — اوسکے بعد
پہر بنی اسرائیل سرکش اور مغرور ہوگئے اسلئے خدا تعالے نے اونکو کسی ایک
بادشاہ شام کے قبضہ مین سپرد کر دیا جسکا نام یابین تہا اوسنے دس برس
تک حالت غلامی مین بنی اسرائیل کو رکہا اور آخر سنہ ۲۱۱ سوسوی مین یابین
سے ہی مخلصی پائی — پہر ایک مرد قبیلہ نفتالی سے مسمی بارق ابن ابی نعم
— اور ایک عورت جسکا نام دبورا ہی یہہ دونو قایم ہوے اور ظلم کرنا
شروع کیا یہہ دونو بنی اسرائیل پر چالیس برس ریاست کرتے رہے
چنانچہ دوسو اکیاون ۲۵۱ موسوی مین انکی سلطنت ہی جاتی رہی — پہر بنی اسرائیل
سات برس تک گناہ کرتے رہی اور اونکا کوی مدبر امور نہ تہا اسواسطے اونکے
دشمن اسی عرصہ مین یعنے اہل مدین کے رہنے والے اونپر غالب آگئے اور
سنہ ۲۵۸ موسوی مین یہہ فتور ہی جاتا رہا — مگر بنی اسرائیل نے پہر
جناب باری مین الغیاث و فریاد کی اسلئے خدا تعالے نے کذعون بن یواش
اون پر قایم کیا اوسنے اونکے سب دشمنون کو قتل کرکے اور اونکے دین کو
مستحکم کیا اوسنے کل چالیس برس حکومت کی اور درمیان سنہ ۲۹۸
موسوی کے وفات پائی بعد ازان ابیمالخ نے تین برس حکومت کی اور
سنہ ۳۰۱ موسوی مین انتقال کیا پہر بعد ابیمالخ مذکور کے ایک شخص جو اولاد
یسّوخر سے تہا جسکو بوا ایر الجرشی ہی کہتے ہین وہ قایم ہوا اور بایس برس
تک وہ حکومت کرتا رہا اوسنے بعد تین سو تیئس برس گذرنے موسی ع کے
وفات سے انتقال کیا بعد ازان پہر بنی اسرائیل نے خطایں اور گناہ
کرنے شروع کئے اسلئے بنی عمون کو خدائی اونپر مسلط کیا یہہ اولاد لوط سے
تہے اسوقت مین بنی عمون کا ملک اسو نیطو تہا یہہ لوگ بنی اسرائیل پر اٹہارہ

ذکر حضرت یوشع ع کا

٦٠ برس تک غالب رہی بعد اٹھارہ برس کے انکے پنجہ سے بہی خلاصی پائی اُنکی حکومت
آخر سنہ ۱۸ ۳ مین پوری ہو چکی تہی جبکہ اونکے پنجہ سے نجات پا چکے تب پہر بنی
اسرائیل نے جناب باری کی درگاہ مین فریاد والغیاث کی اوسوقت اللہ تعالے
نے درمیان اونکے ایک شخص مسمی یفتح الجرشی جوکہ اولاد منشا سے تہا کہڑا کیا
اسنے سب اذیتین بنی عمون کی بنی اسرائیل سے دور کین اور بہت لوگ بنی عمون
کے مار ڈالے اور چہہ برس تک بنی اسرائیل پر حکومت کرتا رہا اوسنے سنہ ۴۳۷
موسوی کے آخر مین وفات پائی — پہر ایک شخص اولاد یہودا سے اونکے درمیان
حاکم ہوا جسکا نام ابصن تہا اوسنے سات برس تک حکومت کی اور بعد سنہ ۴۴۵
موسوی کے وفات پائی — بعد ابصن کے آلون حاکم ہوا یہہ شخص اولاد
زبولون سے تہا اوسنے دس برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۴۳۶ موسوی کے
وفات پائی — بعد آلون کے ایک شخص عبدون بن ہلال جو اولاد افرایم
بن یوسف سے تہا آٹہہ برس تک حکومت کرتا رہا اور سنہ ۴۷۲ موسوی مین
اسنے بہی وفات پائی — پہر بہی بنی اسرائیل اپنی خطا سے باز نہ آئے اور راہ
ضلالت مین دیرات دہنسے چلے گئے اسلئے خدا تعالے نے اہل فلسطین کو اون پر
مسلط کیا چنانچہ اہل فلسطین چالیس برس تک اونپر مسلط رہے اور سنہ ۵۱۲ موسوی
مین انکا غلبہ بہی جاتا رہا — پہر بنی اسرائیل نے جناب باری سے فریاد کی اسلئے اللہ
تعالے نے اونمین ایک شخص جسکا نام شمسون بن مانوح تہا — اولاد دان سے
وہ قایم کیا — یہہ شخص بہت قوی ہیکل اور مضبوط آدمی تہا چنانچہ بنام شمسون
الجبار کے مشہور رہی اسنے تمام اہل فلسطین سے جو بنی اسرائیل پر غالب آگئے تہے
مدافعت کی اور بیس برس تک اونکی تدبیر امور مین سرگرم رہا بعد اس
عرصہ کے پہر شمسون پر اہل فلسطین غالب ہوگئے اور اوسکو قید کرکے ہمراہ اپنے

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل کا

اپنے مکانون مین جو کہ ستونون پر ٹھہرے ہوئے تہے لیگئے اسنے وہان جا کر ستون گہر کا ۹۱
پکڑ کر ہلایا وہ گہر گر پڑا آپ بہی مرگیا اور جو اہل فلسطین جو اوسمین موجود تہے وے
بہی دب کے جان بحق ہوئے یہہ انتقال شمشون کا سنہ ۲۳۲ہم موسوی مین ہوا تہا
پہر وہی بے سری اور فتور رعایا بنی اسرائیل مین دس برس کے عرصہ تک قایم
رہا چنانچہ سنہ ۲۴۲ہم موسوی تک وہ فتور بہی تمام ہو چکا — بعد ازان درمیان
اونکے ایک شخص اولاد ایتامور بن ہارون — بن عمران سے قایم ہوا جسکا
نام عالی ہی یہہ کاہن تہا + اصل کاہن کے اونکی زبان مین کوہن ہی اور معنی اوسکے
امام کے ہین + یہہ شخص بہت صالح اور نیک آدمی تہا چالیس برس تک یہہ
بہی تدبیر کرتا رہا اور جبکہ وہ حاکم ہوا تو عمر اوسکی اٹھاون برسکی تہی اور تمام
عمر اوسکی اٹھانوین (۹۸) برسکی ہوئی اسکی اول سال جلوس مین شمویل نبی ایک
گانو مین جسکو شیلو کہتے ہین باب القدس پر واقع ہی اوسمین پیدا ہوئے اور تیسوین
سال جلوس عالی کے حضرت داؤد نبی پیدا ہوئے تہے اس عالی مذکور کے
وفات درمیان سنہ ۲۸۲ہم موسوی کے ہوئی تہی اس عالی کے بعد حضرت
شمویل نبی بنی اسرائیل کے انتظام مین سرگرم رہی اور یہہ چالیس برسکی عمر مین
نبی ہوئے تہے اور اسی زمانہ مین عالی مذکور فوت ہوا تہا — چنانچہ گیارہ
برس تک حضرت شمویل نبی بنی اسرائیل کی تدبیر کرتے رہی اور اس گیارہوین
برس مین حکام اور قضاۃ بنی اسرائیل کے پورے ہو چکے — جن حاکمون کا
اوپر ذکر ہوا یہہ لوگ قاضی اور حاکم تہے الّا قایم مقام بادشاہون کے شمار
کئے جاتے ہین مگر بعد گذرنے اون گیارہ برسکے جسمین شمویل نبی نے بندوبست
بنی اسرائیل کا کیا تہا بادشاہ ہونے بنی اسرائیل مین شروع ہوئے چنانچہ انکا
ذکر کرونگا انشاء اللہ تعالے یہہ زمانہ قضاۃ کا بہی سنہ ۲۹۳ہم موسوی مین

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل کا

حکم ہوگئین — حضرت داؤد ع نے ایک نامہ پاس بادشاہ حلب کے اُن ایام ۶۴
کہ والی حلب کو بادشاہ حماۃ مسمی توعو سے عداوت تھی بھیجا تھا اوسکے جواب
مین توعو مذکور نے اپنا وزیر معہ تحایف نفیسہ اور نامہ متضمن سلام ودعا اور اخلاص
انبساط کی پاس حضرت داؤد ع کے روانہ کیا اور یہہ لکھا کہ حلب کے بادشاہ
مار ڈالو — اور جبکہ عمر حضرت داؤد ع کی اٹھاون ۵۸ برسکی ہوئی یعنے اٹھائیس
برس حضرت داؤد ع کے جلوس کا جب ہوا تو اُوریا اور اوسکی جورو سے جو
کہ مشہور ہی وہ واقع ہوا — اور جبکہ ساٹھہ برسکی عمر حضرت داؤد ع کی ہوئی
تو اوسکا بیٹا ابیشلم بن داؤد اوسپر چڑھ آیا تھا اوسکو بنی اسرائیل کے
جلادینے مار ڈالا اور کل ایام سلطنت حضرت داؤد علیہ السلام کے چالیس برس
ہین — اور ستر برسکے ہوکر درمیان سنہ ۵۳۵ موسوی کے آپنے انتقال
لیکن بروقت وفات کے اپنے بیٹے سلیمان کے حق مین یہہ وصیت کر گئے تھے
میرے پیچھے میرا بیٹا سلیمان بادشاہ ہوگا اور حضرت سلیمان ع کو فرمایا
کہ بیت المقدس کی تعمیر کرنا چنانچہ واسطے اس کار خیر کے بہت خزانہ کئی کڑوڑ
ہونے زر کے جو کئی اونٹون پر بار ہوتے تھے چھوڑ گئے تھے — جب حضرت داؤد
ع نے وفات پائی تو سلیمان ابن داؤد ع بارہ برسکی عمر مین تخت نشین ہوے
اوسکو خداتعالے نے حکم اور ملک اتنا کچھہ دیا تھا کہ کسیکو سوا اسکی نصیب نہ
جیسی کہ خبر دی ہی اوسکے خداتعالے نے ایک آیت مین درمیان قرآن شریف
— پھر درمیان چوتھے سال جلوس کے ایار کے مہینے یعنے سنہ ۵۳۹
مین تعمیر بیت المقدس کی موافق وصیت اپنے باپ کے حضرت سلیمان ع
کرنی شروع کی — اور سات برس تک چنائی ہوا کی — گیارھوین
جلوس کے یعنے درمیان آخر سنہ ۵۴۶ موسوی کے اوسکی تعمیر سے فراغت

فراغت پا چکے تھے — یہہ گھر جو حضرت سلیمان نے بنایا تھا — اوسکا ارتفاع تیس گز — طول ساٹھہ گز — عرض بیس گز تھا اور باہر اوسکے فصیل سو گز مربع تیار کی تھی — پھر حضرت سلیمان ع نے بیت المقدس مین دارالسلطنت بنائی اوسکی عمارت بہت مضبوط اور اس دارالسلطنت کے بنانے مین بہت کوشش فرمائی چنانچہ تیرہ برس مین وہ بھی درمیان چوبیسوین سال جلوس کے تیار ہو چکی — اور پچیسوین سال جلوس مین بلقیس بادشاہزادے یمن کے معہ اپنے ہمراہیونکے حضرت سلیمان ع کے پاس حاضر ہوئے اور سب بادشاہان زمین نے اچھی طرح اطاعت حضرت سلیمان کی کی اور تحفہ و تحایف جمیع جانب سے آنے لگے اسطرح کے چین و آرام سے حضرت سلیمان ع کی عمر گذری اور باون برسکے ہوکر درمیان سنہ ۵۵۵ موسوی کے گویا چالیس برس بادشاہت کرکے وفات پائی بعد انتقال حضرت سلیمان ع کے اونکا بیٹا رحبعم بادشاہ ہوا — یہہ رحبعم مذکور نہایت بدشکل کریہہ المنظر تھا — جبکہ رحبعم مسند آرائے خلافت حضرت سلیمان ع کے ہوئے اس روز تمام امرا رکبار قوم بنی اسرائیل کے آکر حاضر ہوئے اور انہون نے عرض کی کہ آپکے والد ماجد یعنے حضرت سلیمان ع ہمارے پر بہت سختی روا رکھتے تھے اور اکثر امور دشوار ہمپر متعین کر رکھے تھے اگر آپ ہمکو اوس سختی سے رفاہیت بخشین تو ہم تمہاری اطاعت مانتے ہین — رحبعم نے کہا کہ تین روز کے بعد اسبات کا جواب تمکو ملیگا یہہ کہکر اپنے باپکے وزیرونکو بلاکر اس امر مین مشورت لی کہ انکو کیا جواب دینا چاہئے سب ارکان دولت نے جوکہ اوسکے باپ کے وقت کے تھے یہہ مصلحت دی کہ انکی تالیف قلوب کرنا بہتر ہے جس امر مین یہہ شکوہ کرین بیشک وہ امر دور کرنا چاہئے — پھر رحبعم نے نئے لوگونکو جنکو اس امر کی کچھہ معرفت حاصل نہ تھی

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل کا

بلا کر مشورت لی اونہون نے کہا کہ سنئے قبلہ عالم اگر سختی اور تشدد نہ کیجئے گا اور انہین ٦٦
کا کہنا مانئے گا تو اونکو طمع اور حرص زیادہ پیدا ہوگی مناسب یہی ہی کہ سختی ہی کیجائے
— جبکہ وعدہ معہودہ پر وہ لوگ حاضر ہوئے تو رحبعم نے اونسے کہا کہ مین اپنے
باپ سلیمان سے زیادہ تمپر سختی کرونگا کیونکہ تم لوگ میرے باپ سے ڈرتے تہے
اسلئے تکو مین اور رنج زیادہ دونگا تاکہ تم مجھسے بہی ڈرو — یہہ بات سنکر سب گہبرائے
اور اوسکے منقاد نہ ہوئے چنانچہ رحبعم کے زیر حکومت فقط دو فرقے ایک اولاد
یہودا کی — دوسرا فرقہ اولاد بنیامین سے رہگیا باقی اوس فرقون کا بادشاہ ایک
شخص مسمی یربعام جو کہ فاسق و فاجر و کافر اور غلام حضرت سلیمان کا تہا ہوگیا —
اسوقت سے سلطنت بنی اسرائیل کی دو قسم مین منقسم ہوگئی اور حضرت داؤد عم
کی نسل کا جو بیٹا تہا یعنے رحبعم وہ بادشاہ وہی فرقہ کا یعنے یہودا — اور بنیامین کے
فرقہ کا رہ گیا — اور باقی دس فرقے بنی اسرائیل کے جو رہی اونکی بہت بادشاہ
ہوئے جو بنام ملوک الاسباط کے مشہور ہین یہہ حال دوسو اکسٹہ ٢٦١ برس تک رہا
— حضرت سلیمان کا بیٹا بنی اسرائیل مین ایسا تہا جیسے خلفاء اہل اسلام کے گذرے
ہین کیونکہ وے اہل ولایت بہی تہے — اور ملوک اسباط کی مثال ایسی ہی جیسے
لوگ اطراف اور نواح کے تہے خلفا کے وقت مین — یہہ بادشاہ جو مشہور
نام ملوک الاسباط ہین انہون نے اطراف فلسطین وغیرہ کوبہی کوچ کیا مگر ابن داؤد
بیت المقدس سے نہ ٹلا اور کسیطرف نہ گیا — اب ہم اولا اولاد داؤد عم کا
ذکر وہان تک کرین گے جبتک کہ پہر یہہ سلطنت مجتمع ہوکر ملوک اسباط پر تمام ہوئی
— بعد ازان ہر ایک بادشاہ کا حال جو ملوک اسباط مین سے تہا فرادا فرادا
ایک پیچہے دوسرے کے بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالے — اسلئے ہم کہتے ہین
کہ رحبعم اپنی جلوس کے پانچ برس تک دونون فرقون پر سلطنت کرتا رہا — اور پانچ

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

پانچوین سال فرعون مصر جسکا نام سیشاق تہا وہ آکر رحبعم سے لڑا اور بہت ٦٧
مال اوسکا اوسنے تاراج کیا اور بیت لحم کو اور عطارۃ غزہ اور صفورہ وغیرہ
بلاد کو ڈہا کر خاک سیاہ کر دیا لیکن رحبعم مذکور اپنے ملک پر بعینہ قائم رہا
اور ازسرنو رحبعم نے ایلیلہ کی تعمیر کی اور اس رحبعم سے اٹھائیس بچے نرینہ
سوا لڑکیون کے پیدا ہوئے — اور ستر ہ برس کل بادشاہت کی —
اور عمر اکتالیس برس کی پاکر بعد سنہ ٥٩٢ موسوی کے انتقال پایا — جبکہ
رحبعم راہی ملک بقا ہوا تو بعد اوسکے گدی نشین اوسکا بیٹا ابیا تین برس تک
رہا اور سنہ ٥٩٥ موسوی مین وہ بہی مرگیا — اوسکے بعد اوسکا بیٹا
آسا اکتالیس برس تک بادشاہی کرتا رہا — اسپر بہی دشمن تو تاخت لایا
تہا مگر خدا تعالے نے اوسکو دفع کیا اس دشمن مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین
کہ وہ دشمن بادشاہ ملک حبش کا تہا — اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ قوم
ہنود سے تہا بہر تقدیر آسانے بعد سنہ ٦٣٢ موسوی کے وفات پائی —
بعد ازان اسا کی بیٹے یہوشافاط نے پچیس برس تک بادشاہت کی اور یہوشافاط
کی عمر جبکہ وہ بادشاہ ہوا تہا پنتیس برس کی تہی یہہ یہوشافاط مرد صالح اور نیکبخت
آدمی تہا اور بہت عنایت رعیت پر کرتا رہتا تہا خصوصاً حال بنی اسرائیل پر
بہت رحم کرتا — کہتے ہین کہ یہوشافاط پر ایک دشمن صعب بڑا لشکر لیکر چڑھ
آیا تہا اور یہہ بہی اوسکے مقابلہ کے واسطے باہر نکلا تہا مگر اللہ تعالے نے اوس
دشمن ہی کے لشکر مین ایسا فتنہ برپا کیا کہ آپسمین لڑنے اور کٹنے لگے یہانتک
کہ نیست و نابود ہوگئے اور جو بچے وہ شکست کہا کر بہاگ گئے اس لڑائی مین
یہوشافاط کے مال غنیمت بہت ہاتھہ آیا اور منصور اور مظفر ہوکر بیت المقدس کو
اوسنے مراجعت کی اور پچیس برس تک بادشاہت کرتا رہا پہر سنہ ٦٦١ موسوی

ذکر ہے حکام بنی اسرائیل کا

مین اوسنے انتقال کیا اسکے بعد اوسکا بیٹا یہورام بتیس برس کی عمر مین تخت نشین ہوا اسنے آٹھہ برس بادشاہت کرکے درمیان سنہ ۶۶۹ موسوی کے انتقال کیا — جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا اخزیاہو جسکی عمر بیالیس برس کی تھی بجاے اپنے باپ کے بادشاہ ہوا کُل دو برس اوسنے حکم رانی کی اور سنہ ۶۷۱ مین فوت ہوا — اسکے بعد غدر مچ گیا اور فتور برپا ہوگیا کوئی بادشاہ اس فتور مین نہ تھا البتہ ایک عورت جادوگرنی جو کہ اصلمین کنیزک حضرت سلیمان ع کی تھی جسکا نام غتلیاہو تھا وہ بادشاہت کرتی تھی اور اوسنے اولاد داؤد مین سے ایک ایک شخص کو چُن چُن کے قتل کیا تھا لیکن ایک لڑکا یواش بن اخزیاہو اوس سے کہین پوشیدہ زندہ رہگیا تھا سات برس یہہ لونڈی بہی حکومت کرکے درمیان سنہ ۶۷۸ موسوی کے مرگئی — اسکی مرنے کے بعد یواش مذکور سات برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور درمیان تئیسوین سن جلوس کے اسنے پہر ترمیم اور تیاری عمارت بیت المقدس کی کرنے شروع کی اور چالیس برس بادشاہت کرکے درمیان سنہ ۷۱۸ موسوی کے وفات پائی — بعد یواش کے بیٹا اوسکا امصیاہو پچیس برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور انتیس برس سلطنت کرتا رہا بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ پندرہ ہی برس سلطنت کرکے درمیان سنہ ۷۴۷ موسوی کے مقتول ہوا بعد ازان عزیاہو سولہ برس کی عمر مین بجاے اوسکے تخت نشین ہوا اسنے باون برس سلطنت کی پہر اوسکو برص کی ایسی بیماری ہوگئی کہ زندگی کاٹنی مشکل ہوئی اور کوئی اوسکا حکم بہی نہ مانتا تھا آخرالامر اوسکا بیٹا یوثم اوسپر غالب آیا اور عزیاہو نے آخر سنہ ۷۹۹ موسوی مین وفات پائی — جبکہ یوثم اوسکا بیٹا تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا تو عمر اوسکی پچیس برس کی تھی اسنے کُل سولہ برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۸۱۵ موسوی کے وفات پائی

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

وفات پائی — کہتے ہین کہ اسکے عہد کے قریب ہی حضرت یونس نبی عم اس جہان مین
تشریف رکہتے تہے چنانچہ آگے ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالے — بعد وفات
یوتم کے اوسکا بیٹا اُحز بیس برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور سولہ برس تک بادشاہت
کرتا رہا — اور چوتہے سال جلوس اسکے مین بادشاہ دمشق نے اسپر چڑہائی
کا قصد کیا اوس بادشاہ کا نام رضین تہا — حضرت اشعیا نبی اس اُحز ہی کے
وقت مین موجود تہے جنہوں نے اس رضین کو یہہ خوشخبری دی تہی کہ لڑائی نہ ہوگی
بلکہ بدون لڑائی کے صحیح وسالم تو اپنے گہر کی طرف مراجعت کریگا — چنانچہ
ایسا ہی ہوا بعد ازان اُحز نے درمیان سنہ ۸۳۱ موسوی کے وفات پائے
— بعد اوسکی وفات کے اوسکا بیٹا حزقیا جو کہ مرد صالح اور فہمند تہا تخت نشین
سلطنت کا ہوا اسکے جلوس کے چھٹے سال مین سلطنت ملوک اسباط کی جنکا ذکر
ہو گا درمیان ذکر رحبعم ابن سلیمان کے ہوچکا ہی تمام ہو چکے — اب ہم ذکر
کرتے ہین مختصر حال ملوک اسباط کا چھٹے سال جلوسی حزقیا تک اور جبکہ اونکا ذکر
کر چکین گے تو پہر عود کرین گے ہم طرف حال حزقیا کی یعنے حال حزقیا کا مستوعب
بیان کرکے اون بادشاہون کا حال لکہین گے جو اوسکے بعد بادشاہ ہوئے — اسلیے
ہم کہتے ہین کہ ملوک اسباط بعد وفات حضرت سلیمان عم کے اونکے بیٹے رحبعم پر اوایل
سن پانسو چہتر مین خارج ہوئے تہے اور سن آٹہہ سو سنتیس مین اونکا دورہ
تمام ہوچکا اس حساب سے کل مدت اونکی سلطنت کی دوسو اسٹھ برس ہوتے
ہین اور وہ ۱۷ سترہ شخص تہے اونکے نام یہہ ہین — [1] یربعم — [2] نوذب —
[3] بعشو — [4] ایلا — [5] زمری — [6] تبنی — [7] عمری — [8] اخوب — [9] اخزیو
[10] ناہو رام — [11] یاہو — [12] یہویاحاز — [13] یواش — [14] یربعم ثانی — [15] لقہیو
[16] نارقع — [17] ہوشاع — مگر ہر ایک کی بادشاہت کرنے کی مدت بالتفصیل

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

جو دیکھی اور پہر اوسکو جمع کیا تو وہ مطابق دوسو اکسٹھہ [۲۶۱] برس کے نہین ہوتے اسلیے
ذکر ہر ایک کی مدت سلطنت کا ہمنے چہوڑ دیا ہی اب ہم کچھہ حال اونکا بیان
کرتے ہین واضح ہو کہ اول بادشاہ اونمین سے یربعم ہی حال اسکا یہہ ہے
کہ یہہ کافر او زشت رو اور غلام حضرت سلیمان ابن داؤد عم کا تہا اسنے کفر
اور بت پرستی اپنے وقت مین پہیلا دی تہی اور اسکے اٹہارہوین برس جلوس
مین رحبعم بن سلیمان فوت ہوئے — دوسرا بادشاہ اونمین کا نوذب جو بیٹا
تہا یربعم مذکور کا — تیسرا بادشاہ اونمین کا بعیشو ہی جو بیٹا تہا ابن اخیا کا
اولاد یشسوخر سے — چوتہا بادشاہ ایلا وہ بیٹا ہی بعیشو مذکور کا اسکا
سپہ سالار زمری تہا جب کہ ایلا مقتول ہوا تو بجائے اوسکے زمری قایم
مقام اوسکے ہو گیا — اسلئے پانچوان زمری ہی شمار کیا جاتا ہی یہہ زمری مع
اپنے گہر کے جلا دیا گیا تہا — چھٹا تبنی ہی اسنے بشراکت عمری پانچ برس سلطنت
کی — ساتوان عمری ہی جو کہ بعد مرنے تبنی کے وہ بادشاہ مستقل تمام ملک مین
ہو گیا تہا اس عمری مذکور نے شہر صبصطیہ بسا کر اوسکو دار السلطنت بنایا تہا —
اٹہوان اخاب ہی یہہ اخاب بیٹا عمری مذکور کا وہ مقتول ہوا تہا ایک لڑائی مین
جو درمیان اوسکے اور بادشاہ دمشق کے ہوی تہی نوان اخزیو بیٹا اخاب
مذکور کا ہی جو کہ چہت کے روزن مین سے نیچے گر کے مر گیا تہا دسوان یاہورام
بہائی ہی اخزیو مذکور کا اسکے ایام دولت مین قحط پڑا تہا گیارہوان یاہو بیٹا
نمشی کا — بارہوان یہویاحاز بیٹا یاہو مذکور کا ہی تیرہوان یواش بیٹا
یہوحاز کا ہی — چودہوان یربعم ثانی بیٹا یواش کا ہی اسنے اپنے ایام
سلطنت مین اچھی قوت پاکر چند گانو بنی اسرائیل کے جو کہ اون بادشاہوں کی
حکومت سے خارج ہو گئے تہے دے پہر کر اوسنے فتح کئے یعنے شہر کنسر تک

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

تک اپنی سلطنت مین لالی اور اسی کے زمانہ مین حضرت یونس عم موجود تہے — ۷۱
پندرہوان[۱۵] بقیجوہی جسکی سلطنت تہوڑی ہی مدت تک رہی سولہوان[۱۶] باقح ہے
جسکے ایام حکومت مین جزیرہ کا بادشاہ آکر ملوک اسباط سے لڑا اور بہت سے
آدمی اونمین سے قید کرکے ہمراہ اپنے لیگیا اور کچھہ جو باقی رہگئے تہے خراسان
کیطرف نکل گئے — سترہوان[۱۷] ہوشاع ابن ایلاہی جسکہ یہہ حاکم ہوا تو اسنے
جزیرہ کے والی کی اطاعت اختیار کرلی تہی اوس جزیرہ کے والی کا نام سلمناصر
تہا بعضے کہتے ہین فلنصر تہا اور نو برس تک گردن اطاعت سے انحراف نہ کیا
— الا بعد عرصہ مذکور کے بغی ہوگیا اور نافرمانی کرنے لگا اسلئے اوسنے تین
برس تک اوسکا محاصرہ کیا اور بعد ازان شہر صبصطیہ جو اوسکا مقر تہا چہین
لیا اور اوسکو معہ اوسکی قوم کی طرف بلاد خراسان کی نکالدیا اور اونکی جا سے
شہرہ لوگ وہان بسا دئے یہہ واقعہ چہٹے برس جلوس حزقیا کے واقع ہوا تہا
پہر جو لوگ اسباط کے بچ گئے تہے وے حزقیا سے جا ملے اور اوسکے مطیع
ہوگئے — اس حزقیا نے انتیس[۲۹] برس بادشاہت کی یہہ شخص بیس برس کی عمر مین
بادشاہ ہوا تہا اور یہہ بہت صالح نیک بخت آدمی تہا اور عمر اوسکی پندرہ برس
پیشتر اوس عمر سے جواب اوسنے پائی ہوچکی تہی لیکن خداتعالے نے پندرہ برس
اور بڑہا دئے تہے چنانچہ بموجب حکم خدا کے ایک نبی نے جو کہ اوسکے زمانہ
مین موجود تہا اوسکو یہہ خبر دی تہی اور بیوی بہی اوسنے موجب حکم خدا کے کی تہی
— اور اوسکے عہد مین ایک بادشاہ جزیرہ کا جسکو سنحاریب کہتے ہین اوسپر
چڑہ آیا لیکن خداتعالے نے اوسکو شرمندہ کیا اور اوسکے لشکر مین تفرقہ اور فتنہ
برپا ہوا اسلئے وہ مراجعت کرگیا اور اوسکی اولاد مین سے دو شخصون نے درمیان
شہر نینوی کے اوسکو قتل کر ڈالا — اور شعیا نبی نے بنی اسرائیل کو یہہ خبر

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

سنادی تہی کہ تمکو کچھہ سنحاریب کا نہ پہونچے گا اور وہ بدون لڑائی کے لوٹ جاےگا
چنانچہ ایسا ہی ہوا — بعد ازان دو بیٹے اوسکے جنہونے سنحاریب کو قتل کیا تہا پہاڑان
پر طرف موصل کی بہاگ گئے پہروہان سے بیت المقدس کو گئے اور حزقیا سے طالب
امن ہوئے نام اونکا یہہ ہی ایک کا نام اذرملخ — دوسرے کا شراصر — بعد مقتول
ہونے سنحاریب کے اوسکا بیٹا اسرحدون بادشاہ ہوا — بسبب گذرنے اس واقعہ
کے حزقیا کا حکم بہت بڑہ گیا تہا اور ملوک اطراف ونواح اوسکو تحفہ اور تحایف بہیجنے
لگے تہے چنانچہ انتیس برس اسی امن وچین سے بادشاہت کرتا رہا پہر سنہ ۱۰۶۷ موسوی
مین اوسنے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا منشا بارہ برس کی عمر مین اوسکی جای تخت نشین ہوا
اسنے خدا تعالے سے بغاوت اختیار کرکے فسق اور فجور بائیس برس تک خوب ظاہر
کیا — بعد ازان خبرہ کا بادشاہ اوسے آکر لڑا لیکن منشانے گناہ چہوڑ کر توبہ کرلی
تہی چنانچہ وہ تائب ہوکر سنہ ۸۱۵ موسوی مین مرگیا — اسنے پچپن برس بادشاہت
کی — اسکے بعد بیٹا اوسکا آمون دو برس تک بادشاہ رہا اور سنہ ۹۱۷ موسوی مین مرا
— بعد ازان یوشیا اسکا بیٹا بادشاہ ہوا یہہ اللہ تعالے کی عبادت اور بندگی کیا
کرتا تہا اور بیت المقدس کی پہر اسنے تعمیر اور مرمت کی تہی اسنے اکتیس برس بادشاہت
کی اور سنہ ۹۴۸ موسوی مین وفات پائی — پہر یہویاحاز اوسکا بیٹا بجاے اوسکے
جب مسلط ہوا تو فرعون مصر جسکو لوگ لنگڑا تصور کرتے ہین وہ آکر لڑا اور اسے ہمراہ
اپنے گرفتار کرکے مصر کو لیگیا اسنے کل تین مہینے سلطنت کی ہی اور مصر مین حالت گرفتار
ہی مین درمیان سنہ ۹۴۸ موسوی کے فوت ہوا بعد سنہ ۹۴۸ موسوی کے اسکی
سلطنت تمام ہو چلکے مگر بعد گرفتار ہونے یہویاحاز کے اوسکا بہائی یہویاقیم بجاے
اوسکے گدی نشین ہوگیا تہا اسکے جلوس کے چوتہے سال مین بخت نصر بابل کا حاکم ہوا
یعنے سنہ ۹۵۲ موسوی یہہ بات ہمکو اسطرح سے معلوم ہوئی ہی کہ ہمنے بنی اسرائیل

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

بنی اسرائیل کی حکومتون کی مدتین جمع کین اور جتنی جتنی مدت تک فتور اونپر پڑا تہا ۴۳
ان سب کی تیزیان دیکہہ معلوم کیا — لیکن مورخین یہہ کہتے ہین کہ حضرت موسی علیہ
کی وفات سے ابتدا ملک بخت نصر تک نوسو اٹہتر (۹۷۸) برس اور دوسو اٹہتالیس (۲۴۸)
دن گذرے ہین — اگر ان مدتون کو جمع کیجئے تو اوسمین چہبیس (۲۶) برس بڑہ جاتے
ہین یہہ تفاوت قریب ہی کچہہ بہت تفاوت نہین ہی اور سبب اوسکا یہہ ہے
کہ یہودیون نے مدتون کے حساب مین کسرین چہوڑ دین ہین کیونکہ یہہ بات عقل
مین نہین آتی کہ کوئی شخص سلطنت پوری بیس برس اور یا انیس برس کرے اور
اوسکے کچہہ ساتہہ دن یا مہینے مطلق نہ ہون بلکہ ضروری کہ کچہہ دن یا مہینے بہی ہمراہ اوسکے
ہونگے اور یہودیون سے ہر ایک شخص کی مدت سلطنت مین سال صحیح بدون کسر کی
لکہے ہین تو اسلئے چہبیس برس اوسمین سے کم ہوگئے اب ہم بخت نصر کے حال تک
جو پہنچے ہین تو بالضرور انشاء اللہ تعالے تاریخ ہندی اون حالات کیجو مابعد اوسکے
گذرے ہین بخت نصر سے کرینگے واضح ہو کہ بخت نصر سنہ ۹۶۹ موسوی مین
حاکم ہوا اور اول سال اپنے جلوس کے طرف نینوی کے جو کہ ایک شہر ہی سامنے
موصل کے اور درمیان اوسکے اور موصل کے ایک شہر ہی کوچ کرکے اوسکو فتح
کیا اور وہان کے باشندون کو قتل کرکے وہ شہر اجاڑ دیا — اور چوتہے سال
جلوسی مین جو کہ ساتوان سال یہویاقیم کی تخت نشینی کا تہا بخت نصر مذکور معہ افواج
قاہرہ کے ملک شام کو جاکر بنی اسرائیل سے لڑا لیکن یہویاقیم نے اوسکی اطاعت
منظور کرکے صلح کرلی اور لڑائی نہ کی اسلئے بخت نصر نے اوسکو تاج بخشی کی —
لیکن یہہ اطاعت یہویاقیم کی تین برس تک رہی یعنے بعد انقضاے مدت مذکورہ کے
وہ باغی ہوگیا — بمجرد سننے اس خبر کے بخت نصر نے قاصد روانہ کیا اور پہر یہویاقیم کو
گرفتار کرواکے حکم کیا کہ دربار مین حاضر کیا جائے یہویاقیم کو اسطرحکا خوف دامنگیر

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

ہوا کہ وہ بسبب خوف کے راہ ہی مین مر گیا اس سبب معلوم ہوا کہ یہو یاقیم نے گیارہ برس
بادشاہت کی اور آٹھوین سال جلوس بخت نصر کے مین اوسکے سلطنت تمام ہو چکے
— جبکہ یہو یاقیم گرفتار ہو کر طرف عراق کی روانہ ہوا تھا تو اپنی جاے اپنے بیٹے
یخنیو کو قایمقام کر گیا تہا چنانچہ سو دن اوسنے بھی اپنے باپ کی جاے سلطنت کی
پھر اوسکو بھی بخت نصر نے آدمی بھیج کر گرفتار کروا کر بابل کیطرف بلایا چنانچہ ہمراہ یخنیو کے
علماء بنی اسرائیل بھی گرفتار ہوئے ایک اونمین سے حضرت دانیال نبی تھے —
اور دوسرے حزقیال نبی جو کہ نسل ہارون سے تھے بھی گرفتار ہوئے بعد بھیجنے یخنیو کے
بخت نصر نے اوسکو دایم الحبس کیا چنانچہ تا وقت ہلاکت بخت نصر کے یخنیو قید ہی مین
رہا بروقت اوسکے گرفتار ہونے کے اوسکے چچا صدقیا کو جو بخت نصر کی اطاعت مین
تہا بخت نصر مذکور نے بنی اسرائیل پر بجاے اوسکے متعین کیا — اور اس صدقیا کے
ایام دولت مین ارمیا نبی موجود تھی اس نبی کا یہہ حال ہی کہ وعظ اور پند صدقیا بادشاہ
اور تمام بنی اسرائیل کو کیا کرتا تہا اور بخت نصر کا خوف سبکو دلایا کرتا تھا چنانچہ یہی
ہوا کہ جبکہ نو برس صدقیا کے جلوس کے گذرے تو وہ بخت نصر سے باغی ہو گیا اسلیے
بخت نصر معہ اپنے لشکر اور فوج کے اوسپر چڑھ آیا — اور بابزین اور رحبنہ پر
خیمہ کرکے ایک اپنے وزیر مسمی بنو زراذون کے ہمراہ فوج متعین کرکے حکم دیا کہ
قدس مین جاکر صدقیا کے قلعہ کو محاصرہ کرے — چنانچہ وزیر مذکور ڈھائی برس
یعنے پہلی تاریخ تموز جلوس صدقیا کے نوین برس تک اوس قلعہ کو محاصرہ کرے
رہا — آخر الامر بزور شمشیر قدس کو فتح کیا اور شاہ صدقیا معہ بنی اسرائیل کے
گرفتار آیا — پھر بیت المقدس کو جسے سلیمان ع نے تعمیر کیا تہا ڈہا کر اور جلا کر
خاک سیاہ کر دیا — اور کچھ بنی اسرائیل جلا دئے کچھ مار ڈالے کچھ بھاگ گئے
— اسنے کل گیارہ برس سلطنت کی اور یہی پچھلا بادشاہ ہی بنی اسرائیل کا — لیکن

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

لیکن وہ شخص جو اسکے بعد بادشاہ ہوا اور اوسنے بیت المقدس کی بہی پہر کر تعمیر کی جیسا کہ ۷۵
آگے اوسکا ذکر آوے گا — وہ ہی شخص بیت المقدس کی سلطنت کے لایق تہا
— اب کوئی بادشاہ بنی اسرائیل کا نرہا اور بیت المقدس بیسوین سال جلوس
بخت نصر کے مین یعنے درمیان سنہ ۹۹۹ موسوی مین بخت نصر کے ہاتہہ سے ویران ہوا
— اور چار سو تریپن برس معمور و آباد رہا — اور ستر برس تک ویران پڑا رہا —
بعد ازان پہر اوسکی تعمیر ہوئی جیسا کہ آگے ذکر کیا جائیگا یہان تک ہمنے نقل اون
چوبیس کتابون متواترہ یہود سے کی ہی جو اونکے پاس محفوظ ہین اور اونکے
اسمار کے حروف اور حرکات اور مدات وغیرہ کو بہی حتے المقدور ضبط کیا ہی فقط
اب ہم کتاب تجارت الامم سے جو کہ تصنیف ابن مسکویہ کی ہی نقل کرتے ہین
واضح ہو کہ ابن مسکویہ یہہ بیان کرتا ہی کہ جبکہ بخت نصر بیت المقدس مین آ کر لڑا اور
بنی اسرائیل کو مار ڈالا اور بیت المقدس کو ویران کر دیا تب ایک گروہ بنی اسرائیل کا
وہان سے بہاگ کر فرعون مصر کے دامن عاطفت مین جا چہپا — بخت نصر نے
بمجرد استماع اس خبر کے فرعون کے پاس اپنے قاصد بہیجے اور یہہ کہلا بہیجا کہ یہہ
لوگ جو بہاگ کر آپ کے پاس جو آرہے ہین حقیقت مین میرے غلام ہین بہتر یہہ
ہے کہ انکو میرے حوالہ کر دیجے والا نہ مجکو آنا جانئیے — فرعون نے جواب دیا
کہ یہہ لوگ آزاد ہین غلام نہین ہین اور مین کبہی انکو تیرے حوالہ نکرونگا چنانچہ نہ دینے
یہہ امر باعث غضب بہڑکنے اور مصر پر چڑہائی کرنے بخت نصر کا ہوا تہا — اور
ایک گروہ بنی اسرائیل کا عرب کو بہاگ کر جو آیا تہا وے لوگ حجاز مین بسنے لگے
تہے — کتاب ابو عیسے مین لکہا ہی کہ بخت نصر جبکہ بیت المقدس کو ویران اور
بنی اسرائیل کو تباہ کر چکا تب عازم فتح کرنے شہر صور کا ہوا اور مدت مدید تک
اس شہر کا محاصرہ کرے رہا — اور باشندگان صور نے تمام اپنا مال اور اسباب

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

کشتیون مین بہر کر سمندر کی راہ روانہ کر دیا تہا لیکن بسبب کمبختی اور قہر الہی کے وہ سب کشتیان معہ جمیع اسباب محمولہ کے دریا برد ہوئین — افواج قاہرہ بخت نصر سے بہت آدمی مجروح و مقتول ہی ہو چکے تہے اور وہ اونکے محاصرہ مین بہت کوشش کرتا تہا آخر الامر بزور شمشیر شہر صور پر نقارہ فتح کا بجا کر جمیع باشندگان صور کو قتل کیا مگر اس شہر مین اوسکی حیثیت کے موافق اوسکو خزانہ نہ پایا — بعد ازان پہر چڑہائی کی اور فرعون اعرج پر فتح پاکر اوسکو سولی پر کہینچ کر قتل کیا اور جتنے خزینہ اور بیت المال مصر مین تہے سب پر قابض ہو گیا اور جسکو اوس شہر مین پایا عام ہی کہ قبطی ہو یا کوئی اوسکو گرفتار کیا چنانچہ اسے تباہ حال مین چالیس برس تک مصر ویران پڑا رہا — مگر بخت نصر بلاد مغربیہ مین لڑتا ہوا اپنے شہرون کیطرف مراجعت کر کے بابل مین چلا آیا اب ہم اس بادشاہ کا حال مرنے وغیرہ کا ملوک فارس کے حال مین انشاء اللہ تعالے ذکر کرین گے فقط

پوشیدہ نرہے کہ جبدن سے کہ بخت نصر نے بیت المقدس کو ویران و خراب کر ڈالا تہا اوس روز سے ستر برس تک ویران ہی پڑا رہا اور اوسکی تعمیر بالکل نہ ہوئی مگر بعد گذرنے ستر برس کے ایک بادشاہ فارس نے جسکا نام یہودی لوگ کیرش بیان کرتے ہین اوسنے کی — لیکن اب اختلاف اس امر مین ہی کہ کیرش مذکور کون تہا — بعضے کہتے ہین کہ وہ دارا ابن بہمن ہی — بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ بہمن ہی تہا اور صحیح یہی ہی کہ وہ بہمن ہی تہا کیونکہ اس امر کی صحت پر اشعیا نبی کی کتاب بہی گواہی دیتی ہی چنانچہ ہم بہی ہمراہ ذکر ملوک فارس کے پاس ذکر اردشیر بہمن کے اسکا ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالے

پہر جبکہ نئے سر سے بیت المقدس کی تعمیر ہو چکی تو سب بنی اسرائیل عراق وغیرہ کے طرف سے مراجعت کر کے پہر وہین آبسی یہہ تعمیر بعد گذرنے نوے برس کے ابتداء حکومت بخت نصر سے وقوع مین آئی — جبکہ سب بنی اسرائیل

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل کا

۷۷ اسرائیل اکٹھے ہوکر بیت المقدس کو مراجعت کرکے آئے تو ایک شخص عُزیر نامی جو عراق کا باشندہ تہا وہ سرگروہ اونکا ہوا اور اوسکے ساتہہ دو ہزار آدمی سے زیادہ علما وغیرہ آئے تہے بعد آتے بیت المقدس کے حضرت عُزیر نے ایکسو بیس مشایخ علماء بنی اسرائیل سے مرتب کئے اسوقت سے توراۃ معدوم ہوگئی تہی بالکل اونکے پاس نہ تہی لیکن اللہ تعالے نے بطور الہام کے حضرت عُزیر کے سینہ مین منقش کردی اونہون نے وہ بطور الہام بنی اسرائیل کے ئے لکہی جبسے حلال اور حرام پہر وے جاننے لگے جبکہ یہہ معاملہ واقع ہوا تو سب بنی اسرائیل حضرت عُزیر سے محبت کرنے لگے اور حضرت عُزیر بہی اونکی اصلاح اور تدبیر ہر امر کی درمیان بیت المقدس کے کرتے رہے ـ لیکن حضرت عُزیر بعد گذرنے چالیس برس تعمیر بیت المقدس کے راہی ملک بقا ہوئے ـ کہا ہون مین کہ عُزیر نے جب وفات پائی تو ابتداء سلطنت بخت نصر کو ایکسو تیس برس گذرے تہے ـ اور نام حضرت عُزیر کا عبرانی زبان مین عُزیرا ہی اور یہہ شخص اولاد فنحاس بن العزر بن ہارون بن عمران سے ہے اور یہہ بہی یہودیون کی کتابون سے ثابت ہی کہ بعد حضرت عُزیر کے جو کہ ریاست بنی اسرائیل کا والی بیت المقدس مین ہوا تہا وہ شمعون صدیق تہا یہہ شخص ہارون کی نسل سے ہی

کتاب ابو عیسے مین لکہا ہی کہ جبکہ بنی اسرائیل بیت المقدس مین بعد اوسکی تعمیر ہو چکنے کے آکر لبسے تو اونمین سے اونکے حاکم مقرر ہوئے مگر جو حاکم اونکا ہوتا تہا وہ زیر حکم بادشاہ فارس کے رہا کرتا تہا یہی طور ظہور اسکندر رومی تک رہا یعنے ابتداء سلطنت بخت نصر سے سنہ چار سو پینتس تک یہہ دستور جاری رہا ـ پہر یہہ اتفاق ہوا کہ یونانی غالب ہوگئے فارسیون پر اسوقت مین بنی اسرائیل یونانیون کے تابع اور منقاد ہوگئے یونانی بہی بنی اسرائیل ہی مین سے اونکے حاکم مقرر کرتے رہے وہ شخص جو متولی بنی

ذکر ہی حضرت یونس عم کا

اسرائیل پر ہوتا تہا اوسکا نام ہیرودس یا ہیرودس رکہا کرتے تہے یہی حال رہا
بنی اسرائیل کا جتبک کہ دوسری دفعہ بیت المقدس ویران ہوا جوکہ پہلے ویران
ہوچکا تہا اور متفرق ہوگئے بنی اسرائیل جیسا کہ آگے ذکر کرینگے انشا اللہ تعالے
اب ہم یہہ بیان کرتے ہین کہ بنی اسرائیل کے عہد مین کون کون نبی گذرا

ذکر ہی حضرت یونس عم ابن متّیٰ کا

متّیٰ نام ہی والدہ حضرت یونس عم کا واضح ہو کہ کوئی نبی اپنی ماکے نام سے مشہور نہین ہوا بجز حضرت عیسے اور یونس علیہما السلام کے جیسا کہ ذکر کیا ہی ابن الاثیر نے اپنی کتاب کامل مین جہان اونے یونس کے معنے بیان کئے ہین — کہتے ہین کہ یونس عم نبی اسرائیل تہے اولاد بنیامین سے — یوثم ابن عزّیا کے عہد کے بعد جوکہ ایک بادشاہ بنی اسرائیل کا تہا جسکا اول ذکر ہوچکا ہی بنی ہوکر طرف اہل نینوی کے تشریف لیگئے تہے یہہ شہر واقع ہی سامنے موصل کے اور درمیان ان دونون کے نہر دجلہ ہے — کہتے ہین کہ یوثم ابن عزّیا سنہ ۱۰۸ موسوی مین فوت ہوا اسکے مرنے کے بعد مشیت ایزدی نے چاہا کہ یونس عم نبی ہوکر باشندگان نینوی کو جوکہ بت پرست ہین ہدایت راہ راست کی کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت یونس عم نے اون لوگون سے کہا کہ تم خدا سے ڈرو اور پرستش بتونکی چہوڑ دو اگر تم لوگ توبہ نکروگے تو فلانی روز عذاب سخت خدا تعالے کیطرفسے تمہارے اوپر آویگا اور مین اوس عذاب کے آنیکا ضامن ہون — جبکہ وہ روز مقرری آپہنچا اور عذاب نے اونلوگونکو گہیرا سبکے سب یکبارگی خدا پر ایمان لے آئے اسلئے خدا تعالے نے وہ عذاب اونسے دور کر دیا — مگر چونکہ حضرت یونس عم کو اس امر کی اطلاع مطلق نہ تہی کہ وے لوگ ایمان لے آئے ہین اسلئے عذاب نہ ہونے سے ہوگیا ہی یکبارگی دل برداشتہ ہوکر خفا ہوکر نینوے کو چہوڑ کر وہانسے چلے گئے — ابن سعید شعبی نے کہا ہی کہ حضرت یونس یہانسے روانہ ہوکر دجلہ پہنچے اور وہان ایک کشتی پر ہمراہ اور لوگونکے سوار ہوئے جبکہ کشتی چلتے چلتے دفعۃً سطح پر ٹہر گئی کہ مطلق جنبش نہ کر سکی تب اوسما

ذکر ہی ارمیاؑ نبی کا

اوس کشتی کا ناخدا کہنے لگا کہ اے بہائیو تم لوگون مین کوئی شخص گنہ گار ہی کیونکہ کشتی ۷۹
مطلق جنبش نہین کہاتی اسلئے قرعہ اس شخص کے تعین کے واسطے ڈالا گیا تا کہ گنہ گار معلوم
ہوجائے وہ قرعہ حضرت یونس ع کے نام پر پڑا اون لوگون نے فوراً اونکو اٹہاکر دریا مین
ڈالدیا — اور دریا مین ایک مچہلی اونکو نگل کر ابلتہ کی طرف چلی گئی سوا اسکے اور
حال اس نبی کا قران شریف مین مذکور ہی

ذکر ہی ارمیاؑ نبی کا

پہلے بیان ہو چکا ہی شاہ صدقیاؑ کے ذکر مین یہہ کہ ارمیا نبی اوسکے زمانہ مین تشریف
رکہتے تہے اور تمام بنی اسرائیل کو یہہ ارشاد کیا کرتے کہ توبہ کرو اور خدا سے ڈرو
اور بخت نصر کا حال بہی اونکو سنایا کرتے تہے تا کہ ڈرین اور افعال قبیحہ چہوڑ دین
لیکن کسینے اونکی نہ سُنی اور کوئی اوسکی طرف متوجہ نہوا — جبکہ ارمیا نبی نے یہہ حال
اونکا دیکہا کہ یہہ لوگ اپنے افعال قبیحہ نہین چہوڑتے تب وہ جدا ہوکر کہین مخفی ہوگیا
اوس زمانہ تک کہ بخت نصر اوسپے آکر لڑا اور بیت المقدس کو ڈہایا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا
— تاریخ بن سعید مغربی سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ خدا تعالے نے ارمیا نبی پر باین مضمون
وحی نازل کی کہ مین پہر کر تعمیر بیت المقدس کی کیا چاہتا ہون تو وہان جا چنانچہ حضرت
ارمیا وہان تشریف لائے اور دیکہا کہ بیت المقدس ڈہیا ہوا پڑا ہی تب ارمیا نبی نے
اپنے دلمین یہہ کہا کہ سبحان اللہ مجکو تو خطاب باری سے یہہ ارشاد ہوا ہی کہ تو اوس
شہر مین جا مین اوسکی تعمیر کرنی چاہتا ہون اور یہہ کب آباد ہوا کیونکہ زندہ ہونا
اسکا جو بالفعل مثل مردہ کے ہی مشکل ہی اسی اثنا مین انکو نیند آگئی ہاتہہ پر سر کو
رکہہ کر گدہا باندہ کر اور زنبیل جسمین کچہہ طعام تہا اوسی طرح چہوڑ کر سورہی —
اور قصہ انکا وہ ہی جو خبر دی ہی خدا تعالے نے قران شریف مین درمیان اپنی قول کے

ذکر ہی ترجمہ تورات وغیرہ کا زبان عبرانی سی یونانی مین

۸۰ جسکا ترجمہ یہہ ہی کہ آیا مانند اوس شخص کے جو گذرا ایک گانوپرا اور وہ گانو
پڑا تہا ویران اور ڈہا یا ہوا اوسنے کہا کہ کیونکر زندہ کریگا اسکو اللہ تعالے کیونکہ
یہہ تو مردہ ہی اسلئے مار ڈالا اوسکو اللہ تعالے نے اور پڑا رہا مردہ سٔو برس
تک پہر زندہ کیا اوسکو خدا نے اور پوچہا اوس سے کہ کتنی دیر تک تو پڑا رہا
اوسنے کہا کہ ایک روز یا کچہہ کم خدا تعالے نے فرمایا کہ نہین بلکہ سٔو برس تو مردہ
پڑا رہا اور دیکہہ اپنے کہانے اور شراب کو کہ سڑی نہین اور دیکہہ اپنے گدہی کو
اب ہم تجکو ایک نمونہ بناوینگے آدمیونکے فہمایش کے لئے اور دیکہہ
پورانی ہڈیون کو کہ کسطرح سے ہم اونپر گوشت پہنانے ہین جبکہ یہہ اوسکو
معلوم ہوا تب اوسنے کہا کہ جانتا ہون مین کہ خدا تعالے ہر ایک شئی پر قادر ہے
کہتے ہین کہ یہہ قصہ جو قرآن مین مذکور ہی یہہ حضرت عزیر کا حال ہی مگر صحیح
مذہب یہی ہی کہ ارمیا نبی ہی کا حال ہی

ذکر ہی ترجمہ ہونی توریت وغیرہ کتب انبیا کا زبان عبرانی سی زبان یونانی مین

ابو عیسے کہتا ہی اپنی کتاب مین کہ جبکہ اسکندر کی حکومت فارس وغیرہ پر بڑہ گئی اور
یونان کی بادشاہت غالب ہوگئی تو سب بنی اسرائیل وغیرہ اوسکے تابع ہوگئے
اور بعد اسکندر کے یونانی بادشاہ سلطنت کرتے رہی جنکا لقب ہر ایک کا بطلمیوس
تہا جیسا کہ آگے ذکر مستوعب درمیان تیسری فصل کے انشاء اللہ تعالے ہوگا
مگر اسجاے انکا ذکر فقط اتنا ہی کرتے ہین جتنے کی حاجت ہی اب ہم کہتے ہین
کہ جبکہ اسکندر مر گیا تو اوسکے بعد بطلمیوس لاغوس بادشاہ ہوا اور اوسنے بیس
برس سلطنت کی اسکے بعد بطلمیوس محب اخیہ بادشاہ ہوا یہہ وہ شخص ہے
جسکے واسطے کتب انبیا کا زبان عبرانی سے زبان یونانی مین ترجمہ ہوا تو گویا اسکندر

ذکر ہی ترجمہ ہونی توریت وغیرہ کا زبان عبرانی سی یونانی مین

۸۱ سکندر کو مرے ہوئے بیس برس گذرے تھے کہ توریت وغیرہ کا ترجمہ زبان یونانی
مین ہوا — ابو عیسے کہتا ہی کہ بطلیوس ثانی محب اخیہ جبکہ بادشاہ ہوا تو اوس وقت
مین تین ہزار یہودی قیدخانہ مین قید تھے اوسنے سبکو آزاد کردیا اور حکم دیا کہ سب
اپنے اپنے وطنون کو چلے جاؤ اسبات سے بنی اسرائیل بہت خوش ہوئے اور
اسکی دعا اور شکرگذاری مین بدل مصروف تھے کہ اسی اثنا مین بطلیوس مذکور نے
ایک قاصد مع تحایف کے درمیان بیت المقدس کے بنی اسرائیل کے پاس روانہ کیا
اور اونسے یہہ کہلا بھیجا کہ چند علماء بنی اسرائیل ہمارے پاس بھیجدو تاکہ توریت
وغیرہ کتب انبیا کا ترجمہ زبان عبرانی سے یونانی مین کرین انہون نے اوسکے حکم کی
بہت جلد تعمیل کی اور ایک انبوہ کثیر علماء بنی اسرائیل کا واسطے جانے اور اختیار
کرنے اس امر کے مستعد ہوگیا لیکن چونکہ ہر ایک شخص راغب تہا واسطے جانے کے
آپسمین اختلاف ہوا کہ کسکو بھیجئے تب سب نے متفق ہوکر یہہ تجویز کی کہ ہر ایک قوم سے چھہ چھہ
نفر روانہ کرنے چاہئین اس حساب سے بہتر آدمی کے قریب منتخب ہوئے اور وے
روانہ ہوئے طرف بطلیوس کی — جبکہ یہہ لوگ بطلیوس کی خدمت مین پہنچے تو
اوسنے اچھی طرح پر اونکی مہمانداری اور خاطر کی اور اونکی چہتیس ٹولیان بناکر ہر ایک
قوم کی آدمی الگ الگ کرکے حکم دیا کہ علیحدہ علیحدہ ترجمہ کرو چنانچہ اون لوگون نے
چہتیس نسخہ طیار کئے تب بطلیوس نے ہر ایک نسخہ کا دوسرے سے مقابلہ کیا کچھہ
فرق معتدبہ نہ پایا بعد ازان وے نسخہ بطلیوس نے اپنے شہرونمین تقسیم کردئے اور
اسکے عوض مین اونکو بہت سا انعام دیکر اونکو رخصت کیا جبکہ وے اپنے وطن کو
مراجعت کرنے لگے تو سب نے بطلیوس سے عرض کی کہ ایک نسخہ ہی اومین سے ہمکو بہی
مرحمت ہو چنانچہ اوسنے اونکی مراد پوری کی اور ایک نسخہ بہی دیا — پہر وے سب
اپنے وطن کی طرف مراجعت کرگئے بیت المقدس مین آئے — پس وہ نسخہ جو بطلیوس نیا

ذکر ہی ذکریا اور اوسکی بیٹے یحیے اغا کا

۸۳ سکے واسطے ترجمہ ہوا ہی وہ بہت ثابت اور صحیح ہی تمام توریت سکے نسخون سے جیسا کہ اول
اشارہ بہی ہو چکا ہی طرف اس نسخہ کی اور وہ نسخہ بہی بتلا چکا ہون جو یہودیون کے پاس
ہی بالفعل اور توراۃ سمرہ کا بہی ذکر آ چکا ہی درمیان اس کتاب سکے مقدمہ کے اب
اوسکے ذکر کی کچہہ حاجت نہین

ذکر ہی ذکریا اور اوسکے بیٹے یحیے علیہ السلام کا

نقل ہی کتاب ابن سعید مغربی سے کہ ذکریا اولاد سلیمان ابن داؤد علیہما السلام سے ہی یہہ
ایک نبی ہین جنکا ذکر قران شریف مین بہی ہوا ہی — اور یہہ حضرت ذکریا قوم سے بڑے
تہے — اور یہہ وہی شخص ہی جسنے حضرت مریم والدہ حضرت عیسے علیہ السلام کو پرورش
کیا اور اونکے کفیل ہوئی تہی — اور حضرت مریم بیٹی عمران بن ماثان سکے اولاد سلیمان
بن داؤد سے تہے اور حضرت مریم کی ماکا نام حنّہ تہا اور اس حنہ کے ایک بہن تہی
جسکا نام ایشاع تہا وہ حضرت ذکریا سے منعقد ہوئی تہی توگویا حضرت ذکریا کی بیوی
حضرت مریم کی خالہ تہی اور یہی سبب تہا کفیل ہونے ذکریا کا مریم کے پرورش کے
واسطے — جبکہ حضرت مریم جوان ہوئی اور ہوش سنبہالا تو حضرت ذکریا نے ایک
کہڑکی مسجد مین بنا کر حضرت مریم کو اوسمین واسطے عبادت خدا تعالے کے بٹہلایا اور
کوئی شخص اونکے پاس بجز ذکریا کے نہ جانے پاتا تہا — اس اثنا مین حضرت جبرائیل
علیہ السلام نے ذکریا کو بشارت دی کہ تیری پشت سے یحیی پیدا ہوگا وہ تصدیق کریگا
ایک کلمہ کی یعنے عیسے بیٹے مریم کے — بعد ازان بموجب ارشاد جناب باری سکے
حضرت جبرائیل پاس مریم علیہ السلام کے گئے اور درمیان دامن مریم کے روح حضرت
عیسے کی پہونکی بمجرد اسکے مریم کو حمل ہوگیا اور حضرت عیسے علیہ السلام پیٹ مین متمکن ہوئے
— اور خالہ مریم کی بہی حاملہ ہو چکی تہی یعنے اوسکے شکم مین حضرت یحیی علیہ السلام تہے

ذکر حضرت ذکریا اور اوسکی بیٹے یحیی عم کا

تھے — چنانچہ چھہ مہینے پیشتر تولد جناب مسیح عم سے حضرت یحیی عم پیدا ہوئے — جبکہ یہود یون کو یہہ معلوم ہوا کہ مریم نے بدون شوہر کے بیٹا جنا تو سب نے اوسپر تہمت لگائی اور حضرت ذکریا کو ڈھونڈ اوسے بہاگ کر ایک بڑے درخت مین جا چھپے اونہون نے اوس درخت کو معہ ذکریا کے کاٹ ڈالا اوسوقت مین عمر حضرت ذکریا کی ایکسو ۱۰۰ برس کی تہی توگویا حضرت ذکریا بعد پیدائش مسیح عم کے مقتول ہوئے اور حضرت مسیح عم جب پیدا ہوئے تہے تو غلبہ اسکندر کو تین سو تین ۳۰۳ برس گذر چکے تہے — توگویا حضرت ذکریا اسکے کچھہ بعد مقتول ہوئے — اور حضرت یحیی عم جو کہ بیٹے تہے حضرت ذکریا عم کے یہہ چھوٹی ہی عمر مین نبی ہوکر لوگون کو ہدایت کرنے لگے اور اون کے کپڑے پہنا کرتے تہے اور زہد و ورع مین ایسے مصروف تہے کہ تمام جسم ازکا بسبب عبادت کے دبلا اور لاغر ہوگیا تہا — پہر ایسا اتفاق ہوا کہ چونکہ حضرت عیسے عم نے بہتیجی سے نکاح کرنا حرام کردیا تہا اور ہیرودس کے گہر مین جو کہ بنی اسرائیل کا حاکم تہا اوسکے بہتیجے تہے اور وہ چاہتا تہا کہ اوسے نکاح کرلے اسلئے موافق مذہب یہود کے حضرت یحیی عم اوسکو بموجب حکم حضرت عیسے عم کے مانع آئے — یہہ امر اوس عورت پر ناگوار گذرا — چنانچہ اوس لڑکی کی مان نے ہیرودس سے کہا کہ حضرت یحیی عم کو تو قتل کرڈال اوسنے نہ مانا — بعد ازان اوس لڑکی نے بمنت و سماجت دوسری دفعہ اوس سے عرض کیا تب ناچار اوسنے مان لیا اور حکم دیا کہ یحیی عم کا سر تن سے جدا کرکے لا دین چنانچہ حضرت یحیی عم کا سر کاٹا گیا یہہ واقعہ کچھہ ہی قبل تشریف لیجانے جناب عیسے عم کے آسمان پر وقوع مین آیا تہا کیونکہ عیسے عم جب لوگون کو ہدایت کرنے لگے تہے تو آپ کی عمر تیس ۳۰ برس کی تہی اور جبکہ جناب باری سے اس امر پر وے مامور ہوئے

ذکرہی حضرت عیسیٰ ابن مریم ع کا

۸۴ تو حضرت یحیٰے ع نے عیسیٰ ع کو نہر اردن مین غوطہ دیا اور عمر آپکے تینتس ہی برسکی تہی ـــ اور بعد پانے غوطہ کے تین برس تک ہدایت خلق مین مصروف رہی اور بروقت وفات حضرت یحیٰے ع کے ہی تیس برسکے تہے کیونکہ بعد تین برس ہدایت خلق کے آسمان کو تشریف لیگئے ہین ✢ تو گویا تینتیس ۳۳ برسکی عمر تہی ✢ جبکہ آپ آسمان پر تشریف لیگئے ✢ حضرت یحیٰے کو نصاراے یوحنا المعمدان کہتے ہین کیونکہ یحیٰے ع نے گویا تکیہ کیا تہا مسیح پر ✢ اس امر پر کہ وہ میرے بعد ہدایت کرتا رہیگا فقط ✢ جیسا کہ ذکر ہوا

ذکرہی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا

واضح ہو کہ حضرت مریم علیہا السلام کے والدہ کا نام حنّہ تہا جو کہ زوجہ عمران کی تہی اس نیکبخت عورت کے کوئی بچہ پیدا نہ ہوتا تہا اسلئے اسنے جناب باری سے دعا کی کہ اگر میرے کوئی بچہ پیدا ہو تو مین اوسکو خدا کی نذر گذرانونگی اور وہ بچہ بیت المقدس کی خدمت کیا کریگا چنانچہ یہہ دعا اوسکی مقبول ہوئی اور وہ حاملہ پائی گئی مگر اوسکا خاوند عمران اوسکو حالت حمل ہی مین چہوڑکر مرگیا تہا بعد ازان اوسے ایک لڑکی پیدا ہوئی اوسکا نام مریم رکہا ✢ معنی مریم کے عابدہ ہین ✢ پہر وہ حنّہ اوس لڑکی مریم کو علماء یہود کے پاس مسجد مین لائی اور کہا کہ یہہ خدا کی نذر ہی اسکو تم مجہسے لو ـــ سبنے اوسکی خواہش کے کیونکہ وہ عمران کی جو اونکا امام تہا بیٹی تہی ـــ اس اثناء مین حضرت ذکریا ع نے کہا کہ میرے پر حق اسکی پرورش اور حفاظت کے لئے زیادہ بہ نسبت اوروں کے ہی کیونکہ یہہ لڑکی میری سالی کی بیٹی ہی یعنے اسکی خالہ میری بیوی ہے ـــ چنانچہ حضرت ذکریا ع اوسکو ہمراہ اپنے اوسکے خالہ مسماۃ الیشابع کے پاس

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم عہ کا

پاس لیگئے وہ پرورش پاتی رہی جبکہ وہ جوان ہوگئی تب حضرت ذکریا نے ایک ۸۵
کھڑکی اوس لڑکی کے واسطے بیت المقدس مین علحدہ کردی جیسا کہ اول ذکر ہوچکا ہے
ـــ پہر ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بموجب حکم جناب باری کے
پاس حضرت مریم کے تشریف لائے اور اوسکے پیٹ مین حضرت عیسے عہ
کی روح پہونک کر چلے گئے چنانچہ حضرت مریم عہ بیت لحم مین جو کہ ایک گانو ہے
قریب بیت المقدس کے حضرت عیسے عہ کو درمیان سنہ ۴ بعد غلبۂ اسکندری
کے جنی ـــ پس جبکہ حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسے عہ کو اٹہائے ہوئے
باہر آئی تو اوسکے قوم کی لوگون نے کہا کہ مریم نے زنا کروایا ہی چنانچہ اونہون نے
پہتر واسطے سنگسار کرنے مریم کے اٹہائے ـــ تب حضرت عیسے عہ پنگہوڑے
مین یہہ بولے کہ مین ہون بندہ اللہ کا لایا ہون ایک کتاب اور بنایا ہی مجھکو
خدا تعالے نے نبی اور دی ہی مجکو برکت جہان مین رہون ـــ جبکہ اون لوگون نے
دیکہا کہ بچہ نے پنگہوڑے مین باتین کین تب حضرت مریم کو اونہون نے چہوڑدیا
ـــ پہر حضرت مریم حضرت عیسے عہ کو لیکر مصر کو چلے گئے ـــ اور اوسکے ہمراہ
اوسکے چچا کا بیٹا یوسف بن یعقوب بن ماتان نجار جو کہ بڑہئی کا کام کیا کرتا تہا
اور عقلمند تہا وہ بہی گیا ـــ بعضے کہتے ہین کہ اس یوسف مذکور کا مریم علیہا السلام
سے نکاح ہوگیا تہا لیکن ابہی تک ہم بستر نہ ہوا تہا ـــ اسلیئے اول ہی اول
یہہ عمل اوسکو برا معلوم ہوا ـــ مگر جبکہ اوس کا بری ہونا اوسکو ثابت ہوا
تب اوسکے ہمراہ مصر کو گیا اور دونو بارہ برس تک وہان مقیم رہے ـــ بعد ازان
حضرت عیسے عہ کی والدہ معہ حضرت عیسے عہ کے شام کے ملک مین آکر
ناصرہ مین رہے اسیواسطے نصارائے کو نصارای کہتے ہین کیونکہ وے گویا
منسوب کئے جاتے ہین ناصرہ کیطرف جہان حضرت عیسے عہ مقیم ہوئے تہے

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم ع کا

۸۷ — اس شہر مین حضرت عیسے ع تینتیس برس کی عمر کے پہنچنے تک مقیم رہی — پہر
خداتعالے نے اون پر وحی نازل فرماکر لوگون کے ہدایت کے واسطے روانہ
فرمایا — نقل ہی کتاب ایلی عیسلے ع سے وہ کہتا ہی کہ حضرت عیسلے ع کے جبکہ
تینتیس برس کی عمر ہوئی تو وے تشریف لیگئے تہے طرف اردن کی جو کہ ایک نہر
غور مین ہی جسکو الشریعہ بہی کہتے ہین چنانچہ وہان جاکر لوگون کو ہدایت کی
اور سبکو خداے واحد کیطرف رجوع کیا — اور حضرت یحیے ع ابن ذکریا ع
وہ ہین جو حضرت عیسلے ع پر بہروسا رکہتے تہے — جب یہہ بات ہوئے تو تین سو
تینتیس برس اور چہہ روز کانون ثانی کے غلبہ اسکندر سے گذر چکے تہے —
بعدازان حضرت عیسلے ع نے لوگون کو معجزات دکہلانے شروع کئے چنانچہ
ایک شخص مسمی عازر جسکو تین روز مرے ہوئے گذرے تہے آپ نے اوسکو
زندہ کیا — اور ایک جانور مٹی سے بنایا جسکو چمگدڑ کہتے ہین — اور مادرزاد
اندہی — اور ابرص لوگون کو آپ نے چنگے کئے — اور پانی پر بہی حضرت
عیسلے ع چلتے تہے — اور خوان بہی خداتعالے لے اون پر نازل کئے تہے
— اور کتاب اونپر انجیل نازل کی اور حال آپکا یہہ تہا کہ اون اور بالون کے
کپڑے پہنتے — اور ساگ پات کہاتے اور اکثر ایسا بہی ہوتا تہا کہ جو سوت
اونکی والدہ کاتا کرتی تہی اوسکو بیچ کر قوت بہم پہنچاتے اور حواری لوگ
جو کہ اونکے تابع تہے وہ بارہ آدمی تہے — ایک شمعون الصفا جسکا نام بطرس
بہی ہے — دوسرا اندرآوس اوسکا بہائی — تیسرا یعقوب ابن زبدی
— چوتہا یحیی اوسکا بہائی — پانچوان فیلبس — چہٹا برتولوماوس
— ساتوان توما — اٹہوان متی العشا — نوان یعقوب ابن حلفا
— دسوان لبا جسکو تدا دس بہی کہتے ہین گیاروان شمعون القنانی —

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم ع کا

۱۳ — بارواں یہود الاستخریوطی — یہہ وے لوگ ہین جنہون نے حضرت عیسے ۸۷
ع سے ایک خوان کی درخواست کی تہی — چنانچہ حضرت عیسے ع نے
اپنے خدا تعالے سے عرض کی — پس نازل کیا خدا تعالے نے ایک خوان
سرخ لپٹا ہوا ایک رومال سے جسمین مچہلی بہنی ہوئی اور گرد اوسکے
ترکاریان سوائے ساگ گندنے کے تہی اور سر سے پر اوس خوان کے نمک
رکہا ہوا تہا — اور اوچہ بین خوان کے سرکہ رکہا ہوا تہا — اور پانچ روٹیان
تہین کسی پر زیتون تہا اور باقی سب پر انار اور کہجورین تہین — اس خوانمین
سے بہت لوگون نے کہایا مگر کم نہوا اور جس بیماری والے نے اوسکو کہایا
فی الفور اچہا ہو گیا یہہ خوان چالیس روز تک اسطور پر نازل ہوتا رہا کہ ایک
روز اوترتا اور ایک روز نہ اوترتا — ابن سعید مغربی کہتا ہی کہ جبکہ خدا تعالے
نے حضرت عیسے ع کو اوپر اٹہا لینے کی خبر دی تو مضطرب ہوی — اور سب
حواریون کو بلا کر اونکے واسطے کہانا پکا کر یہہ کہا کہ آجکی رات تم سب میرے
پاس حاضر رہو کیونکہ آجکی شب مجکو تم سے ایک غرض ہی — چنانچہ رات کو
وے لوگ جمع ہوئے تو آپ کہانا کہلانے کے وقت کہڑے ہو کر اونکی خدمت
کرتی رہے اور بعد فراغ طعام کے سبکے ہاتہ اپنے کپڑے سے پونچہے — اونہون نے
بسبب اوسکی بزرگی کے اس امر سے انکار کیا — تب حضرت عیسے ع نے
ارشاد کیا کہ جو شخص میرے کام سے انکار کریگا وہ میرا نہین ہی پہر کوئی نہ بولا
جب بالکل فراغت ہو چکے تب حضرت عیسے ع نے کہا کہ یہہ جو مینے تمہارے
ساتہہ کیا ہی — یہہ فقط تمکو ایک خصلت سکہلائی ہی تا کہ تم ایک دوسرے کے
خدمت اسیطور پر کرتے رہو — اور حاجت میری تمسے یہہ ہی کہ اللہ سے
دعا مانگو کہ ابہی میری اجل ہون تاخیر کرے — جبکہ وے لوگ دعا کرنے پر مستعد

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم ع کا

۸۸ ہوئے تو خدا تعالے کیطرف سے ایک ایسی نیند اونپر مسلط ہوگئی کہ اونکو
دعا کرنے کی طاقت نہ رہی — اور حضرت عیسیٰ ع اونکو بیدار کرتے تھے اور
سرزنش کرتے جاتے تھے لیکن اونکی نیند مین کچھہ فرق نہ آتا تہا بلکہ اور
سستی اور کاہلی اونکو بڑہتی جاتی تہی — جبکہ یہہ معاملہ ہوا تو سب حوارین
بولے کہ اسبات مین ہم لاچار ہین ہمپر نیند بہت غالب ہو رہی ہے — تب
حضرت عیسیٰ ع نے فرمایا کہ پاک ہی اللہ جو لیجانا چاہتا ہی چرواہے کو
اور تتر بتر کرتا ہی ریوڑ کو — پہر حضرت عیسیٰ ع نے فرمایا کہ مین سچ کہتا ہون
تم کو ایک شخص تم مین سے قبل بولنے مرغ سحری کے میرا انکار کریگا —
اور ایک شخص تم مین سے تہوڑے درہم کے بدلے مجکو بیچ کریگا اور کہاوینگے
میرے قیمت — اسی اثنا مین یہہ اتفاق ہوا کہ یہود لوگکا ایک گروہ جو اوسکی
تلاش مین تہا اوسکے پاس ایک شخص حوارین[2] مین سے ہر دوس حاکم یہود کے
پاس گیا — اور کہا کہ کیا مزدوری مجکو دوگے اگر مین حضرت عیسیٰ ع کو بتلادون
— اونہون نے کہا کہ تیس درہم ہم تجکو دینگے چنانچہ وے درہم اونسے لیکر
حضرت مسیح ع کو بتلا دیا — اور خدا تعالے نے حضرت عیسیٰ مسیح ع کو اپنے
پاس بلا لیا — اور اوس شخص کی صورت بعینہ مثل عیسیٰ ع کے بنا دی جو کہ
اونکو بتلانے گیا تہا — ابن اثیر کہتا ہی درمیان کتاب کامل کے کہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام مین قبل تشریف لیجانے کے آسمان پر اختلاف علماء کا ہی —
بعضے یہہ کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ ع زندہ ہی آسمان پر تشریف لیگئے اور موت
اونکو نہین ہوئی — اور بعضے کہتے ہین کہ تین گہنٹے مُردہ رہی — اور بعضون کا

---

[2] وہ شخص جو حضرت عیسیٰ ع کو پکڑ وانیکا ارادہ کرکے یہودیون سے جا ملا تہا اوسکا نام
یہودا اسخریوطی ہی جو بارہ ان حواری تعداد مذکورہ بالا مین ۱۲

ذکر ہی حضرت عیسی ابن مریم ع کا

ور بعضون کا یہہ مذہب ہی کہ سات گہنٹہ مردہ رہی پہر بموجب حکم خدا تعالے کے
زندہ ہوئے اِس قول کا قایل اُوس قول خدا تعالے سے تاویل کرتا ہی جسکا
ترجمہ یہہ ہی کہ — مین مارونگا تجکو اور اوٹہاونگا طرف اپنی — جبکہ یہودیون
نے اوس شخص کو جسکی صورت بعینہ مثل صورت حضرت عیسے ع کے ہو گئی
تہی گرفتار کرلیا تب اوسکی مشکین باندہ کر کشان کشان یہودیون کے حاکم کے
پاس لیگئے — اور راہ مین اوسکو طعنہ دیتے جاتے تہے اور کہتے تہے
کہ آپ تو مُردون کو زندہ کیا کرتے تہے اب اپنے تئین ہمسے کیون نہین چہوڑا
لیتے اور کوئی تماچے مونہہ پر مارتا جاتا تہا — کوئی سر پر کانٹے پہینکتا تہا
— غرض وہانسے لیجا کر ایک لکڑی کہڑی کرکے اوسپر سُولی دی اور چہہ گہنٹہ
وہ جنازہ اوسپر ٹنگا رہا — بعد ازان یہہ ہوا کہ یوسف نجّار نے حاکم یہود
سے جسکو پیلاطوس کہتے تہے اور لقب اوسکا ہیرودوس تہا وہ لاشہ مانگ کر
درمیان اوس قبر کے جو کہ اوسنے اپنی لئی طیار کر رکہی تہی دفن کیا — اِس واقعہ
کے بعد یہہ ہوا کہ حضرت عیسے ع آسمان سے آپنے ما مریم کے پاس اُتر کر آئے
اور اوسکو دکہلائی دئے اور یہہ عورت اونکی قبر پر بیٹہی ہوئی رُو رہی تہی اور
یہہ کہا کہ مجکو خدا تعالے نے اپنے پاس آسمان مین بلا لیا ہی مین بہت اچہی
طرح پر یہان ہون — پہر حضرت عیسے ع نے فرمایا کہ حواریون کو جمع کرکے
لا — چنانچہ اوسنے بموجب فرمانے حضرت عیسے ع کے حواریون کو جمع کیا
اپنے اونکو خدا تعالے کیطرف سے رسول بنا کر یہہ کہا کہ روئے زمین پر تم پہیل
جاؤ اور الگ الگ واسطے منادی انجیل کے جاؤ اور لوگون کو ہدایت کرو
یہہ کہکر آسمان کو تشریف لیگئے اور حواری موافق حکم حضرت عیسے ع کے
الگ الگ ہو گئے — بروقت تشریف لیجانے حضرت عیسے ع کے طرف

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم ع کا

٩٠ آسمان کے سکندر کے غلبہ کو جو دارا پر ہوا تھا تین سو چھتیس [٣٣٦] برس ہو چکے تھے ۔
شہرستانی کہتا ہی کہ یہہ چار شخص حواری ۔ یعنے ایک متّی ۔ دوسرا لوقا
۔ تیسرا مرقس ۔ چوتھا یوحنا ۔ جمع ہوئے اور ان چارون نے ایک ایک
انجیل جمع کر کے مرتب کی ۔ متی کی انجیل کے خاتمہ کی یہہ آیت ہی کہ مسیح ع نے
فرمایا کہ مین بھیجتا ہون تمہین طرف لوگون اور قومون کے جیسا کہ مجکو میرے
باپ نے تمہارے پاس بھیجا ہے پس اب تم جاؤ اور خلق اللہ کو ہدایت کرو
باپ اور بیٹے اور روح قدس کے نام سے ۔ فاصلہ درمیان پیدایش محمد
رسول اللہ صلعم اور حضرت عیسیٰ ع کے آسمان پر تشریف لیجانے مین قریب
پانسو پینتالیس [٥٤٥] برس کا ہی ۔ اور جب حضرت عیسیٰ ع پیدا ہوئے تھے
تب اغسطس کی سلطنت کو تینتیس [٣٣] برس گذر چکے تھے اور اغسطس کے غلبہ کو قلوبطرا پر
اکیس [٢١] برس گذرے تھے ۔ کیونکہ اغسطس کو بارہ [١٢] برس تھا تخت پر بیٹھے ہوا
جبکہ وہ رومیہ اور بلاد مصر سے کوچ کر کے گیا اور قلوبطرا ملکہ یونان پر غالب
آیا اور اس غلبہ کے اکیس [٢١] برس بعد حضرت عیسیٰ ع متولد ہوئے ۔ اسمین اور
بھی اقوال ہین مگر یہہ قول اقوی ہی اور اغسطس نے کل تینتالیس [٤٣] برس بادشاہت
کی ہی اور حضرت عیسیٰ ع کی کل عمر تین تیس [٣٣] برس کی دنیا مین ہوئی اس حساب سے
معلوم ہوا کہ اغسطس کی وفات کو تینتیس [٣٣] برس گذر چکے تھے جب کہ حضرت عیسیٰ
ع آسمان پر تشریف لیگئے ۔ وہ سال اول جلوس غانیوس کا تھا اس سال
کے اخیر مین آسمان پر گئے ۔ اور حضرت عیسیٰ ع کی امت کے لوگ نصاریٰ
ہین انکا حال اور مذاہب کے بیانمین درمیان پانچوین فصل کے انشاء اللہ تعالیٰ
ہم مجملاً بیان کرین گے ۔ اور حضرت عیسیٰ ع کی والدہ یعنے مریم ع کی عمر
ترپن [٥٣] برس کی ہوئی یہہ بات اسطور پر ثابت ہی کہ جبکہ بطن مبارک حضرت مریم

ویرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

مریمؑ کے مین حضرت مسیحؑ نے قرار پایا تو حضرت مریمؑ کی عمر تیرہ ۱۳ برس کی تہی ۹۱
— اور کچھ اوپر تین تیس ۳۳ برس حضرت عیسےٰؑ کے ہمراہ زندگانی کرتی رہی —
اور جب حضرت عیسےٰؑ آسمان کو تشریف لیگئے تو اوسکے بعد چھہ برس تک
اور زندہ رہین ان سبکو اگر جمع کرین تو ترپین ۵۳ برس ہوتے ہین اسطرح

۱۳
۳۴
۶
۵۳

ذکر ہی ویران ہونی اور اجڑنی بیت المقدس کا

دوسری دفعہ اور زوال سلطنت یہود کا جو کہ پھر اونکو نصیب نہ ہوئی

اولاً یہہ بیان ہوچکا ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس بنایا
اور سنہ ۵۴۶ موسوی مین وہ طیار ہوچکا اور بخت نصر بیت المقدس پر
دو دفعہ لڑچکا یہانتک کہ بیت المقدس کو ویران کر ڈالا اور بنی اسرائیل اور
ہلکو نمین خراب و خستہ ہوکر درمیان انیسوین ۱۹ سال ابتداء بخت نصر کے مطابق سنہ ۹۹۷
موسوی کے چلے گئے اور ستر برس تک بیت المقدس ویران پڑا رہا لیکن پہر دوسری
دفعہ سنہ ۱۰۶۸ موسوی مین مطابق نواسی ۸۹ برس ابتداء بخت نصر کے تعمیر اوسکی
ہونی شروع ہوئی تو گویا سنہ ۹۰ مین تعمیر اوسکی ہوئی — جس شخص نے بیت
المقدس کی تعمیر کی تہی وہ ایک بادشاہ ملک فارس کا تہا جسکو اردشیر بہمن
کہتے ہین — بنی اسرائیل کی تواریخ مین اس شخص کا نام کیرش یا کورش ہے
بعضے کہتے ہین کہ کیرش اور ایک بادشاہ تہا سوائے اردشیر بہمن کے جبکہ اسکی
تعمیر ہوچکی تب بنی اسرائیل پہر وہین آکر بسے اور فارس کے حاکمون کے زیر
حکم رہا کئے — جب ایسا ہوا کہ یونانی فارسیون پر غالب آگئے تب بنی اسرائیل
یونان کے بادشاہون کے زیر حکم ہوگئے — اور یونان کا بادشاہ ایک حاکم
اونہین مین سے بطور اپنے نائب کے اون پر مقرر کردیا کرتا یہہ نائب جو مقرر

ویرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

۹۲ ہوتا تہا اوسکا لقب ہیرودوس ہوا کرتا تہا اسی حال مین بنی اسرائیل رہی جبتک
کہ اونہون نے حضرت ذکریا کو قتل کیا اور حضرت عیسےٰ عہ پیدا ہوئے جیسا کہ
اولاً بیان ہو چکا ہی پہر جبکہ مسیح عہ دنیا مین ظاہر
ہوکر لوگون کو ہدایت کرنے لگی تب اوس حاکم یہود نے جبکا لقب ہرودس تہا
اور نام اوسکا پیلاطوسی تہا مسیح عہ کے قتل کرنیکا ارادہ کیا — اسلئے خداتعالیٰ
نے حضرت عیسےٰ عہ کو آسمان پر اوٹہا لیا اور جو معاملہ او نسے اور یہودیون سے گذرا
وہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین — اور ولادت حضرت عیسےٰ عہ کی اکیسوین سال
غلبہ اغسطس کے ہوئی تہی مگر اغسطس نے تہتالیس برس بادشاہت کی بدین تفصیل
کہ بارہ برس ملک مصر مین اور کیس برس اور ملکون مین — اور جب اغسطس نے
وفات پائی تب حضرت عیسےٰ عہ کی عمر تخمیناً دس برس کی تہی اور تمام عمر حضرت
عیسےٰ عہ کے تا وقت تشریف لیجانے آسمان کے تنتیس برس تین مہینے کی تہی تو اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ اغسطس کو مرے ہوئے تئیس برس گذرے تہے جب حضرت عیسےٰ عہ
آسمان پر تشریف لیگئے — اغسطس کے بعد جو شخص بادشاہ ہوا اوسکا نام طیباریوس
تہا اسنے بائیس برس سلطنت کی — اور اسکے بعد خانیوس بادشاہ ہوا اسنے
کل چار برس بادشاہت کی اس بادشاہ کے اول سال جلوس مین حضرت عیسےٰ عہ
آسمان پر تشریف لیگئے ہین — پہر اسکے بعد قلوذیوس بادشاہ ہوا اوسنے
چودہ برس سلطنت کی بعد ازان ناردن بادشاہ ہوا اسنے تیرہ برس سلطنت کی
— اسکے بعد جو شخص بادشاہ ہوا اوسکے نام مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ اوسپاسیانوس
اوسکا نام تہا — اور بعضے یہہ کہتے ہین اسلمیوس نام تہا بہر تقدیر کچہہ نام ہو
اوسنے دس برس بادشاہت کی اوسکے بعد طیطوس جلوہ آرا تخت سلطنت
ہوکر بیت المقدس پر چڑہ آیا اور یہودیون کو قتل کر ڈالا کچہہ زندہ گرفتار کئے مگر

ویرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

مگر جو کہین چھپ گیا وہ بچ نکلا اِسنے بیت المقدس کو لوٹ کر ویران و تباہ کر ڈالا ۹۳
اور ہیکل کو بہی جلا دیا اور جو کتاب یہود کی پائی اوسکو پہونک دی اور بیت المقدس
کو بنی اسرائیل سے خالی کر دیا اور ایسا مارا اور ہلاک کیا کہ وے لوگ یہہ بہول
گئے کہ کل کو کیا روز ہوگا اسکے بعد اونکو پہر ریاست نصیب نہ ہوئی یہہ واقعہ بعد
چالیس ۴۰ برس گذرنے حضرت عیسے عم کے آسمان پر تشریف لیجانے کے
بعد وقوع مین آیا — کیونکہ بعد تشریف لیجانے حضرت عیسے عم کے آسمان پر
— تین برس غانیوس نے اور چودہ ۱۴ برس قلوذیوس نے — اور تیرہ ۱۳ برس
نارون — اور دس برس اوسپاسیانوس نے سلطنت کی ہے جسکی میزان
مین چالیس ۴۰ برس ہوتے ہین اگر ان سبکو جمع کرین — گویا دوسری دفعہ بیت
المقدس ویران ہوا اور یہودی پراگندہ ہو کر ایسے تتر بتر ہوئے کہ پہر بیت المقدس
کو مراجعت نہ کی تمام بلاد اطراف مین پہیل گئے یہہ واقعہ جب گذرا تب حضرت
عیسے عم کو تو چالیس ۴۰ برس گذرے تہے اور غلبہ اسکندر کو تین سو چہتر ۳۷۶ برس
— اور آٹھہ سو گیارہ ۸۱۱ برس ابتداء ملک بخت نصر کو گذر چکے تہے — پوشیدہ
نرہے کہ بیت المقدس اوس عمارت پر جو حضرت سلیمان عم نے بنایا تہا وقت
خراب اور ویران کرنے بخت نصر کے اپنی عمارت اول پر چار سو ترپین ۴۵۳ برس
محفوظ رہا — اور ستر ۷۰ برس تک بخت نصر کا ویران کیا ہوا پڑا رہا — بعد ازان
پہر اوسکی تعمیر ہوئی اور اس عمارت ثانیہ پر تا تخریب لیطوس یعنے اسوقت
تک کہ طیطوس نے اوسکو ویران دوسری دفعہ سات سو اکیس ۷۲۱ برس تک محفوظ
رہا — ایک کتاب مسمی عزیزی جو حسن ابن احمد مہدی کی تصنیف کی ہوئی در باب
حال مسالک اور ممالک کے ہے اوس کتاب مین مصنف یہہ لکھا دیکہا ہی کہ جبکہ
طیطوس بیت المقدس کو اجاڑ چکا اور وہ ویران و خراب ہو چکا تو پہر ایک

ویرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

۹۴ بادشاہ روم نے کچھہ اوسکی تعمیر کرکے اوسکا نام ایلیا رکھا تھا جسکے معنے ہین گھر
خدا کا اِس بادشاہ نے مرمت اوسکی ٹوٹی پھوٹی کی کردی تھی یہہ عمارت اور مرمت
گویا تیسری دفعہ ہوئی — بعد ازان بسبب فہمانہ والدہ قسطنطین کے اوس لکڑی کی تلاش مین
جسپر بزعم نصارے حضرت عیسے ع کو سولی ہوئی تھی بیت المقدس مین گئے اور حضرت
عیسے ع جسجائے موافق مذہب نصارا کے مدفون ہوئے تھے وہان پہنچے تب اُسنے
بیت المقدس کو ڈھا ڈالا اور حکم کیا کہ اوسکی جائے چرکین اور بیخانہ اور گوبر تمام شہر کا
ڈالا جائے — اِس حال مین وہ موضع الصخرہ مزبلہ بن گیا ہی حال وہاں کا رہا جبتک
کہ اہل اسلام کی فتح نہوئی جبکہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ وہان تشریف لیگئے اور
اونہون نے بیت المقدس کو فتح کیا تب وہان کے باشندون نے اونکی خدمت مین
حاضر ہوکر عرض کی کہ جسجائے کہ اب تمام شہر کی چرکین پڑتی ہے اسجائے بیت المقدس
کی ہیکل تھی انہون نے بمجرد سُننے اِس خبر وحشت اثر کے وہان کی گندگی اُٹھہوا کے
پہنکوائی اور اوسجائے ایک مسجد کلان بنوائی — یہہ مسجد تا وقت والی ہونے ولید
ابن عبد الملک الاموی کے قایم رہی جب یہہ شخص مذکور متولی ہوا تو اسنے عمر ابن الخطاب
رضی اللہ کی مسجد بنوائی ہوئی ڈھاکر اور مسمار کرکے پرانی بنیاد پر مسجد اقصے جسمین الصخرہ
تھا پھر نئے سر سیے تعمیر کی اور چند قبے بناکر کسی قبہ کا نام قبہ المیزان — اور کسی کا
قبہ المعراج — اور کسی کا نام قبہ السلسلہ رکھا یہہ تعمیر بیت المقدس کی آجکے
روز تک اوسیطرح پر قایم ہی اسیطرح سے نقل کیا ہی عزیزی نے دروغ برگردن راوی

مناسب یہہ ہی کہ عزیزی کے کلام کو بابت ویران اور
اجاڑ ہونے بیت المقدس کے معہ حال عمارت الصخرہ کے خاص اور منحصر کرنی چاہئے
تخریب بیت المقدس پر — کیونکہ صفات مسجد اقصیٰ کا بیان حدیث معراج محمد
رسول اللہ صلعم کے آیا ہی جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ہیکل کو حضرت سلیمان ع ابن داؤد علیہ السلام

علیہ السلام نے تعمیر کیا تہا یہہ عمارت تا انہدام کرنے بخت نصر کے اوسی طور پر جسطرح ۹۵
کی بنی تہی قایم رہی یہہ تخریب اول ہی ــــ پہر اوسکی تعمیر کورش نے کی یہہ تعمیر ثانی
تا منہدم کرنے طیطوس بادشاہ کے اوسی طرح پر رہی یہہ تخریب ثانی ہی ــــ
پہر کچہہ تعمیر اور مرمت اوسکی ہوگئی تہی یہہ مرمت قایم رہی تا ہلّانہ والدہ قسطنطین کے
ویران کرنے تک یہہ تخریب ثالث ہی یعنے اسکے وقت مین تیسری دفعہ بیت المقدس
خراب اور ویران ہوا پہر حضرت عمر ابن الخطاب نے تعمیر کی یہہ عمارت چہوٹی تہی
ہی لیکن یہہ بہی خراب ہوگئی ــــ اور ولید بن عبد الملک نے پہر اوسکی تعمیر کی
ــــ یہہ پانچوین دفعہ تعمیر ہوئی یہہ پانچوین تعمیر ا تبک موجود ہی

دوسری فصل

اسمین بادشاہان فارس کا بیان ہے

واضح ہو کہ بادشاہان فارس زمانہ سابق مین ایسا اقتدار اور حکومت رکہتے
تہے کہ کوئی اونکی برابری دولت اور حشمت اور انتظام مین نکر سکتا تہا ــــ
انکے چار طبقے گذرے ہین ــــ پہلے طبقہ کا نام فیشداذیہ ہی وجہ تسمیہ یہہ ہے
کہ جو شخص اس طبقہ مین بادشاہ ہوا کرتا وہ فیشداذ کہلایا کرتا تہا معنے فیشداذ
کے ہ اول سیرت عدل کی ہ ہین اس پہلے طبقہ مین نو ۹ بادشاہ گذرے ہین
جو فیشداذ کہلاتے ہین ــــ اول اوشہنج ــــ دوسرا طہمورث ــــ تیسرا
جمشید ــــ چوتہا بیوراسپ اسکو ضحاک بہی کہتے ہین پانچوان افریدون
بن اثفیان ــــ چہٹا منوچہر ــــ ساتوان ــــ فراسیاب آٹہوان زو
ــــ نوان کرشاسف ــــ یہہ طبقہ سب سے چونکہ اول اور بہت زمانہ گذشتہ

فصل ۲ بیان ملوک فارس کا

مین تہا اور اِن بادشاہون کے بیانات لڑائیون وغیرہ کے اور مدتین انکی سلطنتونکی ۹۶
جو نقل کی گئی ہین وے بہی عقل مین نہین آتین بلکہ اون حالات کے سُننے سے
سوائے گوش خراشی کے کچہہ حاصل نہین ہوتا لہذا انکے حالات کا ذکر ہمنے
چہوڑ دیا ہی اور وہ ذکر کیا جو قریب العقل تہا اور ذہن مین بہی آسکتا تہا —

دوسرے طبقہ کا نام کیانیہ ہے

اس طبقہ مین وے بادشاہ ہین جنکے نام کے سرے پر لفظ کَی کا مذکور
ہوتا ہے یہہ لفظ کَی کا واسطے تفاخر نام کے ذکر کیا جاتا ہی اور معنے اسکے بعضے
کہتے ہین کہ + روحانی + ہین اور بعضے کہتے ہین کہ بمعنے جبر کرنے والا + آئے ہین
— اس طبقہ مین بہی تمام وے بادشاہ جنکے سرے پر لفظ کے کا ہے کُل
۹ نو ہین — ایک کیقباد دوسرا کیکاوس — تیسرا کیخسرو — چوتہا کیلہراسپ
— پانچوان کیشتاسف — چہٹا کے اردشیر بہمن — ساتوین خمانی بیٹی
اردشیر بہمن کے آٹہوان دارا — پہلا — نوان دارا ثانی یہہ وہ دارا ہے
جکو سکندر نے غالب ہو کر قتل کرکے اوسکا ملک لے لیا تہا

تیسرا طبقہ

اس طبقہ مین بعضے ملوک طوایف بہی ہین اور اسکو طبقہ اشغانیہ کہتے ہین اس
طبقہ مین گیارہ بادشاہ ہین اونکے نام یہہ ہے اشغان بن اشغان اسکو
اشک بن اشکان بہی کہتے ہین — اور سابور بن اشغان — اور جوابن
اشغان — اور بیرن الاشغانی — اور جوذرز الاشغانی — اور نرسی
الاشغانی — اور ہرمز الاشغانی — اور اردوان الاشغانی — اور
خسرو الاشغانی — اور بلاش الاشغانی — اور اردوان الاصغر الاشغانی

بیان ہی اول طبقہ فیشدادیہ کا

چوتہا طبقہ

اکاسرہ کا کہلاتا ہی وجہ تسمیہ اسکی یہہ ہی کہ جو بادشاہ اس طبقہ مین ہوا وہ بخطاب کسرے مشہور ہوا کرتا تہا اور اسی طبقہ کے بادشاہونکو طبقہ ساسانیہ بہی کہتے ہین کیونکہ جد انکا ساسان تہا جسکی یہہ سب اولاد ہین اوسکی طرف نسبت کرکے طبقہ ساسانیہ کہلاتا ہے اس طبقہ مین چند عورتون نے بہی بادشاہت کی ہی بعد ہجرت نبوی صلعم کے اور وہ غالب ہوگئین تہین اور بادشاہون پر اول بادشاہ اس طبقہ کا اردشیر بن بابک گذرا ہے اور پچہلا یزدگرد جو کہ حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ کے وقت مین مقتول ہوا چنانچہ آگے یہہ حال معلوم ہوگا اب ہم ہر ایک طبقہ کا حال تفصیل وار بیان کرتے ہین

بیان ہی پہلے طبقہ فیشدادیہ کا

نقل ہی کتاب تجارب الامم وعواقب الہمم سے جو کہ علے احمد ابن مسکویہ کی تصنیف ہی اوسمین لکہا ہے کہ بادشاہ اوشہنج نے اول ہی اول بندوبست اور انتظام ملک کا کیا اور حاکم مقرر کرکے محصول ٹہرائے اسکا لقب فیشداد تہا معنے اس لفظ کے اول سیرت عدل کے ہین — اوشہنج بعد ٢٠٠ دوسو برس گذرنے کے طوفان نوح سے بادشاہ ہوا تہا موافق بیان ابن مسکویہ کے — مگر اور لوگ یہہ کہتے ہین کہ اوشہنج معہ اون بادشاہونکے جو ضحاک کے وقت تک اوسکے پیچہے تہے یہہ سب قبل طوفان نوح کے گذرے ہین — اور یہی مقولہ ہی اہل فارس کا — بلکہ فارسی لوگ طوفان ہی کے مقر نہین وہ کہتے ہین کہ ہمارے بادشاہونکی سلطنت کبہی منقطع نہین ہوئی اول سے

بیان طبقہ فیشدادیہ کا

ہمیشہ بادشاہت علے التواتر کرتے چلے آئے ہین ـــ اب ہم پہر رجوع کرتے ہین ابن مسکویہ کے بیان پر وہ کہتا ہی کہ اوشہنج یہہ وہ شخص ہی جسنے ایک شہر بابل دوسرا سوس ـــ بسائے تہے اور یہہ بادشاہ فاضل اور نیک خلق اور بڑا منتظم تہا بہت شہرونمین پہرا تہا بلکہ ہندوستان تک بہی آیا تہا اور یہہ شخص تخت پر بیٹہا اور تاج شاہی سے اپنا سر آراستہ کیا جب اسکی سلطنت کا دورہ تمام ہوچکا تو کوئی اوسکے پیچہے بادشاہ سوا طہمورث کے مشہور نہین ہوا یہہ بادشاہ اوشہنج ہی کے اولاد سے ہے مگر درمیان اسکے اور اوشہنج کے چند پشتین ہین یہہ بہی اپنی دادا کی خصلت پر چلتا رہا ـــ یہہ وہ شخص ہے جسنے اول ہی فارسی کا لکہنا نکالا اور دیالمہ کے طور پر لباس پہنتا تہا جب یہہ فوت ہوا تو اسکے بعد جمشید بادشاہ ہوا یہہ طہمورث کا حقیقی بہائی ہے اور معنے جمشید کے + شعاع قمر ہین + کیونکہ جم بمعنی قمر اور شید بمعنی شعاع ہے ایسے معنے خورشید کے ہین یعنے شعاع شمس کی اسلئے کہ خور نام شمس کا ہی اور شید بمعنی شعاع ہے حال اسکا یہہ ہی کہ ساتون اقلیمون پر سلطنت کرتا تہا اور نیک خصلت پر اگلون کی عمل کرتا تہا بلکہ منتقہ مین سے یہہ بادشاہ بہت نیک بخت اٹہا تہا اور اسی بادشاہ نے عہد سے لوگون سے مقرر کئے تہے یعنے ـــ دربان ـــ اور منشی اور اور نوکر چاکر مقرر کئے اور حکم کیا کہ ہر ایک شخص اس طبقہ کا ان نوکرون سے زیادہ نرکہے اتنے رکہنے ضرور ہین اور نوروز بہی اسی نے مقرر کرکے اوسکی عید مقرر کی تاکہ آجکے روز لوگ خوشیان کیا کرین ابن اثیر کتاب کامل مین لکہتا ہی کہ اس بادشاہ نے ہر ایک کام کے لئے مہرین علحدہ علحدہ مقرر کین تہین ـــ مثلاً لڑائی کی مہر پر + الرفق والمدارات + کہدوایا ـــ اور محصول کی مہر پر + العدل والعمارہ +

بیان طبقہ فیشدادیہ کا

اور قاصدون کے کار کے سے + الصدق والامانۃ + اور ستم اور ظلم کے لئے 99
فوجداری کار کی مہر پر + السیاستہ والانصاف + کہدوایا تہا یہہ رسم مہرون
کی تا ظہور اسلام جاری تہی مگر مسلمانون نے اس رسم کو محو کردیا تمام ہوئے
کلام ابن اثیر کے — ابن مسکویہ کہتا ہے کہ بعد تہوڑی مدت کے اوسنے اپنی
خصلت نیک کو چہوڑکر تکبر اور غرور اور ارکان ریاست اور لشکری آدمیون پر
تشدد اور ظلم کرنا شروع کیا — اور لذات جسمانی کا پابند اسقدر ہوا
کہ سب انتظام اور سیاستین جو اوسنے ایجاد کی تہین سبکو چہوڑ دیا —
بیوراسپ بمجرد دریافت کرنے اس خبر کے کہ شاہ جمشید سے سب اوسکی
رعیت کے آدمی اور خواص اور چہوٹا اور بڑا متنفر ہورہے ہین ایکبارگی
اوسپر تاخت لایا جمشید پر جسوقت کہ یہہ آفت ناگہانی ٹوٹی وہ اپنی جان
بچاکر بہاگ نکلا بیوراسپ نے بہی اوسکا ایسا تعاقب کیا کہ آخر کو اوسپر
فتح پائی اور گرفتار کر لایا مگر اوسکو کہڑا کرکے آرہ سے چیر ڈالا اس بادشاہ
کا نام ذہاک بہی ہے اس لفظ کے معنے ہین + دس آفتین + جبکہ اس کو
معرب کرلیا تو ضحاک ہوگیا — جبکہ ضحاک مستقل بادشاہ ہوگیا تو ساری
زمین پر اسکا عمل پہیل گیا اور اسنے نہایت گناہ عظیم اور تمام جہان مین بدی
اور شر اور ظلم اور کجروی ایسی پہیلادی کہ تمام خلق اس سے نالان ہوئی
اور قتل اور خونریزی اپنا پیشہ مقرر کرلیا اور صحبت مین اوسکی ڈوم اور مسخری
رہا کرتے تہے — اسکے دونو مونڈہون پر دو سلعہ تہے اونکو ہلایا کرتا اور
بیوقوفون جاہلون کے ڈرانے کو یہہ کہا کرتا کہ یہہ دو سانپ میرے مونڈہون پر
ہین یہہ چہپا لینا پڑے سے جبکہ اس بادشاہ کا ستم اور جور ملک مین پہیل گیا
اور خلق اللہ اسکے ہاتہہ سے تنگ ہوگئی تب ایک شخص مسمی کابی نے جسکے دونو

بیان طبقہ فشدادیہ کا

بیٹون کو ضحاک نے قتل کر ڈالا تہا اسفہان مین ظاہر ہوکے ایک لاٹہی کے سرے پر
ایک مشک باندہی ــ کہتے ہین کہ یہہ کابی مذکور ذات کا لوہار تہا اور وہ
مشک جو اوسنے اوس لکڑی پر باندہی تہی وہ کوئلے ڈہونکنے کی کہال تہی جس سے
ڈہونک کر آگ جلاتے ہین اور وہ لاٹہی ہاتہہ مین لیکر تمام شہر کے باشندونکو
یہہ غل مچا کر جمع کیا کہ بیوراسپ پر جہاد کرو چنانچہ اوسکا منصوبہ بن پڑا کہ تمام
خلق اسفہان کی اوسکے پاس آ جمع ہوئی ــ یہہ نیزہ جو اوس لوہار نے کہڑا کیا
تہا فارسیون کے نزدیک بہت معظم اور مبارک ہوا اون لوگون نے اوس نیزہ
کو جواہرات سے مرصع کرکے اوسکا نام درفش کابیان رکہا ــ جبکہ کابی مذکور کے
پاس خلق کثیر جمع ہوگئی تب وہ بیوراسپ پر چڑہ آیا بیوراسپ یہہ معرکہ دیکہکر
بہاگ نکلا ــ لوگون نے کابی سے کہا کہ تم سلطنت کرو ہم تمہاری اطاعت
کرینگے اوسنے کہا کہ نہین یہہ بات نہین ہوسکتی کیونکہ مین خاندان شاہی سے
نہین ہون مگر کوئی بیٹا جمشید کا ہو تو البتہ وہ مستحق اس حکومت کا ہے اوسکو اپنا
حاکم مقرر کرو ــ اون ایام مین افریدون بن اثفیان اولاد جمشید ضحاک سے چہپا ہوا
کہین رہتا تہا وہ کابی سے ہمراہ چند شخصون کے آکر ملا بعد ملاقات کے لوگون
نے اوسکو کہا کہ تم حاکم مقرر ہوگے یہہ خوشخبری وہ سنکر بہت خوش ہوا کابی نے
کہا کہ مین آپکے مددگارونمین رہونگا آپ بیشک سلطنت کیجئے چنانچہ افریدون نے
سب منازل بیوراسپ اور مال اور نوکر چاکر یعنے سب اسباب پر جو اوسکا تہا قبضہ
کرلیا ــ اور بیوراسپ کو بہی شہر داوند مین جاکر گرفتار کرکے قتل کر ڈالا
ــ اس ضحاک کے وقت مین حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف رکہتے تہے
اسیلئے ایک قوم نے یہہ گمان کیا ہے کہ اس ضحاک کا ہی نام نمرود تہا جس سے معاملہ
حضرت ابراہیم ع سے پڑا تہا ــ یا نمرود کوئی حاکم ہوگا اسکے عاملین مین سے

بیان طبقہ اول فیشدادیہ کا

مین سے اب اس ضحاک مین اختلاف پڑا ہی فارسی کہتے ہین کہ وہ اہل فارس سے ۱۰۱
تہا ۔ سریانی اور عرب والے یہہ کہتے ہین کہ وہ ہم مین سے تہا اور اہل فرس
یہہ بہی کہتے ہین کہ وہ ضحاک قبل طوفان کے تہا کیونکہ وے طوفان کے آنیکا
اقرار ہی نہین کرتے ۔ اسکے بعد افریدون ابن اثفیان بادشاہ ہوا
جوکہ اولاد جمشید سے تہا کہتے ہین کہ یہہ نوان لڑکا تہا اوسکے بچوئین سے ۔
اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ عہ شروع سلطنت افریدونمین درمیان اس
جہان کے تشریف رکہتے تہے ۔ کہا گیا ہی کہ افریدون وہ شخص ہے جسکا
ذکر قران شریف مین بہی ہوا ہے یعنے ذوالقرنین کے نام سے جوندکور ہے
اوس سے مراد افریدون ہے ۔ جب افریدون بادشاہوا تو اسنے بہت
نیک خصلت اور اچہی سیرت اختیار کے اور جو کچہہ مال مغصوبہ لوگونکا ضحاک
کے وقت کا موجود تہا وہ اونکے مالکون کو واپس کر دیا ۔ افریدون کے
تین بیٹے تہے ۔ اپنی زندگی ہی مین اسنے تین حصہ سلطنت کے کر دئے تہے
اونکے نام پر چنانچہ ایک لڑکے کو جسکا نام ایرج تہا اوسکو عراق فارس
۔ ہندوستان اور عرب دیا اور اسکو صاحب تاج اور تخت نشین بنا کر
اوسکے دو نو بہائیون پر حاکم مقرر کیا ۔ دوسرا لڑکا جو سلم تہا اوسکو
روم ۔ مصر ۔ اور دیار مغرب مرحمت کئے ۔ تیسرا جسکا نام طوج تہا
اوسکو ملک چین اور ترکستان اور تمام مشرق دے دیا ۔ جبکہ افریدون
مرگیا تب طوج اور سلم دونو بہائی ایرج پر چڑہ آئے اور اوسکو
پکڑکر قتل کرڈالا اور جتنے شہر اوسکے تحت حکم تہے وے سب آپسمین
تقسیم کرلئے اور آپ بادشاہت کرنے لگے ۔ بعد ازان یون ہوا کہ منوچہر
جو ایرج کا بیٹا تہا وہ اپنے دونو چچاؤن سے بسبب اپنے باپ کے مقتول

بیان طبقہ اول فیشدادیہ کا

۱۰۴ ہونیکے بہت رنجیدہ تہا بارادہ قصاص ترکستان کو گیا اور طوج اور سلم دونو
اپنے چچاؤن کو پکڑکر قتل کیا اور اپنے باپ کے ملک مین سلطنت کرنے لگا
افراسیاب جو کہ بیٹا طوج ابن فریدون کا تہا اوسنے بہی لشکر جمع کر کے
منوچہر بن ایرج کو جا گہیرا چنانچہ وہ طبرستان مین محصور ہوا — بعد ازان دونون مین
صلح ہو گئی اور یہہ بات قرار پائی کہ نہر بلخ ہماری اور تمہاری درمیان حد ہے
نہ تو تم اسکے آگے بہڑو اور نہ کبہی ہم تمہاری طرف اس حد سے تجاوز کرین —
اس منوچہر کے ہی وقتمین حضرت موسیٰ علیہ السلام اس دنیا مین تشریف رکہتے
تہے اور وہ فرعون مصر جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معاملہ پڑا تہا یعنے ولید
بن الریان وہ ایک حاکم باج گذار اور مطیع تہا منوچہر کے طرف سے — بعد وفات
پانے منوچہر کے افراسیاب سلطنت فارس پر مستقل بادشاہ تمام بلاد کا ہو گیا تہا
اس بادشاہ نے بہت فساد برپا کیا اور اکثر بلاد ویران کر ڈالے تہے
رعیت اسسے بہت دل برداشتہ ہو رہی تہی کہ یکایک زو بن طہماسپ جو کہ
اولاد منوچہر سے تہا ظاہر ہوا تمام خلق نے اوسسے درخواست سلطنت کرنے کی
چنانچہ وہ مملکت فارس پر بادشاہت کرنے لگا اور افراسیاب بلاد ترکستان مین
رہنے لگا مگر لڑائیان بہی اون دونو مین بہت سی ہوئین — یہہ بادشاہ بہت
نیک سیرت تہا جو شہر افراسیاب نے ویران اور تباہ کر ڈالا تہا وہ پہر کر اسنے
بسایا اور ہر ایک مکان جو اوسکا ڈہایا ہوا تہا وہ اسنے پہر کر طیار کیا — اور
ایک نہر واسطے فواید عوام کے مسمی الزاب نکالکر لایا — اور درمیان
اوس نہر کے ایک شہر بسایا — اس زو کے ایک وزیر مسمی کرشاسف
جو اولاد طوج ابن فریدون سے تہا بموجب مقولہ لوگون کے یہہ معلوم ہوا ہے
کہ وہ بہی اس سلطنت مین شامل تہا یعنے دونو ملکر بادشاہت کرتے تہے یہانتک

طبقہ دوسرا کیانیّہ کا

تک طبقہ فیشدادیہ کا بیان پورا ہو چکا

ذکر ہی طبقہ ثانیہ کیانیّہ کا

واضح ہو کہ بعد مرنے بادشاہ کرشاسف کے کیقباد بن زو بجائے اپنے باپ کے تخت نشین ہوا اس شخص نے بھی اپنے باپ ہی کے طور پر شہرون کی تعمیر اور بسانے مین کوشش کی اور اوسکے مرنے کے بعد کیکاوس بن کینبہ بن کیقباد مذکور تخت نشین ہوا اس بادشاہ نے تمام اپنے دشمن چن چن کر مارے اور بہت سردار بلوا کر مار ڈالے یہہ بادشاہ بہت سخت مزاج اور تند خو تھا بعد ازان خدا تعالے نے ایک بچہ خوبصورت اور حسین اوسکو عنایت فرمایا اوسکا نام سیاوش رکھا اس لڑکے کو بادشاہ بہت پیار کرتا تھا جبکہ وہ لڑکا بڑا ہوا اور کچھہ ہوش سنبھالا اوسوقت بادشاہ نے رستم پہلوان کو واسطے تعلیم شجاعت اور مردانگی کے یہہ لڑکا سپرد کیا یہہ رستم اس بادشاہ کی طرف سے سجستان کا ایک صوبہ تھا رستم پہلوان نے اوس لڑکے کو خوب تربیت کی اور نہایت ادب اور عقلمندی سکھلائی جب وہ اپنے فن مین کامل ہو گیا تب اوسکے اپ کے پاس رستم مذکور لیکر حاضر ہوا بادشاہ اوس لڑکے کو دیکھہ کر بہت خوش ہوا اور ارشاد کیا کہ بڑا تمام سلطنت اور امورات شہنشاہی تمہارے سپرد ہین مگر تقدیر برگشتہ نے یہہ کھیل دکھلایا کہ اوس لڑکے پر ایک عورت بادشاہ کی بیبیون مین جو سوتیلی ماں سیاوش کی تھی بسبب خوبصورتی اوس لڑکے کے جو کہ خود بھی سب عورتون مین حسین و مہ پارہ تھی عاشق ہو گئی ایکمدت تک یہہ راز ظاہر نہ ہوا کیونکہ اشتیاق ایک جانب سے تھا مگر موجب

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

۱۰۴ مثل کہ آدمی کا دشمن آدمی ہوتا ہی عورتون کے سکھلانے اور بہکانے سے
اوسکی طبیعت کو بہی ایک نوع کا تعلق اوس عورت سے پیدا ہو گیا — اور وہ
قحبہ تو اوسکے عشق مین ہلکی ہوئی تہی دفعتہً وہ راز طشت ازبام افتادہ ہو گیا
رفتہ رفتہ یہہ خبر کیکاوس کو بہی پہنچی — بادشاہ کو کمال رنج ہوا — مگر ارشاد
کیا کہ سیاوش محل شاہی مین نہ جایا کرے اور اوس جورو کو بعد سزا دینے کے
قید کیا — مگر بہت دنونکے بعد بادشاہ نے اوسکا جرم معاف کیا اور قید خانہ
سے مخلصی بخشی — لیکن وہ بدکار جب قید سے چُھٹی پہر بہی اس حرکت بد سے
باز نہ آئی دفعتہً اوسنے یہہ گل کہلائے کہ دو چار خوجے بلائے اور اونسے یہہ کہا
کہ تم سیاوش کے پاس جا کر یہہ کہو کہ اگر تو مجہسے عہد واثق اسبات کا کرے کہ مین
تجہسے نکاح کرونگا تو مین تیرے باپ کو بہی مار ڈالتی ہون — خواجہ سراؤن نے
یہہ حال بعینہ بادشاہ کیکاوس سے عرض کر دیا بعد سننے اس خبر کے بادشاہ نے
پہر اوسکو قید خانہ مین بہیجا — اور سیاوش کے گہر مین اور اوسکے پاس جانے
کی بالکل بندی تہی اس حادثہ اتفاقیہ سے سیاوش تنگ آ گیا چاہتا تہا کہ اسیطرح
سے کوئی بہانہ کرکے کہین کو ٹل جائے چنانچہ دو بات بن پڑی کیونکہ سیاوش
نے رستم پہلوان سے کہا کہ تم میرے والد ماجد سے اسباب مین سفارش کرو کہ بادشاہ
مجکو واسطے مقابلہ افراسیاب بادشاہ ترکستان کے روانہ فرماوین — بعد عرض
رستم کے — بادشاہ نے فوراً منظور کر لیا اور سیاوش کے ہمراہ لشکر متعین فرما کر
حکم دیا کہ افراسیاب بادشاہ ترکستان سے لڑنے کیواسطے جاوے — جبکہ سیاوش
میدان جنگ مین پہنچا اوسجا سے دونومین صلح ہو گئی سیاوش نے اس امر کی اطلاع
اپنے باپ کو کر بہیجی بادشاہ نے فرمایا کہ مجکو صلح منظور نہین اوسے لڑنا بہتر ہے
اور جسطرح بنے تمکو جنگ کرنی چاہئے — سیاوش نے یہہ خیال کیا کہ بغیر اسباب

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

کہ بغیر اسباب حرب افراسیاب سے لڑنا ممکن نہین ہے اور باپ کے پاس ۵۰۱
بھی مراجعت نہین کرسکتا ہے اسسے بہتر یہی ہے کہ افراسیاب سے جا ملے چنانچہ
ایسا ہی کیا کہ جب سیاوش افراسیاب کے پاس گیا اوسنے سیاوش کی بہت
عزت اور تکریم کی اور اپنی بیٹی سے اوسکا نکاح بھی کر دیا مگر بعد ایک مدت کے
اولاد افراسیاب نے اپنے باپ کو اوسکے مار ڈالنے پر برانگیختہ کیا اور بیان
کیا کہ جہان پناہ انجام اسکا برا معلوم ہوتا ہے افراسیاب نے فوراً سیاوش
کو قتل کیا اور اپنی دختر نیک اختر کو بھی چاہتا تہا کہ قتل کرے لیکن پہر محبت
پدری نے جوش مارا اوسکی جان بخشی کی وہ لڑکی چونکہ سیاوش سے حاملہ
ہوگئی تہی بعد انقضاے ایام حمل کے ایک لڑکا خوبصورت جنی اس واردات
کی خبر جبکہ کیکاوس والد سیاوش کو پہنچی اوسنے بمجرد سننے اس واردات
کے اوس اپنی جورو کو کہ جسکے باعث یہہ تفرقہ اندازی ہوئی اور ماجرا گذرا
قتل کیا اور چند جاسوس سوداگرون کے بہیس مین افراسیاب کے ملک کو
روانہ فرما کر یہہ حکم دیا کہ سیاوش کے بیٹے اور اوسکی جورو کو جسطرح
بنے چرالاو چنانچہ اون جاسوس کیکاوس نے اون دونون کو دربار کیکاوس
مین لا حاضر کیا یہہ لڑکا جو سیاوش کا بیٹا تہا اوسکا نام کیخسرو کہا گیا کیکاوس
نے اپنا تمام ملک اس لڑکے یعنے اپنے پوتے کیخسرو کے نام لکھہ کر رحلت
فرمائی اوسکی جاے کیخسرو تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا یہہ بادشاہ
اپنے وقت مین بہت ذی اقتدار اور طاقتور تہا مگر جوش محبت
پسری نے افراسیاب والی ترکستان پر جو حقیقت مین اسکا نانا تہا
واسطے لینے انتقام اپنے باپ سیاوس کے چڑھائی کروائی اور چند جنگ پے بہم
ہوئی آخر الامر کیخسرو غالب آیا افراسیاب اور اوسکی تمام اولاد کو قتل کیا

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

۱۰۶ اور انکے تمام شہر اور خزانہ عامرہ سب لوٹ لے جب یہہ انتقام پا چکا اور اپنے
باپ کا خون لیکر اپنی طبیعت ٹھنڈی کر چکا اوسوقت کیخسرو نے فقیری اختیار
کی اور دنیا سے یک قلم دست بردار ہوکر ریاست سے دست کشی کی مگر جبکہ
ارکان دولت نے اصرار کرکے عرض کی کہ اگر حضور کے مزاج مقدس مین ترک
دنیا منظور ہی تو جہان پناہ اپنی طرف سے کسی اور کو تخت سلطنت پر مقرر
فرماوین — اسوقت لہراسپ حاضر تہا یہہ شخص کیخسرو کے نوکرون مین
سے تہا اوسکو وصیت فرماکر بادشاہ گم ہو گیا کل سلطنت کیخسرو نے ساٹھہ برس
کی تہی
بعد ازان لہراسپ بہیجا کیکاوس کا بادشاہ
ہوا اسنے تخت مرصع جواہر پر بیٹھنا شروع کیا اور اسی کی واسطے خراسان
کی زمین مین شہر بلخ جسمین وہ واسطے لڑائی ترکون کے رہتا تہا بنایا گیا ہے
— اور اسی بادشاہ کے زمانہ مین بخت نصر تہا کہتے ہین کہ لہراسپ کی طرف سے
بخت نصر ایک عامل عراق — اور اہواز اور رُوم کے دجلہ کے غربی کنارے
کا تہا — جبکہ بخت نصر دمشق مین آیا اسنے اوسکی اطاعت منظور کی اور بنی
اسرائیل بہی اوس سے بیغی نہ تہے لیکن ایکمدت کے بعد سب بنی اسرائیل
اوس سے منحرف ہوکر بیغی ہوگئے یہہ بات اوسکو ناگوار گذری چنانچہ اسلئے
بخت نصر بیت المقدس پر چہڑہ آیا اور تمام بنی اسرائیل کو معہ اونکی اولاد
کے گرفتار کیا اور بیت المقدس کو اجاڑ کر ویران کر دیا جو یہودی اوس زمانہ
مین بچ گیا تہا وہ فرعون کے پاس درمیان ملک مصر کے خواہان امن ہوکر
جا رہا لیکن بخت نصر نے وہان بہی اونکا تعاقب کیا — اولاً تو فرعون مصر کو یہہ
لکھہ بہیجا کہ یہہ لوگ جو مصر مین بہاگ کر آرہے ہین حقیقت مین میرے غلام
ہین بہاگ کر چلے آئے ہین مناسب یہہ ہی کہ انکو میرے پاس روانہ کیجئے فرعون

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

فرعون مصر نے جواب مین کہا کہ یہہ لوگ غلام نہین ہین بالکل آزاد ہین اور مین انکو ۷۰
ہرگز تیرے سپرد نہ کرونگا یہہ جواب سُنکر بخت نصر کی کانون طبیعت مین آتش
غضب شعلہ زن ہوئی باز نہ رہ سکا بطور یلغار مصر پر چڑہ گیا وہان پہنچکر مصر
کے بادشاہ کو معہ اور باشندگان اوس شہر کے قتل کیا اور بہت سے آدمی
قید کرئے بعد ازان مغرب کی طرف کو تمام بلاد کو اُجاڑتا خراب ویران کرتا
لوگون کو قید کرتا ہوا چلا گیا — پہر وہانسے فلسطین — اور اردن کو مراجعت
کی ان شہرومنین ہی آکر ایسا ہی فتور برپا کیا کہ تمام باشندگان اون شہرونکو
مار ڈالا اور کچہہ گرفتار کرکے اپنے ساتہہ لیگیا اون لوگونمین جو یہانسے گرفتار کئے
تہے حضرت دانیال نبی اور چند شخص اولاد انبیاء علیہم السلام کے بہی گرفتار
آئے اب درمیان مورخین کے یہہ اختلاف ہی کہ بخت نصر بادشاہ مستقل تہا
یا مملکت فارس کیطرف سے نائب تہا — اصل اور صحیح قول یہی ہی کہ وہ
لہراسپ مذکور کا ایک نایب تہا جسکو امورات مہمات جنگ کا اور کشور
کشائی کا عہدہ مفوض تہا — بعدان فتور اور جنگ کے درمیان زمانہ
معد ابن عدنان کے عرب سے لڑا — لیکن جبکہ سب قبایل عرب اوسکی خدمت
مین آکر حاضر ہوئے اور سبنے بسر وچشم اوسکی اطاعت منظور کی تب بخت
نصر نے اونسے بہت سلوک کیا اور اونکے واسطے رہنے کے ایک مقام مسمی
انبار بنایا یہہ شخص اپنی تمام زندگی مین ایسے ایسے معاملہ کرتا رہا — یہہ سب
کچہہ جو بخت نصر کے ہاتہہ سے ہوا حقیقت مین یہہ تعبیر اوس خواب کی ہتی
جو بخت نصر نے دیکہا تہا — یہودیون نے بہی اپنی کتاب مین اس خواب کو
بیان کیا ہی اور مورخین مسلمانونکے بہی بیان کرتے ہین کہ بخت نصر نے خواب
مین ایک بت ایسا دیکہا کہ اوس کا سر سونیکا اور سینہ اور دونو ہاتہہ اوسکے

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

١٠٨ کہنیون تک چاندی کے ۔ اور پیٹ اوسکا اور رانین اوسکی تانبے کی تہین
۔ مگر دونو پنڈلیین اور دونو پیر اوسکے لوہے کے تہے ۔ اور پیرون کی انگلیان
اسطرحسے تہین کہ کوئی لوہے کی اور کوئی ٹہیکری کی ۔ پہر دفعۃً ایک پتہر پہاڑ
پرسے آپ ہی آپ اوس بت پر آپڑا اوسنے تمام تانبے اور لوہے وغیرہ کو
چکنا چور کر دیا پہر وہ سب ایک غبار بنکر ہوا مین اوڑنے لگا اور وہ پتہر جو اوس
بُت کے سر پر آپڑا تہا ایک ایسا بڑا پہاڑ بنگیا کہ تمام زمین اوسنے ڈہانپ
لی ۔ جب صبح ہوئی بخت نصر نے اپنے دلمین یہہ خیال کیا کہ اگر مینے اپنا خواب بیان
کیا اور جب اوسکی تعبیر کسی نے بیان کی تو کچہہ نہین مین اوسکے تعبیر کی بیان کرنے
سے خوش ہوکر یقین کرونگا جو میرا خواب بہی بتلا دے ۔ چنانچہ سب علماء
اور جادوگر اور کاہن لوگون کو جمع کرکے یہہ سوال کیا کہ میرا خواب بیان کرو
جو مینے آجکی شب دیکہا ہے تمام لوگ عاجز آگئے کسی نے خواب نہ بتلایا
۔ تب اوسنے حضرت دانیال علیہ السلام سے سوال کیا اور پوچہا کہ حضرت
آپ میرا خواب بیان کیجیے حضرت دانیال عم نے بعینہٖ اوسکا خواب جو اوسنے
دیکہا تہا بے کم و کاست کے سب بیان کر دیا ۔ اور تعبیر اوسکی یہہ بیان کی
کہ اوس بُت کا سر جو تہا وہ تیرا ملک ہے تو سب بادشاہونمین بمنزلہ اوس
بُت کے سر کے ہے جو سونے کا بنا ہوا تہا ۔ پہر تیرے بعد جو بادشاہ ہوگا
وہ تجہسے کم ہوگا جیسا کہ چاندی سونے سے کم ہوتا ہے قدر مین اسی طرح سے
پچہلا جو بادشاہ ہوتا جاوے گا اگلے سے کم ہوگا جیسا کہ تانبا چاندی سے کم
ہے ۔ اور لوہا تانبے سے بہی کم ہے ۔ اور وہ انگلیان جنمین سے کوئی
لوہے اور کوئی ٹہیکری کی تہی اوسکی تعبیر یہہ ہے کہ آخر زمانہ مین سلطنتین مختلف
اور مختلط ہوجاینگی کوئی قوی ہوگا کوئی ضعیف بعد ازان خداتعالے ایک سلطنت

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

سلطنت ایسی قایم کریگا کہ وہ تا قیام قیامت برپا رہے گی یہہ ہی تعبیر اوس
خواب کی جو بادشاہ نے دیکھا ہے — بخت نصر یہہ تعبیر اور بیان حقیقت
خواب کی سنتے ہی اوندہے موتہہ زمین پر گر کے حضرت دانیال علیہ السلام کو
سجدہ کرنے لگا اور حکم دیا کہ اس شخص کو آج سے مقرب درگاہ سلطانی کا
مقرر کیا اور خلعت اور انعام اسکو دینے چاہیئں — اب اسمین اختلاف
ہے کہ بخت نصر نے کتنے مدت سلطنت کی ہے — ابو عیسے کہتا ہی کہ بخت نصر
نے ستاون برس ایک مہینے آٹھہ دن بادشاہت کی ہے معنے لفظ بخت
نصر کے عطارد بولتا ہوا ہین یہہ نام اسواسطے رکھا گیا تہا کہ علماء اور
حکماء کا ہم جلیس اور ہمدم بہت رہتا تہا اور تحقیق علمی مین سرگرم تہا —
جب بخت نصر مرگیا تب اوسکے بعد بیٹا اوسکا اولاق بادشاہ ہوا مگر افسوس
کہ ایک ہی برس اسکو سلطنت نصیب ہوئی بعد ازان بلطشاصر نے جو بخت نصر
کا پوتا تہا دو برس سلطنت کی — ایک روز اسنے محفل شراب نوشی کی
مقرر کرکے تمام اپنے اہل عملہ اور یارون کو جو ایک ہزار آدمی کے قریب
تہے اوس محفل مین بلا کر ضیافت کی اور سونے چاندی کے برتن بیشمار
اونکے مہمانی کے واسطے جمع کئے تہے دفعتہ اوس حالت خوشی مین کیا دیکہتا ہے
کہ شمع کی لو پر کسی آدمی کا ہاتہہ ہی وہ شخص دیوار پر کچہہ لکہہ رہا ہے —
یہہ حال دیکہہ بلطشاصر کا حال متغیر ہوگیا اور بیہوش ہوکر اپنے ہاتہہ پیر
زمین پر مارنے لگا — اسی اثناء مین حضرت دانیال نبی کو بلا کر اونسے
سب واردات بیان کی حضرت دانیال نبی ع نے ارشاد کیا کہ جبکہ تونے
سونے اور چاندی اور تانبے اور لوہے کی بزرگی کی اور حالانکہ وے تیری
مدارت نہین کر سکتے اور خدا تعالے کی تونے کچہہ تعظیم نہ کی وہ خدا کہ جسکے ہاتہہ

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

مین تیری جان ہی اور سب تیرے امورات پردہ متصرف ہی تب اوسنے عالم
غیب سے ایک ہاتھہ بہیجا جو دیوار پر یہہ سطرین لکھہ گیا جسکے معنے یہہ ہین کہ
سلطنت تیری کہوئی گئی اور جاتی رہی اب یہہ سلطنت اہل فارس کو ملی ہے
ـــ کہتے ہین کہ اوسی رات کو بلطشاصر مارا گیا اس شخص کے اوپر دولت
اور حکومت بخت نصر کی تمام ہوگئی اور اوسکے خاندانین سے بادشاہت
اختتام کو پہنچی اب ہم بہر لہراسف کی
سلطنت کا حال لکھتے ہین واضح ہو کہ جبکہ لہراسف مرگیا اوسکے بعد کی گشتاسف
جسکو لوگ گمان کرتے ہین کہ ابتک کنذرین زندہ ہی بادشاہ ہوا بروقت تخت
نشینی گشتاسف کے زرادشت صاحب کتاب مجوس ظاہر ہوا تہا اسے
بادشاہ نے شہر فسا بسایا تہا ـــ جبکہ زردشت نے اپنا ایک نیا مذہب
نکالکر لوگون کو گمراہ کرنا شروع کیا اسوقت اس بادشاہ کو اولا تو اسکا
لیکن بعد کچہہ عرصہ قلیل کے تصدیق اسکے دین کی کرکے وہ مذہب اسنے اختیار
کیا ـــ بعد ازان درمیان گشتاسف اور خرزاسپ بادشاہ ترکستان کے
سبب اسکے کہ گشتاسپ نے زردشت کا مذہب اختیار کر لیا تہا چند لڑائین
بہاری واقع ہوئین لیکن آخرکار گشتاسپ غالب آیا اور خرزاسپ بادشاہ
ترکستان مغلوب ہوگیا ـــ بعد از وقوع واقعات کے یہہ ہوا کہ بادشاہ
گشتاسپ نے دنیا ترک کرکے گوشہ نشینی اختیار کی اور ایک پہاڑ مسمی
طمبند مین بیٹھہ رہا اوسجاسے کتاب زردشت مذکور کی پڑھا کیا کرتا تہا
بعد چند روز کے مفقود الخبر ہوگیا پہر اوسکا پتا نہ معلوم ہوا کہ کہان گیا
ـــ اور اس بادشاہ مذکور کا جو ایک پسر باوقار مسمی اسفندیار تہا وہ بہی
اوسکی حالت حیات ہی مین فوت ہوگیا تہا لیکن اوسنے ایک لڑکا اردشیر بہمن

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

اردشیر بہمن بن اسفندیار بن گشتاسپ چھوڑا تھا وہ لڑکا بجائے اپنے دادا ۱
کے تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا اس لڑکے نیک بخت کا نصیبہ ایسا چمکا کہ
بہت اقتدار اور شان اسنے پیدا کی حتی کہ شاہ ہفت اقلیم کہلایا

ابی عیسے کہتا ہی کہ اسی اردشیر بہمن کا نام زبان
عبرانی مین کورش ہی جسنے بیت المقدس کی پھر تعمیر کروا کے اور تمام بنی اسرائیل
کو پھر اونکے وطنوں مین بسایا — مگر کوئی دلیل قوی اس امر پر کہ کورش مذکور
اردشیر بہمن ہے سوا ء کتاب اشعیا نبی کے اور کوئی نہین

کیونکہ وہ نبی درمیان اپنی کتاب کے بائیسوین فصل مین حکایتاً جانب خدا
سے کہتا ہے مین کہتا ہون کورش چرواہے کو جو پورا کریگا میرے دوستون کو
اور پھر کر تعمیر اورشلیم کی اور ہیکل کی تزئین کرکے آراستہ کریگا — ایسا پھر
کہا ہے خداتعالے نے اپنے مسیح کورش کے حقمین کہ وہ شخص ہی جو اپنے
دہنے ہاتھہ مین اختیار کریگا تدبیر خلق اللہ کی اور جھکین گی سب بادشاہونکی
گردنین سامنے اوسکے کہول دئے ہمنے دروازہ ملکون کے سامھنے اوسکے
پھر کوئی بند نہین کرسکتا — اور چلونگا مین آگے اوسکے اور آسان کردونگا
آگے اوسکے وہ راہین جو بہت سخت اور مشکل گذار ہین اور اگر دروازہ
تانبے کے اوسکے سامھنے ہونگے تو اونکو بھی توڑ ڈالونگا — اور نعمتین ظلمات
کی اوسکے حوالہ کرونگا — پس یہہ جمیع صفات اس زمانہ مین کسی کے درمیان
نہ پائی جاتی تہین مگر اردشیر مین یہہ سب صفات مذکورہ صحیفہ اشعیا نبی ع
کے اوسمین پائے گئے اسسے معلوم و متعین ہوا کہ اردشیر بہمن ہی کیرش تھا
یہہ بادشاہ بہت سخاوت کرتا تھا اور خصلت اچھی رکھتا تھا — اوسنے
اپنے نامجات وغیرہ پر جو دستخط کئے ہین اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

۱۱۲ کہ یہہ شخص بہت نیک بخت اور مرد مسکین تہا وہ دستخط یہہ ہین + بندہ اللہ کا +
+ خادم اللہ کا + + نگاہبان تمہارے کام کا + — بعد ازان شہر رومیہ پر
ایک لاکہہ جوان تنومند اور بہادران میدان جنگ لیکر چڑہا اور بڑی دہوم
سے اس مقام پر لڑائی ہوئی — ہمیشہ یہی طور اوسکا رہا یہانتک کہ پیغام
اجل آ پہنچا اور ملک بقا کو چل دیا — معنے بہمن کے عربی مین نیک نیت ہین
— اس بہمن نے اپنی دختر نیک اختر کو چونکہ اپنے نکاح مین لاکر بموجب
مذہب مجوس کے عقد کرلیا تہا اور وہ لڑکی مسماۃ خمانی اپنے باپ سے
حاملہ ہوگئی تہی اسلئے اوسنے قبل اسکے مرنے کے یہہ کہا تہا کہ جو بچہ میرے
پیدا ہو اوسکے سر پر تاج شاہی آراستہ کیا جائے اور دوسرے بیٹے
کو یعنے ساسان ابن بہمن کو سلطنت نہونے پائے بہمن نے منظور کیا اور
بروقت رحلت کے اپنے ارکان دولت کو یہہ وصیت کی کہ جو لڑکا اسکے
پیدا ہو وہ بادشاہ ملک کا رہے چنانچہ بعد مرنے بہمن کے اوسکی زوجہ
حقیقت مین بیٹی ہتی یعنے خمانی بذات خود بندوبست اور انتظام ملک کا تا وقت
تولد دارا کے جو اوس سے پیدا ہوا کرتی رہی — ساسان ابن بہمن پر
یہہ امر بہت گران گذرا اوسنے لباس فقیری کا بدن پر سجا کر ایک ریوڑ بکرونکا
واسطے معیشت کے لیکر ایک پہاڑ مسمی اصطخر مین رہنا شروع کیا —
اسی ساسان کی اولاد بادشاہان ساسان کہلاتے ہین اور یہی شخص ابوالاکاسرہ
ہے — بعد ازان مسماۃ خمانی کے ایک بیٹا جو ایک رشتہ سے اوسکا بہائی
اور ایک رشتہ سے اوسکا بیٹا تہا پیدا ہوا اوسکا نام دارا رکہا گیا —
بروقت بالغ ہونے اور جوان ہو جانے اس لڑکے کے تمام ملک اوسکو
خمانی سپرد کرکے پردہ نشین ہوگئین — اور دارا مذکور تخت سلطنت پر بیٹہا

بیان ہے سکندر ابن فیلبس کا

بیٹھا اور اپنی شجاعت اور نیک طور اور ضبط ملک بہت اچھے طور سے کرنا ۱۱۳
شروع کیا اِس بادشاہ کے ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام بہی اوسنے
اپنے ہی نام پر دارا رکہا چنانچہ بعد وفات دارا کے دارا ابن دارا بادشاہ
ہوا یہہ بادشاہ بہت کینہ کش اور ظالم اور بے مروت شخص تہا جب یہہ حال
خلق اللہ نے اسکا دیکہا تمام عوام وخواص یکدفعہ ہی دل برداشتہ ہوکر
اِس بادشاہ سے متنفر ہوگئے اِسے دارا بادشاہ کے زمانہ میں سکندر ابن
فیلبس بہی حکومت کرتا تہا اوسکو جب یہہ حال معلوم ہوا کہ دارا سے تمام
اوسکے ارکان دولت اور امیر وامرا اور خواص وعوام بسبب اوسکے ظلم
اور بدخلقی کے دل برداشتہ ہورہے ہین — یکمرتبہ سکندر مذکور سپاہ اپنی
لیکر دارا پر جا چہڑا چنانچہ جانبین سے مقابلہ ہوا جیسا کہ بہت یارون دارا
کے نے ذکر کیا ہی کہ اونہین لوگون نے سکندر کو بہکا کر دارا پر چہڑا ئی کردائی
تہی اور جانبین سے لڑائی ہوتی رہی آخرالامر دارا کے رفقا نے جہانی
اوسکا کام تمام کیا اور سر اوسکا کاٹ کہ سکندر کے پاس لا حاضر کیا سکندر
نے اون تمام قاتلین کو جو لوگ دارا کا سر کاٹ لائے تہے بجائے انعام
شیرین کی شربت مرگ چہکایا بعد ازان تمام ملک سکندر کا ہوگیا

بیان ہی سکندر ابن فیلبس کا

واضح ہو کہ باپ سکندر کا مسمی فیلبس ایک بادشاہ بادشاہان یونان مین سے
تہا یونان مین کئی مملکت تہین ہر ایک مملکت کا ایک بادشاہ تہا بروقت
تخت نشینے اسکندر کے تمام ملک صاف ہوگیا یعنے سکندر نے تمام بادشاہون
سے لڑائی کی اور سلطنت بالاستقلال اپنی کرلی اور سبکا ملک چہین دیا بعد ازان

بیان ہی سکندر ابن فیلبس کا

١١٤ بادشاہ فارس سے سکندر آکر لڑا اور اوسکو قتل کرکے ہندوستان مین گیا اور تمام اطراف چین پر قابض اور متصرف ہوکر اسکندریہ کو جو ایک شہر سکندر کا بسایا ہوا تہا مراجعت کی — اور ناحیۃ السواد مین جاکر فوت ہوا بعضے کہتے ہین کہ شہروز مین مرگیا تہا بہر تقدیر عمر اوسکی چہتیس ٣٦ برس کی تہی جبکہ وہ مرگیا تب ایک سونے کے تابوت مین اوسکا جنازہ رکہہ کر اوسکی ماں کے پاس بہجوادیا — کل تیرہ ١٣ برس اس بادشاہ ذیشان نے سلطنت کی ہے اسکے مرنے کے بعد سلطنت رُوم کی جو متفرق اور الگ الگ تہی سب مجتمع ہوگئی — اور فارس کی سلطنت متفرق ہوگئی جو کہ اولاً مجتمع تہی اب اسمین اختلاف ہے کہ سکندر خناق کی بیماری سے فوت ہوا یا اوسکو زہر دیا گیا تہا — اسی سکندر کے زمانہ مین ارسطا طالیس حکیم جسکا وہ شاگرد تہا موجود تہا — اور اسی بادشاہ کا ارسطو حکیم مشیر و تدبیر تہا جسنے بروقت قتل کرنے والیان فارس کے سکندر کو یہہ مشورت دی تہی کہ ان لوگون کے مارڈالنے سے کچہہ حاصل نہ ہوگا بلکہ مناسب یون ہی کہ اس سلطنت کے کئی حصہ کرکے چند متولی مقرر کردیجیے ایکدوسرے سے آپ بغض و کینہ رکہنے لگینگے اور ہمیشہ آپسمین جوتی پیزار ہوا کریگی اور کبہی اتفاق نہ ہوگا ہمارا مطلب نکل آویگا چنانچہ اسکندر نے منظور کرلیا اور جو امیر کبیر اوس ریاست مین تہے اونپر سلطنت تقسیم کردی

٢٤ واضح ہو کہ فارس کے بادشاہ اکثر یونان پر تاخت لاکر اون لوگون کو تباہ اور زیر کیا کرتے تہے یہہ امر سکندر کو ناگوار معلوم ہوا چنانچہ اسیلئے اوسنے فارس پر چڑہائی کی تہی بروقت فتح کے چاہتا تہا کہ امراء عظام فارس کو نیست و نابود کرڈالے ارسطو نے یہہ مصلحت دی کہ اس سلطنت کی تفریق کردیجے جبکہ آپسمین اختلاف ہوگا اور اتفاق نہ ہوگا تب کبہی یونان کا ارادہ نکرینگے یہی اوسکا مطلب تہا فقط ١٢

بیان ہی سکندر ابن فیلبس کا

انہین لوگون کو ملوک طوائف کہتے ہین مورخین بیان کرتے ہین کہ سکندر کا رنگ بہورا اور آنکہہ کیری تہی — قبل اسکے بادشاہ ہونیکے یونان مین کئی سلطنتین تہین جب یہہ بادشاہ ہوا اسنے اولاد اونہین پر ہاتہہ صاف کرکے ایک سلطنت اپنی مقرر کی اور سبکو مار ڈالا بعدازان ملک رُوم کو بہی زیر حکم کرکے شامل سلطنت کرلیا جیسا کہ اولاً بیان ہو چکا — جبکہ تمام ممالک مغربیہ پر مسلط ہو چکا اسوقت اُسنے اسکندریہ بسایا اور ممالک شرقیہ لینے کا ارادہ کیا اور اُسی زمانہ مین دارا سے لڑائی ہوئی — بعضے یہہ کہتے ہین کہ شرق کی جانب سے شمال طرف کو اوسنے جاکے ایک دیوار یاجوج ماجوج کی روکنے کے واسطے بنائی — مگر صحیح یہہ ہی کہ اسکندر نے نہین بنائی واقع مین یہہ دیوار اوس شخص کی بنائی ہوئی ہے جسکا نام قران شریف مین ذوالقرنین ہے اور وہ ایک بادشاہ پُرانا ہے جو حضرت خلیل عہ کے وقت مین سلطنت کرتا تہا اب اسمین اختلاف ہے کہ ذوالقرنین کون شخص تہا بعضے کہتے ہین کہ ذوالقرنین سے مراد بادشاہ فریدون ہی — بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ اور کوئی بادشاہ ذوالقرنین تہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص بانئ دیوار کو سکندر رُومی سمجہتا ہے وہ بیشک غلطی مین ہے اور وہ جو عوام الناس مین ذوالقرنین سکندر کا نام مشہور ہوگیا ہے وہ بہی سراسر غلط ہے کیونکہ لفظ ذو عربی ہے اور ذوالقرنین یہہ لقب عربی ہے مثل القاب ملوک یمن کے جیسا کہ ذو جدن — ذو کلاع — ذونواس — ذوشناتر — ذوالقرنین الصعب ابن الرائش — اس رائش کا نام حارث ابن ذی سدد بن عاد بن ملطاط بن سبا ہی — بعضے کہتے ہین کہ ذوالقرنین سے مراد یہی طلعب مذکور ہے یہہ وہ شخص ہے جسکو خدا تعالے نے بڑی ثروت اور شان شوکت عنایت

بیان ہی ملوک طوایف کا

کی تھی اسنے یاجوج ماجوج کی دیوار بنائی ہی — چنانچہ ابن سعید مغربی کہتا ہے ۱۱۶
کہ حضرت عباس رضی سے لوگون نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ذوالقرنین جو قران
مین مذکور ہے اوس سے کون شخص مراد لئے ہے اونہون نے فرمایا کہ ہر ایک شخص بادشاہ
تھا قوم حمیر سے یہہ دلیل ہمارے قول کو تقویت بخشتی ہی اور اس سے صاف
ظاہر ہے کہ وہ شخص صعب مذکور ہے کیونکہ یہی بڑا بادشاہ ذی شان قوم
حمیر سے گذرا ہے — بعد مرنے بادشاہ سکندر کے اوسکے بیٹے کو تمام اعیان
مملکت نے کہا کہ آپ تخت سلطنت پر تشریف رکھئے اور بادشاہت کیجئے
اوسنے کہا مجکو بادشاہت نہین چاہتی چنانچہ وہ لڑکا فقیر ہو گیا اور بادشاہت
سے بالکل دست بردار ہوا اسلئے اوسکی سلطنت منقسم ہو گئی درمیان ملوک طوایف
اور ملوک یونان کے چنانچہ ہم آگے اسکا ذکر درمیان فصل تیسری کے بیان
کرین گے انشاءاللہ تعالے ا

بیان ہی ملوک طوایف کا

پوشیدہ نرہے کہ جبکہ بادشاہ سکندر ملک فارس پر غالب ہو گیا اور وہان کے
باشندونمین سے امرا اور وزرا — اور جمیع مردان خاندان شاہی کو گرفتار
کر چکا اوسوقت اوسنے چند آدمیون کو اوس گروہ مقیدین مین سے قتل کر کے
چاہتا تھا کہ سبکو حکم قتل کا دے لیکن حکیم ارسطاطالیس اس حرکت لا یعنی سے
مانع آیا اور عرض کی کہ خداوند نعمت ایسی تدبیر کیجئے جسمین اپنا مطلب بہی نکل
آوے اور یونانیون کی گردن پر فارسیونکا خون بہی نہ ہووے وہ راے
یہہ ہے کہ جہان پناہ چند امراء عظام کو انمین سے سلطنت مرحمت فرماوین
اور امورات شاہی مین کئی آدمی شریک کردین کیونکہ جسوقت کئی بادشاہ ہونگے

طبقہ تیسرا اشغانیہ

بادشاہ ہونگی بیشک انمین آپسمین اختلاف پڑیگا پھر ایک کو دوسرا آپ قتل کریگا ۱۷
اور پھوٹ پڑی رہیگی کبھی اتفاق انمین نہ ہوگا آپ سے آپ خراب ویران ہوجائینگے اور یونانیون کے سر اسطرح سے انکا خون ہی نہ ہوگا — سکندر کو یہہ رائے بہت پسند آئی چنانچہ اوسنے بیس ۲۰ آدمی منتخب کرکے فارس کے بادشاہ مقرر کردئے انہین لوگون کو ملوک طوایف کہتے ہین — چنانچہ اسی صورت سے فارس کی سلطنت پانسو بارہ ۵۱۲ برس تک متفرق رہی اور وہ لوگ ملوک طوایف کی سلطنت کرتے رہے — بعد اس عرصۂ مذکور کے اردشیر بن بابک جبکہ سلطنت فارس کا بادشاہ ہوا اوسنے تمام ملوک طوایف کو جو کہ قریب نوّے ۹۰ آدمی کے تھے سب کو جمع کیا اور ایک سلطنت مقرر کی — تواریخ مین ان بادشاہونکے نام اور اونکی سلطنتون کی مدتون کا کچھہ حال نہین لکھا ہے کیونکہ یہہ لوگ مثل چھوٹے چھوٹے رئیسون کے اطراف واقطار فارس مین پھیلے ہوئے تھے اور بعد اسکندر کے یونان کی بادشاہت کو بہت فروغ ہوگیا تھا چنانچہ یونان ہی کے بادشاہ اکثر جا بجا پر حکم تھا اسلئے مورخین نے بعد اسکندر کے ملوک طوایف کا حال بالکل ترک کردیا ہے بلکہ یونان کا حال لکھتے ہین لیکن جبکہ ملوک اشغانیہ کو درمیان ملوک طوایف کے ترقی اور فروغ ہوا تب اونکی تواریخ لکھی گئی تھی

بیان ہی تیسری ۳ طبقہ اشغانیہ کا

ابو عیسے کہتا ہے کہ اول ہی اول اس طبقہ اشغانیہ مین بادشاہ اشغابن اشغا جسکو اشک بن اشکان بھی کہتے ہین مشہور ہوا — اس بادشاہ کی ابتدا سلطنت دو سو چھیالیس ۲۴۶ برس کے بعد غلبہ سکندر کے ظہور مین آئی تھی — بعد اوسکے شاپور ابن اشغان بادشاہ ہوا اسنے ساٹھہ ۶۰ برس سلطنت کی —

طبقہ تیسرا اشغانیہ

۱۱۸ اس بادشاہ کے جلوس کو کچھ اوپر چالیس برس گذرے تھے جب حضرت عیسے
پیدا ہوئے بعد تین سو سولہ برس غلبہ اسکندر کے سلطنت اوسکی تمام ہوچکی تھی —
اور بعد اکیس برس کے بیرن اشغانی بادشاہ ہوا — اور سن تین سو سینتالیس ۳۴۷
سکندری مین یہہ شخص فوت ہوا — اوسکے بعد جوذرز الاشغانی انیس برس تک
سلطنت کرکے تین سو چھیاسٹھہ ۳۶۶ سکندری مین راہ عدم کی طے کر گیا — بعد ازان
نرسی الاشغانی چالیس برس حکومت کرتا رہا جس روز یہہ شخص بادشاہ ہوتا تھا
اسنے یہہ حکم عام سنایا تھا کہ مین اوس شخص کی عزت اور توقیر کرونگا جو میرے
حکم کی تعمیل جلد کریگا یہہ بھی سنہ چار سو چھہ ۴۰۶ سکندری مین فوت ہوا — بعد ازان
ہرمز الاشغانی نے انیس ۱۹ برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۴۲۵ سکندری مین
فوت ہوا یہہ شخص جس روز تخت سلطنت پر بیٹھا اسنے خلق اللہ کو یہہ حکم عام سنایا
کہ گناہ سے بچو اور برائی نکرو والا نہ تمہیر تعذیر جاری کی جایگی — بعد ازان
اردوان الاشغانی نے بارہ برس سلطنت کرکے سنہ ۴۳۷ سکندری مین بادیہ
پیمائے عدم کی کی — یہہ خسرو اشغانی چالیس برس سلطنت کرتا رہا اس شخص نے
تمام رعیت کو آتش پرست بنا دیا اور حکم دیا کہ اس آگ کی پوجا بتمام تاکید
کیجائے یہہ بھی سنہ ۴۷۷ تک اپنا زور دکہلا کر راہی ہوئے — جب وہ
مرچکا تب بلاش اشغانی بادشاہ ہوا اوسنے چوبیس برس سلطنت کی اور
سنہ ۵۰۰ سکندری مین وفات پائی — بعد ازان اردوان الاصغر
بادشاہ ہوا اسکے ایام حکومت مین اردشیر بن بابک ظاہر ہوا جسنے تمام
اردوان کے لوگون کو معہ اس بادشاہ اردوان اصغر کے مار کر ہاتھہ صاف
کیا اور تمام ملوک طوائف کی سلطنت کو نیست و نابود کرکے ایک بڑی سلطنت
ٹھہرائی چنانچہ سنہ ۵۱۲ مین اس اردوان مذکور کی سلطنت تمام ہوچکی تھی

ہوچکی تہی اب اسمین اختلاف ہی کہ اس شخص نے کتنے سال حکومت کی بعضے کہتے ۱۱۶
ہین گیارہ[11] برس بعضے تیرہ[13]

بیان ہی طبقہ چہارم کا جو اکاسرہ ساسانیہ کہلاتی ہین

پہلا بادشاہ اس طبقہ کا اردشیر بن بابک اولاد ساسان بن اردشیر بہمن بن مسبوق الذکر سے ہے جسکا حال اردشیر بہمن کے حال مین ہم بیان کرچکے ہین یہہ ساسان وہ شخص ہے جسنے گوشہ نشینی اور ریوڑ چرانا اختیار کرلیا تہا جبکہ اوسکے باپ نے حکومت او سلطنت دارا کے نام جن ایام مین کہ دہ سماۃ خمانی کے پیٹ ہی مین تہا مقرر کردے تہی جیسا کہ اولاً بیان آچکا ہے — واضح ہو کہ اردشیر بن بابک ایک شخص تہا ملوک طوایف مین کا جن ایام مین کہ اردوانیین کا دورہ تہا یعنے درمیان سنہ ۹۳۷ ابتداء بخت نصر کے پہر ایسا ہوا اس سالمین یہہ شخص اون سب اردوانیین پر غالب آگیا اسوقت پانسو بارہ[512] برس غلبہ اسکندر کو گذر چکے تہے اتنی ہی مدت ملوک طوایف نے سلطنت کی ہے اس اردشیر کے ظاہر ہونے اور ہجرت نبوی مین چارسو بائیس برس کا فاصلہ ہے اور اس سے قبل ستتر برس کے بطلیموس نے رصد بنائی تہی اس عرصہ تک ممکن ہے کہ بطلیموس زندہ رہا ہو بلکہ ہوسکتا ہے کہ اوسنے اردشیر ابن بابک کا زمانہ بہی دیکہا ہو کیونکہ وہ اس بادشاہ کے زمانہ سے کچہہ بہت بعید نہ تہا — تمام اکاسرہ جنکا پچہلا بادشاہ یزدگرد کہلاتا ہے اولاد اردشیر مذکور سے ہی — جبکہ اسی بادشاہ کو غلبہ ہوا اور سب اردوانیین پر غالب آگیا تب اسنے سبکو قتل کیا اور بندوبست ملک کا خوب کیا یہہ شخص بہت طویل الفکر اور عقلمند آدمی تہا چنانچہ اوسنے

طبقہ چوتہا ساسانیہ

۱۲۰ واسطے رہنمونی اپنے بیٹے شاپور اور اوسکی اولاد کے ایک دستور العمل تصنیف کیا تہا جسمین جمع قوانین سیاست اور بندبست اور انتظام اور احکام اور حیلہ ملک ستانی کے لکہے تہے — گر اسنے چودہ برس دس مہینے سلطنت کی اور درمیان سنہ ۵۲۷ سکندری کے فوت ہوا — بعد ازان اوسکے بیٹے شاپور بن اردشیر نے اکیتس برس اور چہہ مہینے سلطنت کی یہہ لڑکا بہت خوبصورت اور استوار آدمی تہا اسی وقت مین مانی کا فرظاہر ہوا تہا جسنے دعوہ نبوت کا کیا تہا اور اوسکے بہت لوگ تابع بہی ہو گئے تہے جو لوگ اوسکے مذہب مین ہین اونکو مانوی کہتے ہین — بعد گیارہ برس سلطنت کرنے کے مع افواج قاہرہ ملک روم کیطرف چڑہائی کی چنانچہ شہر نصیبین فتح کیا اور بہت بلاد روم مین سیر کرتا ہوا پہرا اوسوقت مین روم کے باشندے بت پرست تہے مگر یہہ حال اونکا قبل نصارا ہے ہونیکے تہا — اور چند شہر ملک شام کے بہی اسنے فتح کئے ہین جنکے باشندون کو طعمہ تیغ بیدریغ کرکے روسیہ کو کوچ کرگیا تہا — بعد ازان والی روم نے اس سے صلح کی اور اطاعت منظور کرلی اوسوقت مین بادشاہ روسیہ کا غرذیانوس تہا اسکا حال یونان کے بادشاہون مین بیان کرینگے اس شاپور مذکور کو توجہ تامہ فلسفہ یونانیہ کے جمع کرنے کی اور ترجمہ کرنے کی درمیان فارسی کے تہی — اور کہتے ہین کہ اسی کے زمانہ مین عود کا باجہ نکلا ہے یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۵۵۶ سکندری کے فوت ہوا — اوسکے بعد ہرمز بیٹا شاپور کا جو بہت قوی اور پہلوان اور طویل القامت تہا ڈیڑہ برس تک سلطنت کرتا رہا بسبب شجاع اور دلاور ہونیکے اسکو پہلوان کہتے ہین سنہ ۵۶۰ سکندری مین فوت ہوا — بعد ازان اوسکے بیٹے بہرام بن ہرمز نے کل تین برس تین مہینے سلطنت کی یہہ شخص بہے اپنے باپ ہی کی خصلت

طبقہ چوتھا ساسانیہ

۱۲۱ خصلت اور اطوار پر ورمیان نیدلبت اور مہربانی کرنے حال رعایا پر چلتا رہا اور شروع سنہ ۵۶۴ مین وفات پائی — بعد اوسکے بہرام ابن بہرام اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا اسنے بہی سترہ برس سلطنت کرکے سنہ ۵۸۱ سکندری مین وفات پائی — بعدازان اوسکے بیٹے بہرام ابن بہرام نے چار برس چار مہینے سلطنت کی یہہ بہی عدل اور سیاست اور انتظام مین اپنے دادا کے چلنون پر رہا اور سنہ ۵۸۵ پانسو پچاسی مین بعد گذرنے سات مہینے اس سال کے وفات پائی — بعدازان نرسی ابن بہرام ابن بہرام — بن ہرمز — بن شاپور — ابن اردشیر — بن بابک نو برس تک سلطنت کرتا رہا اور سنہ ۵۹۴ کے ساتوین مہینے اوسنے بہی وفات پائی — بعدازان ہرمز ابن نرسی نے جو اوسکا بیٹا تہا نو برس سلطنت کی اور سنہ ۶۰۳ کی ساتوین مہینے اوسنے بہی وفات پائی — جب ہرمز بہی مرگیا تب اوسوقت کوئی بیٹا اوسکا نہ تہا جو تخت کا وارث ہو مگر ایک عورت اوسکی عورتون مین حاملہ تہی ارکان دولت نے یہہ تجویز کی کہ وہ لڑکا جو اس عورت سے پیدا ہو اوسکے سر کو تاج شاہی سے مزین کرنا چاہئے چنانچہ وہ عورت ایک بچہ جنی اوسکا نام شاپور رکہا گیا اوسکا نسب نامہ یہہ ہے شاپور — ابن ہرمز — بن نرسی — بن بہرام ثانی — بن بہرام — بن ہرمز — بن شاپور — بن اردشیر — بن بابک — جبکہ یہہ لڑکا جوان ہوگیا تب اس سے آثار نجابت اور شرافت کے ظاہر ہونے شروع ہوئے — چنانچہ ایک یہہ ذکر کرتے ہین کہ ایک روز اسنے شور و شغب جو لوگون کا پل پر جو نہر دجلہ پر واقع تہا سنا تب اسنے پوچہا یہہ کیا غل غباڑا ہے خدام شاہی نے عرض کی کہ خداوند یہہ شور و غل ان لوگونکا ہے جو پل پر سے گذرتے اور آتے ہین —

طبقہ چوتھا ساسانیہ

۱۲۲ اس تُوکے نے حکم دیا کہ برابر اوسکے ایک اور پُل طیار کروانا چاہئے تاکہ ایک
پُل پر کو آیا کرین اور دوسرے پر کو جایا کرین چنانچہ وہ خلل پھر نہ ہوا — اس
حکم کے ظاہر ہونے سے مردمان ساکنین اوس شہر کو بہت تعجب ہوا کہ یہہ لڑکا
بہت دانا اور عقلمند اٹھا ہے — جن ایام مین کہ یہہ حالت صغر سن مین تھا
عرب لوگ اسکے ملک پر بچہ سمجھہ کر تاخت لاکر چند بستیون کو اُجاڑ گئے تھے
مگر جب اوسنے ہوش سنبھالا اور بالغ ہو گیا اسوقت جوانان تنومند اور دلاوران
قوی ہیکل منتخب کرکے عرب کو گیا جسکو وہان پایا طعمہ تیغ بیدریغ کیا بعدازان
شہر حسا اور قطیف پر جا کر وہان کے باشندون کو قتل اور ہلاک کیا ہر چند
کہ وہ لوگ فدیہ دیتے رہے مگر ہرگز قبول نہ کیا — بعدازان درمیان ایک
قلعہ مسمی مشقر کے جو کہ بحرین مین ایک قلعہ قبیلہ تمیم کا ہے اوسمین تمیم اور
بکر بن وایل — اور عبدالقیس کے قبیلون کے آدمی رہتے ہین اوسمین پہنچکر
بیشمار آدمی قتل کئے — بعدازان یمامہ مین جا کر وہان کے باشندون کو بھی
مار ڈالا — اور جب چشمہ پر پہنچا اوسکو بند کر دیا اور جو کوا عرب کا پایا اوسکو
آٹنٹ دیا — پھر دیار بکر — اور دیار ربیعہ پر مراجعت کر کے جو کہ درمیان
مملکت فارس اور عرب کے واقع ہین خوب خونریزی اور لوٹ کھوٹ
کی علےٰ ہذ القیاس تمام عرب کو لوٹتا کھسوٹتا پھرا کیا اسیواسطے اسکو شاپور
ذوالاکتاف کہتے ہین — بعد ان واقعات مذکورہ بالا کے آدمیونسے لڑائی ہوئی
اونکو بھی قتل کیا اور بہت سے آدمی گرفتار کئے — لیکن قسطنطین نے نذر
بھیج کر صلح کر لی اور ہمیشہ نذر بھیجا کیا یہانتک کہ سنہ ۵۵ھ اپنے جلوس مین
فوت ہوا عمر بھی اوسکی اتنی ہی تھی — مگر شاپور کے زمانہ مین اوسکی اولاد نے
بھی بادشاہت کی اور وفات بھی پائی — بعدازان للیانوس روم کا بادشاہ

طبقہ چوتھا ساسانیہ

بادشاہ ہوا اِس بادشاہ سرکش نے بتوں کی پرستش کو پھر ترویج دی اور تمام ۱۲۳
گرجا گھر جو نصارا سے کے بنوائے ہوئے تھے سبکو مسمار کرکے انجیل مقدس کو
پھونک دیا اور مستعد واسطے لڑائی شاپور کے ہوا — جبکہ یہہ بادشاہ
شاپور سے لڑنے کے لئے آمادہ ہوا تھا اسوقت قبایل عرب بھی اسکے ہمراہ
ہوگئے تھے کیونکہ وہ لوگ شاپور سے بہت جلی بھنکی تھے بسبب اوس دشمنی
کے جو شاپور نے عرب کے حق مین موافق بیان بالا کے کی تھی — سپہ سالار
لشکر لِلیانوس کا ایک جوان جنگی مسمی یوبیانوس تھا جو مذہب نصارا سے
بسبب خوف لِلیانوس کے پوشیدہ رکھا تھا اِس شخص نے لِلیانوس کی
متابعت درمیان ارتداد اور بتون کے پرستش کے مطلق نہ کی تھی چنانچہ
اسیواسطے لِلیانوس کو برا جانتا تھا اور دلمین اوسسے متنفر رہتا تھا جبکہ
شاپور کے لڑنے کی واسطے یہہ لِلیانوس گیا اسجا سے اتفاق سے یوبیانوس
نے چند پیادے شاپور کے پکڑ لئے اونہون نے اوسکو خبر دی کہ فلانے
مقام پر شاپور علیحدہ پھرتا ہے — اور واقع مین شاپور اخبار روم کی
جاسوسی کرتا ہوا علیحدہ لشکر سے پھرتا تھا جبکہ یوبیانوس کو اِس حال
سے اطلاع ہوئی اوسنے اپنا ایک قاصد شاپور کے پاس بھیجکر یہہ کہلا
بھیجا کہ ہمکو خوب معلوم ہے تم جہان پھرتے ہو اور باوجودیکہ ہم تجکو پکڑ
سکتے ہین الا یہہ ہماری بہادری ہے کہ فریب سے نہین پکڑتے — شاپور نے
یہہ بات سنکر بہت تعریف اوسکی کی اور جلدی سے اپنے لشکر مین جا ملا
— پھر تو جانبین کے لشکر کا مقابلہ ہوا اور بعد میدان رزم کے لِلیانوس
کی فتح ہوئی شاپور معہ اپنے لشکر کے بھاگ نکلا رومیون نے اون بھاگتون
کو بہت قتل کیا اور لِلیانوس نے شہر طیسفون پر جسکو مدائن بھی کہتے ہین

طبقہ چوتھا ساسانیہ

قبضہ کر لیا — بعد ازان الیانوس از سر نو لشکر امادہ کر کے اپنے قرب و جوار کے
سلاطین کی مدت اور کمک طلب کر کے ایانوس سے شہر چھین لیا — مگر لیلیانوس
فارس کے ملکون سے ہرگز نہ ٹلا وہین پڑا رہا اور شاپور خواہان صلح تھا اتفاق
سے ایک تیر قضا الیانوس کے درمیان خیمہ کے آکر ایسا لگا کہ اوسکے دل کے
اندر دو سار ہوگیا بدون بارے ہی مرگیا — لشکری لوگون نے جو یہہ خبر ہیبت
سُنی سبکے پیر اُکھڑ گئے کیونکہ اونکا بادشاہ دشمن کے ملکومین مارا گیا بسبب
اس تہلکہ کے برپا ہوے سبکے تمام لشکریون نے یونیانوس سے درخواست کی کہ تم
لیلیانوس بادشاہ کے قایم مقام ہوکر سلطنت کرو — اوسنے کہا کہ مین ہرگز
ایسے لوگون کی بادشاہت اختیار نکرونگا جو میرے دین و ملت کے موافق
نہین ہین سب نے یہہ اقرار کیا کہ ہم لوگ بجبر لیلیانوس کے خوف سے بت
پرستی کرنے لگے تھے والا نہ ہمتو واقع مین نصاراے ہین — اور اب ہم بہر
نصاراے ہوتے ہین جب یونیانوس کی اس امر سے اطمینان خاطر ہوئی اوسنے
بادشاہت اختیار کی اور شاپور سے صلح کر کے ہمراہ چند مصاحبون کے واسطے
ملاقات کے اوسکے پاس گیا — اور درمیان ایک مکان کے ملاقات
دوستانہ با معانقہ کر کے صلح اور دوستی کی بنیاد مضبوط کی پھر اپنے ہمراہ لشکر
روم کا لیکر بلاد روم کی طرف مراجعت کی — بعد ازان شاپور اپنے ملک مین
سلطنت کرتا رہا اور بعد بہتر برس جلوس کے کہ عمر بہی اوسکی اتنی تہی درمیان سنہ ۶۷۵
سکندری کے بعد گذرنے سات مہینے کے فوت ہوا — بعد ازان اردشیر بن
ہرمز اوسکا بہائی بسبب وصیت شاپور کے بادشاہ ہوا کیونکہ اوسکا بیٹا
بسبب صغر سن ہونیکے لایق سلطنت کے نہ تہا جب وہ بہی سنہ ۶۷۹ سکندری
مین مرچکا اسوقت اوسکا بیٹا شاپور ابن شاپور ذی الاکتاف پانچ برس چہ

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

چہہ مہینے تک سلطنت کرتا رہا یہہ لڑکا بہی اپنے باپ ہی کی خصلت کا متبع تہا ۱۲۵
لیکن بسبب گرنے ایک خیمہ کے دب کر بعد گذرنے دنش مہینے سنہ ۶۸۸
سکندری کے وفات پائی — اسکے بعد بہائی اوسکا بہرام ابن شاپور
ذی الاکتاف جسکو کرمان شاہ کہتے ہین سلطنت کرنے لگا کرمان شاہ
اسواسطے کہتے ہین کہ یہہ والی کرمان کا تہا اسنے بہی اچہی خصلت اور نیک
باتین اختیار کی تہین بعد گیارہ برس کے ایک شخص نے اوسکے ایک تیر مارکر
درمیان سنہ ۶۷۵ سکندری کے بعد گیارہ مہینے اس سال کے ہلاک کردیا
کہتے ہین کہ اوس شخص نے بسبب انتقام کے قتل کیا تہا — بعد ازان اوسکا بیٹا
یزدگرد بن بہرام بن شاپور تند خو اور درشت خصلت اکیس برس پانچ
مہینے تک سلطنت کرتا رہا یہہ بادشاہ بہت تند خو اور درشت مزاج اور
بدخلق اور بدخصلت اور ظالم جفا شعار تہا اور خونریزی بہی بہت کرتا رہتا تہا
— کہتے ہین کہ فارسیون نے کسی بادشاہ کے ہاتہہ سے ایسا ظلم اور ستم نہ دیکہا
تہا جو اسنے اون پر کیا جبکہ اسکا ظلم بہت بڑہ گیا اور ہمیشہ جفا شعاری کا
حد کو پہنچ گیا تب تمام فارسیون نے خدا کے سامنے تضرع وزاری اوسکے
مرنے کی دعا چاہئے چنانچہ وہ دعا تیر بہدف ہوئی کہ ایک دولتی گہوڑے
سے درمیان سنہ ۷۱۶ سکندری کے بعد گذرنے چار مہینے کے مرگیا —
اس یزدگرد کے ایک بیٹا بہرام گور تہا اوسنے اپنی حین حیات بادشاہ منذر
وجو عرب کا ایک بادشاہ تہا واسطے تربیت اور پرورش اور تعلیم نیک
خلاق کے سپرد کردیا تہا جب وہ لڑکا جوان اور لیق ہوگیا تب وہ اپنے
باپ کے پاس واسطے ملاقات کے حاضر ہوا — ہرچند کہ یہہ لڑکا بہت
عقلمند اور ادب پر سلیقہ تہا لیکن اوس سرکش باپ نے اوسکے حال کیطرف

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

۱۲۶ کچہہ التفات نہ کی چنانچہ یہہ امر اوس لڑکے پر ناگوار گذرا اوسنے اپنی مراجعت
کے واسطے درخواست کی وہ منظور ہوئی وہ بچارہ بحالت اوارہ ملک عرب کو
پاس منذر کے مراجعت کرکے چلا آیا جب اوسکا باپ مرگیا اسوقت سب
اہل فارس نے مجتمع ہوکر یہہ صلاح کی کہ یزدگرد کے بیٹون مین سے ہم کسیکو بادشاہ
مقرر نہ کرینگے کیونکہ ہمنے اس شخص کے ہاتہہ سے بہت ظلم اٹھایا ہے اور علاوہ
ازین بہرام گور نے چونکہ درمیان عرب کے نشو و نما پایا ہے وہ لایق اس ریاست
کے بہی نہین ہے کیونکہ اہل فارس اور اہل عرب کے عادات اور رسمیات مین
اختلاف عظیم ہے اسلیئے اون لوگون نے کسریٰ کو جو اولاد اردشیر سے تہا
اپنا بادشاہ مقرر کرلیا جبکہ یہہ خبر بہرام کو پہنچی اوسنے منذر اور اوسکے
بیٹے نعمان ابن منذر سے مدد طلب کرکے اور درمیان اہل عرب اور اہل
فارس کے اپنے بہت خطوط و نامہ بہیجکر سب سے تائید لیکر فارس مین آیا آخر الامر
بہرام گور اپنے باپ کی جائے بادشاہ مستقل ہوا اسکی شجاعت اور قوت اور
جوانمردی بہت بیان کی گئی ہے بعد ازان وہ اسطرح پر ہلاک ہوا کہ ایک روز
شکار کہیلنے گیا تہا ایک شکار اوسنے دیکہا چاہتا تہا کہ اوسکو روکے اوسکے پیچہے
جو بہاگا زمین شور کی کیچڑ مین دہنس گیا اوس زمین کے اندر دہنسا ہوا نیچے چلا
گیا اسنے کل تیئس برس گیارہ مہینے سلطنت کی اور سنہ ۴۳۱ مین بعد گذرنے تین مہینے
اس سال کے فوت ہوا بعد اوسکے بیٹا اوسکا یزدگرد ابن بہرام گور اٹھارہ
برس چار مہینے تک سلطنت کرتا رہا اور جمیع خصایل اپنے باپ کے استعمال مین
لاتا رہا یعنے تخریب اعدا اور تعمیر بلاد مین مثل اپنے باپ کے سرگرم تہا
بعد گذرنے سات مہینے سنہ ۴۵۹ کے یہہ بہی ہلاک ہوا اسکے دو بیٹے
تہے ایک ہرمز دوسرا فیروز جبکہ یہہ مرگیا تب ہرمز ابن یزدگرد تخت پر بیٹہا

طبقہ چوتھا ساسانیہ کا

۱۲۷ تخت پر بیٹھا اور سات برس تک لوگون پر ظلم اور رعیت پر ستم کرتا رہا —
اور دوسرا لڑکا فیروز جو اسکا بھائی تہا وہ قوم ہیاطلہ کے پاس خواہان کمک
اور مدد کا ہوکر پہنچا یہہ وہ قوم ہے جو درمیان خراسان اور بلاد ترکستان کے
جسکو طخارستان کہتے ہین رہتے ہین وہانکے بادشاہون نے یہہ فریاد کی کہ میرے
باپ کا ملک مجکو ملجائے اور میرا بھائی ہرمز سے تخت سلطنت چھین لیا جائے
اون لوگون نے اسکو مدد دی چنانچہ لشکر خراسان اور طخارستان کا فیروز
مذکور جمع کرکے اپنے بھائی ہرمز سے لڑنے کے ارادہ پر آیا اور درمیان رے
کے دونو کا مقابلہ ہوا خدا تعالے نے فیروز کو فیروزمند کیا اور فتح اوسکی
ہوئی اوسنے اپنے بھائی ہرمز کو گرفتار کرکے قید کردیا اور آپ تخت پر بیٹھ کر
حکومت کرنے لگا چنانچہ سلطنت ہرمز کی سنہ ۷۶۶ سکندری مین تمام
ہو چکی اس فیروز نے ستائیس برس سلطنت کی اور خصایل نیک برتنی
اور تالیف قلوب خلق مین مصروف رہا اسکے ایام حکومت مین سات برس کا
قحط پڑا تہا جسمین تمام چشمے اور گھانس خشک ہو گئی تہی اور چارپاے
ہو کے مر گئے تہے بعد میعاد مذکور کے خدا تعالے نے باران رحمت نازل
فرمایا — اور پھر دنیا مین تازگی اور سبزی دکھلائی دی — اخشنوار
جو کہ ایک بادشاہ قوم ہیاطلہ کا تہا اوسمین اور فیروز مین کچہہ رنجیدگی ہو گئی
تہی اور سبب اس رنجیدگی کا یہہ تہا کہ فیروز نے اوسکی لڑکی سے اپنی شادی
کی درخواست کی تہی اوسکو نامنظور ہوئی فیروز اپنا لشکر لیکر قوم ہیاطلہ پر
جا چڑھا اور وہان جاکر اوس قوم کے گناہون کو بیان کرنے لگا چنانچہ
اس قوم پر فیروز نے جو گناہ ثابت کئے تہے ایک گناہ یہہ بہی ثابت
کیا تہا کہ یہہ لوگ مردون سے اغلام کرتے ہین آخر الامر یہہ ہوا کہ ایک خندق

طبقہ چوتھا ساسانید کا

۱۱ مین ہوکہ قوم ہیاطلہ نے ایک کہاہی کہود کراوپر سے ڈہانپ رکہی تہی معہ اپنے ہمراہیون کے اوسمین گرکر راہی ملک بقا کا ہوا اخشنوار نے نکل کر تمام اسباب جو اوسکے لشکر کا تہا سب لوٹ لیا یہہ واقعہ سنہ ۷۷۴ سکندری مین وقوع مین آیا تہا — بعد ازان اوسکے بیٹے بلاش بن فیروز نے چار برس بادشاہت کی اور سنہ ۷۹۷ سکندری مین فوت ہوا — اوسکے بعد اوسکے بہائی قباذ بن فیروز نے تینتالیس برس بادشاہت کی جسمین چہہ برس تک اپنے بہائی جاماسپ سے لڑا کیا اسی بادشاہ کے ایام حکومت مین مردک الزندیق ظاہر ہوا تہا اسنے دعوہ نبوت کا کیا اور یہہ حکم لوگون کو سنایا کہ سب لوگ مال مین مساوی رہین یعنے جو کوئی مالدار ہووہ مفلس کو برابر حصہ بانٹ دیوے اور عورتون مین سبکی مشارکت رہے کیونکہ واقع مین عورتین سبکی حقیقی بہن ہین اسلئے کہ سب آدمی حضرت آدم عم اور حوا کی اولاد ہین ہین پس سب آپسمین مرد و زن بہائی بہن ہوئے اسلئے چاہئے کہ ہرایک کی عورت سے جو چاہے حاجت پوری کرلے کیونکہ وہ عورتین حقیقت مین مال مشترکہ ہین — اس بادشاہ بیوقوف یعنے کہ قباذ نے اسکا دین قبول کیا اور اسی سبب سے بہت سے آدمی مارے گئے مگر رعیت پر یہہ امر سخت ناگوار اور گران گذرتا تہا اسلئے تمام رعایا نے مجتمع ہوکر یہہ ارادہ کیا کہ قباذ کی جائے اور کوئی بادشاہ مقرر کرو اور اسکو تخت پر سے اٹہادو چنانچہ اوسکے بہائی جاماسپ بن فیروز کو تخت پر بٹہلایا — اور قباذ بہاگ کر قوم ہیاطلہ کے پاس مستغیث ہوکر گیا اس قوم نے اوسکی مدد کی قباذ لشکر خراسان کا لیکر اپنے بہائی جاماسپ سے آکر لڑا آخر الامر قباذ نے فتح پائی اور جاماسپ کو قید کیا پہر بدستور بادشاہت کرتا رہا اور سنہ ۸۴۰ کی ساتوین مہینے مین وفات پائی — اوسکے بعد بیٹا اوسکا

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

بیٹا اوسکا نوشیروان بن قباذ ـــ بن فیروز ـــ بن یزدگرد ـــ بن بہرام گور ـــ بن یزدگرد اثیم ـــ ابن بہرام ـــ بن شاپور ذی الاکتاف ـــ بن ہرمز بن نرسی ـــ بن بہرام ـــ بن بہرام ـــ بن ہرمز ـــ بن شاپور ـــ بن اردشیر ـــ بن بابک بادشاہ ہوا نوشیروان حالت صغر سن ہی مین بادشاہ ہوا تہا اور اڑتالیس ۴۸ برس تک سلطنت کرتا رہا کہتے ہین کہ نوشیروان جسوقت تخت پر بیٹہا اوسوقت ـــ اوسنے اپنے خواصون سے یہہ کہا کہ قبل از تخت پر بیٹہنے اور بادشاہ ہونے سے یعنے خداتعالے سے ایک عہد کرلیا تہا اب اوسکا ایفا ضرور ہے وہ یہہ ہے کہ یعنے جناب باری سے عرض کی تہی کہ اے خداوند جب مین بادشاہ ہونگا دو باتین ضرور کرونگا ـــ ایک یہہ ہے کہ منذر کی اولاد کو پہر ملک حیرہ مین لاونگا اور حارث غاصب کو اوسمین سے نکال دونگا ـــ دوسرا امر یہہ ہے کہ جتنے لوگ مزدک مذہب مین ہین اور اونہون نے تمام عورتین اور مال لوگون کے مشترک کرلئے ہین اسطور پر کہ کسی کی کوئی خاص جورو نہین جسپر چاہو چڑہ جاؤ اور نہ مال کسیکا ہے جسکو چاہا ہو لوٹ لو یہانتک کہ پاجیون کو اشرافون سے مختلط کردیا ہے ـــ اور دامادہونا بہت آسان کردیا ہے جتنے کمینے اور رذالے اون اشرافزادیون کو کہتے ہین کہ جنکو کبہی آنکہہ بہر دیکہنے کی اونکو طاقت نہین ہوئی تہی ان سب لوگون کو قتل کرونگا اسوقت مزدک بہی تخت کے پاس حاضر تہا کہنے لگا کہ جہان پناہ آپ کو اتنا مقدور ہے کہ آپ ان سب لوگون کو قتل کیجئےگا یہہ کار کبہی نہ کرنا کیونکہ خداتعالے نے تمکو اسواسطے نہین پیدا کیا کہ تم دنیا مین فساد برپا کرو بلکہ تمکو فساد کے ہونے اوسکی اصلاح امر

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

۱۴۰ سکے واسطے بادشاہ بنایا ہے — اسوقت بادشاہ خفا ہوا اور کہا کہ حرام
زادے کیا تجکو وہ بہی یاد ہے جبکہ تو نے قباذ سے کہا تہا کہ مجکو اجازت دو تو مین
نوشیروان کی والدہ سے صحبت کرون اور بادشاہ نے بسبب اتباع تیرے
دین کے اجازت دی اور تو اوسکے مکان مین گیا — اور مین دوڑ کر تیری
پیرونمین پڑا اور تیری منتین کرکے تجسے اپنی والدہ کو بخشوایا جب تو نے
مجکو بخشی اور پہر تو اولٹا چلا گیا وہ تیرے پیرون کی جرابون کی بو آجتک
میری ناک سے نہین گئی ہے مجہے تو خوب یاد ہے مزدک بولا کہ سچ
ہے — نوشیروان نے اوسیوقت قاتل کو حکم کیا کہ اسکو قتل کرو فوراً
بادشاہ کے روبرو اوسکا سر اوڑا دیا گیا اور لاشہ اوسکا جلا کر خاک
سیاہ کر دیا گیا — اور منادی ہوگئی کہ جو قوم مزدکیہ ہین یعنے جو لوگ اسکے
مذہب مین ہین اونکا خون ہدر ہے جو پاوے مار ڈالے اوس روز بہت آدمی
مارے گئے — اور دوسرا حکم نوشیروان نے یہہ بہی دیا کہ مانوی لوگ
بہی قتل کئے جائین چنانچہ فرقہ مانویہ کے بہت آدمی مقتول ہوئے — بعد ازان
نوشیروان نے وہی مذہب قدیم جو مجوسیون کا تہا جاری کیا — اور تمام حاکمون
کے نام شقہ روانہ کرکے سلطنت کو مضبوط کیا اور ہمیشہ امورات سلطنت مین غور
پرداخت کرتا رہا یہانتک کہ جو سقم باضعف اوس سلطنت مین آگیا تہا یکقلم
جاتا رہا — اور جو لوگ تابع وہم وخیال کے تہے وہ سب چہوڑ دادیا اور خون
کہانا لوگون سے موقوف کر دیا — اور لشکر کی بہی یہی غور پرداخت کرکے
برچہی بہالے اور ہتیارون سے سبکو آراستہ کر دیا — اور جو شہر ٹوٹا
پہوٹا تہا اوسکی از سر نو تعمیر کروائی — اور اطراف وجوانب کے ملکون پر
جو لوگ بسبب ضعف سلطنت قابض ہوگئے تہے وہ ملکین پہر سلطنت مین شامل

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

شامل کین ان بلاد کے شامل کرنے کی بہت سبب بیان کئے گئے ہین بہر کیف
وہ ملک یہہ ہین — سندنج — زابلستان — طخارستان — دردستان وغیرہ
اور چند قلعی اور کوٹ بہی اس بادشاہ نے بنوائے — اور وہ مال و دولت
جو مردکیہ مذہب والو انکا ہاتہہ آیا تہا اسکے لئے یہہ قانون مقرر کیا کہ جس مال کا
مالک دستیاب ہو بشرط پہچاننے کے لیجاوے اور باقی جو بدون مالک رہا
وہ فقرا اور مساکین کو تقسیم کروادیا اور جس بچہ کے حسب و نسب مین اختلاف
پایا اوسکو مشتبہ تصور کیا — اور اگر کسی مردکی کا بچہ ثابت ہوا اوسکو اوس
شخص کا غلام مقرر کردیا جسکے تخم سے پیدا ہوا تہا — اور جس نیک بخت عورت
کے بزور و قوت کسی مردکیہ نے پکڑکر عزت خراب کرڈالی تہی اوس عورت کو
بقدر مہر روپیہ اوسے دلوادیا — اور جو عورتین اس قسم کی تہین کہ اونکے متولیون نے
بسبب غیرت اور ننگ کے اونکے متولی ہونے سے انکار کرلیا تہا یا انکو کوئی اونکا
متولی نہ تہا بلکہ لاوارث تہین اونکے واسطے ایک مکان بادشاہی مقرر کرکے پہہ
حکم دیا کہ اس مکان مین اس قسم کی عورتین سب جمع کیجاوین جبکہ وہ جمع ہوچکین
پہہ حکم دیا کہ جس سے چاہین اپنا نکاح کروالین بادشاہی خزانہ سے خرچ دا
اونکی شادی کے دیا جاوے — اور ایسا ہی اون لڑکیون لاوارث کے باب
مین حکم دیا جنکا کوئی مالک نہ تہا اور وہ مردکیہ ہی نہ تہین — اور جتنے لڑکے لاوارث
اکٹہے ہوئے اونکو غلامان شاہی مین مندرج کیا — بعد اس بندوبست کے منذر کو
ملک حیرت دلوایا اور حارث کو وہان سے نکالدیا جبکہ حارث خوف کہاکر معہ اپنے
قبایل کے بہاگ نکلا اوسوقت بموجب حکم منذر کے واسطے تعاقب حارث
کے سوار گئے چنانچہ اوسکے اہل و عیال کو گرفتار کرلائے مگر حارث ہاتہہ نہ آیا بلکہ
مفقود الخبر ہوگیا اس کے گم ہونے مین اختلاف ہی چنانچہ ہم بہی اسکا حال بطور

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

سکندر کے حاکمین درمیان چوتہی فصل کے انشاء اللہ تعالے بیان کرینگے — ۱۳۲
بعد ازان اپنے باپ قباذ کی جورون کو نوشیروان نے یہہ حکم دیا کہ اگر تمہارے
مرضی خانہ نشینی کی ہو تو مجہسے تنخواہ لے جاؤ گہر مین بیٹہے رہو والا نہ اپنے پسند
کے مردون کو تلاش کرکے نکاح کرو تم کو اختیار ہے — بلاد مفتوحہ نوشیروان
کی تفصیل یہہ ہے کہ اس بادشاہ عادل نے الرہا جو شہر ہرقل کا ہے فتح کرکے
اسکندریہ بہی فتح کیا اور قیصر روم نے بہی اوسکی اطاعت منظور کی بعد ازان
الخزر کو گیا اور وہان سے عدن کو پہر ایک نواح مین سمندر کے پاس جو درمیان
دو پہاڑون کے صخور مشہور ہے وہان قیام پذیر رہا — اور وہانسے الحدید
کو گیا — بعد ازان قوم ہیاطلہ کے سر پر خرابی لایا چنانچہ وہان جاکر فیروز کے
خون کا مطالبہ کیا اور اس بہانہ سے تمام اونکے بادشاہونکو مار کر — شہر اونکے
ویران و نیست و نابود کردئے اور خلق کثیر ماری گئی پہر بلخ وغیرہ کو کوچ کیا اور
وہانسے مداین کو مراجعت کرکے یمن کی مہم پر ایک لشکر مہیا کرکے اوسکا سپہ سالار
دہرز کو بناکر روانہ کیا اسنے وہان جاکر تمام ملوک حبشہ کو جو یمن پر غالب آگئے
تہے قتل کئے — اور پہر از سر نو ریاست ابن ذی یزن بعد مقتول ہونے
بادشاہ حبشہ کے جسکا نام مسروق ابن ابرہۃ الاشرم تہا بادشاہ ہوا
یہہ وہی بادشاہ ہے جو کعبہ پر بارادہ مسمار کرنیکے ہاتی لیکر آیا تہا — پہر
جرجان پر ایک بہاری لڑائی ہوئی بعد اوسکے باب الابواب اس نوشیروان
نے بنوایا اسی بادشاہ کے زمانہ کے چوبیسوین سال جلوسی مین عبد اللہ والد
رسول اللہ صلعم کے پیدا ہوئے تہے اور پیغمبر خدا صلعم بیالیسوین ۴۲ سال جلوسی مین
پیدا ہوئے — اور درمیان سنہ ۸۸۸ سکندری کے ساتوین مہینے نوشیروان
راہی ملک بقا کا ہوا — بعد اس بادشاہ ذیشان کے ہرمز ابن نوشیروان اوسکا

طبقہ چوتہا سا سایہ کا

اوسکا بیٹیا جوکہ بہت عادل اور نیک نیت آدمی تہا تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ ۴۳
ایسا عادل ہوا کہ ایک اونے کے واسطے شریف سے مواخذہ کرتا اور درباب
انصاف کے بہت مبالغہ کرتا تہا یہانتک کہ اوسکے امراء عظام کو یہہ امر ناگوار
گذرا اور سب اوسکے دشمن ہوگئے کہتے ہین کہ اپنے بیٹون اور دوستون
کی بہی کچہہ خاطر درباب حق مدعی کے روا نہ رکہتا تہا اور عدل مین اسقدر
افراط کرتا تہا کہ سب سردار اور اکابر شہر رنجیدہ تہے کسی قوی کا یہہ
مقدور نہ تہا کہ کسی ایک ضعیف کو ہاتہہ لگالے اور طریقہ اسنے یہہ نکالا
تہا کہ ایک صندوق دربار کے باہر رکہوا دیا کرتا اوس صندوق کو اپنی مہر
اور کنجی سے بند کردیا کرتا اور اوپر اوس صندوق کے ایک سوراخ ہوتا تہا
جو مظلوم آتا اوس صندوق مین عرضی ڈالدیتا یہہ بند و بست اسواسطے
جاری کیا تہا کہ شاید کوئی مظلوم اقربا یا کسی امیر کبیر کا ہو اور وہ بسبب
وہشت کے نالش ظاہر نہ کرسکے ایسا نہ ہو کہ پہر وہ مظلوم ہی رہجائے چنانچہ
اسلیئے خود آپ صندوق کہولکر ایک ایک شخص کی عرضی دیکہہ کر پڑہتا اور
مستغیث کی فریاد کو پہنچتا بعد ازان عادت انصاف پسند نے اسکو ایسا
تنگ کیا کہ اسنے اب یہہ تجویز کی کہ کوئی تدبیر ایسی نکالنے چاہیے جسسے
دمبدم ظالم کے ظلم سے اطلاع ہوتی رہے انصاف رسانی مین تاخیر نہ ہوا
کرے چنانچہ ایک رسّی دراز جسکا ایک سرا خلوت خانۂ بادشاہی کے ایک
سوراخ مین اور ایک سرا اوسکا راہ عام پر باندہا گیا اور حکم دیا کہ جو کوئی مظلوم
آیا کرے جلدی سے اس رسّی کو ہلادے اور اوسکو جلد دربار مین حاضر
کرین تاکہ اوسکا ظلم کا دفعیہ فوراً کیا جائے پہر ایسا اتفاق ہوا کہ ہر مرز
نذکور پر چنید دشمنون نے اطراف اور اکناف سے خروج کیا ایک اونمین سے

طبقہ چوتھا ساسانیہ

سہ ۱۲۳ شابہ بادشاہ ترکستان کا لشکر کثیر لیکر آیا — اور ایک بادشاہ روم کا —
اور ایک عرب کا بادشاہ خلق کثیر اپنے ہمراہ لایا یہہ سب بادشاہ فرات
کے دونو کنارون پر آپڑے — اسوقت ہرمز نے ایک شخص باشندہ
رے کو جسکا نام چوبین بن بہرام خشنشن ہے سپہ سالار مقرر کرکے بادشاہ
ترک کے مقابلہ کو بہیجا چنانچہ مابین لشکر ہرمز اور بادشاہ ترک کے خوب جنگ
ہوئی مگر فتح چوبین کے نام رہی — چوبین مذکور نے شابہ مذکور کو قتل کیا
اور تمام اسباب محمولہ اوسکے لشکر کا جو ہاتہہ آیا لوٹ کر ہرمز کے پاس
بہیجدیا — جب شابہ مارا گیا تب ابن شابہ اوسکا بیٹا اپنے باپ کے
قایم مقام ہوا اسنے بہرام چوبین سے صلح کر لی اور آپسمین خوب خلطا ملطا
ہوگیا تحفہ و تحایف جانبین سے لینے دینے لگے — مگر ایسا اتفاق ہوا —
کہ بادشاہ ہرمز نے بہرام چوبین سے کہا کہ تو ترکستا نمین جا کر اونکے شہر پر
چڑہائی کر کے اونکی شہر و نمین لڑائی کر ہرمز نے چونکہ صلح کر لی تہی اور
مناسب وقت بہی نہ جانتا تہا اور بادشاہ کی حکم عدولی مین اپنے جان کا
ضرر متصور تہا اسلئے وہ اپنے لشکر سے سازش کر کے بغی ہوگیا بادشاہ
کی اطاعت چہوڑ بیٹہا — اسلئے ہرمز نے اور لشکر واسطے گوشمالی بہرام
چوبین کے روانہ کیا اولاً تو کچہہ لڑائی ہوئی آخرکار تمام آدمی لشکر ہی چوبین
مذکور سے مل گئے — پرویز ابن ہرمز جو اوسکا بیٹا تہا وہ آذربیجان مین
بسبب نکالدینے ہرمز کے رہا کرتا تہا اوسکو یہہ معلوم ہوا کہ اب میرے
باپ کا حکم سست ہوگیا اور ارکان ریاست اور تمام لشکر کے آدمی چاہتے
ہین کہ اوسکو بادشاہت سے معزول کرین ایسا نہ ہو کہ بہرام چوبین ملک پر
مسلط ہو کر بادشاہت کرنے لگے یہہ سوچ کر وہ آذربیجان اپنے باپ کیطرف

طبقہ چوتہا ساسانیہ

کیطرف آیا جب پرویز اسجاے آچکا اسوقت دونو ماموں پرویز کے ہرمز پر
چڑھ آئے اور ہرمز کو قید کرکے اوسکے دونو آنکہین پہوڑ ڈالین اور پرویز کے
سر پر تاج شاہی رکہا گیا — اول سال جلوس ہرمز سے تا وقت جلوس
پرویز کے تیرہ برس چہہ مہینے کا عرصہ ہوا اور ہرمز مدت تک قید رہا بعد ازان
گلا گہوٹ کر مار ڈالا — مگر جسوقت پرویز تخت پر بیٹہا اسوقت بہرام چوبین
نے اوسکی مخالفت اور بغاوت مین دم مارنا شروع کیا اور ہرگز اوسکی
اطاعت نہ کی اور پرویز سے انتقام ہرمز کی آنکہین پہوڑ ڈالنے کا خواہان
رہا چنانچہ اس معاملہ مین درمیان بہرام چوبین اور پرویز کے بہت مدت تک
خط کتابت رہی کوئی خط بہرام چوبین نے ایسا نہ لکہا کہ اوس سے پرویز خوش
ہوا ہو بلکہ خفا ہی ہوتا رہا آخر الامر بہرام چوبین غالب آیا — اب پرویز کو
یہہ خوف دامنگیر ہوا کہ بہرام چوبین از سر نو میرے باپ کو براے نام
بادشاہ بناکر آپ اوسکی طرف سے حکومت کریگا یہہ خیال محال دلمین ٹہراکر
خواصون کو حکم دیا کہ میرے باپ کو قتل کرو چنانچہ ان لوگون نے اوسکو
قتل کیا اور پرویز بہاگ کر روم کے بادشاہ کے پاس مدد لینے کو گیا
— بہرام چوبین نے ملک کو خالی پاکر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور سب
ارکان دولت کو بلاکر یہہ کہا کہ سنو اگرچہ مین خاندان شاہی سے نہین ہون
پر خدا تعالے نے مجکو آجکے روز بادشاہ بنایا ہے کیونکہ ملک اور حکومت اللہ تعالے کے ہاتہہ
مین ہے جسکو چاہے دیوے — اور پرویز جو روم مین پہنچا روم والے نے
اوس سے یہہ سلوک کیا کہ اپنی بیٹی مسماۃ مریم سے اوسکا نکاح کردیا اور اسی
ہزار سوار جنگی اوسکے ہمراہ کردیے چنانچہ پرویز نے اتنی سپاہ لیکر بہرام چوبین
سے آکر مقابلہ کیا بہرام نے بہی خوب لڑائی کی جانبین کے بہت آدمی مارے

گئے اور لڑائی بڑی بھاری ہوئی اور اکثر فارسیون نے پرویز کا ساتھہ دیا
بہرام کو شکست ہوئی وہان سے بھاگ کر خراسان کو گیا اور ترکون سے جا ملا —
پرویز بعد اخراج دشمن صعب کے پھر کر از سر نو بادشاہ ہو کر تخت پر بیٹھا اور
اس خوشی مین آدمیون کو جو اپنے ہمراہ لایا تھا بہت مال بخشا اور سپاہ کو
نہال کر دیا اور حکم دیا کہ اب جاؤ تمھاری کچھہ حاجت نہین ہے دوسری
دفعہ پرویز درمیان سنہ ۹۰۲ سکندری کے تخت پر بیٹھا اور کل اٹھتیس [۳۸] برس
پرویز نے بادشاہت کی — پرویز نے جب خوب طرح پر اپنے ملک کو
قبضہ مین کر لیا اور اطمینان خاطر ہوئی اوس وقت آدمیون سے لڑائی کی —
سبب رومیون سے لڑنے کا یہہ تھا کہ جس رومی بادشاہ نے اسکے ساتھہ
احسان کیا تھا بعد اوسکے مرنے کے سب رومیون نے متفق ہو کر اوسکے بیٹے
کو تخت پر بیٹھنے نہ دیا بلکہ ایک اور اپنا بادشاہ مقرر کر لیا — اسلئے رومیون
سے پرویز لڑا اور بعد چند لڑائیون کے پھرا وسکے بیٹے کو تخت پر بٹھلایا اس لڑائی
مین پرویز کے سوار قسطنطنیہ تک پہنچ گئے تھے — کہتے ہین کہ پرویز نے اپنی
سلطنت مین اتنا مال جمع کیا تھا کہ اور بادشاہ نے اتنا کچھہ کبھی فراہم نہ کیا تھا
— اور ایک ڈومنی مسماۃ شیرین سے نکاح کر کے اوسکے واسطے ایک
محل بنام قصر شیرین درمیان جلوان اور خانقین کے طیار کروایا تھا اور اس بادشاہ
کے اٹھارہ بیٹے تھے بڑے بیٹے کا نام شہریار — اور ایک کا نام شیرویہ
تھا جو اوسکے بعد بادشاہ ہوا یہہ شیرویہ اوس روم کی بادشاہزادی کے
پیٹ سے تھا — بعد ازان پرویز کا حال خراب ہو گیا یعنے متکبر ہو کر سردارون
اور رئیسون اور اکابر مملکت کو حقیر سمجھنے لگا اور رعیت پر بہت ظلم کرنا
شروع کیا — چنانچہ ایک شخص مسمی زادان فروخ نے جو جیلخانہ کا داروغہ

طبقہ چوتہا ساسانیہ

داروغہ تہا عرض کی کہ جہان پناہ قیدخانہ مین چہتیس ہزار آدمی مقید ہین اب
قیدخانہ مین جاے کسی قیدی کے نہین رہی ہے اور اونکی بدبو کثرت سے بڑہ
گئی ہے اس عالمین جنکو حضور قابل سزا تصور فرماوین اوسکو سزا ملے
اور جو قابل قتل کے ہے قتل کیا جائے اور جو لایق مخلصی کے ہے وہ رہا
کردیا جاوے — پرویز نے کہا کہ نہین سبکو قتل کرڈالو اور اونکے سر کٹوا کر
دارالسلطنت کے دروازہ پر ڈہیر لگوادو زادان فروخ داروغہ بندیخانہ نے
ہر چند کہ عذر کیا اور کہا اس بات سے درگذر کیجے انصاف فرمائے کچہہ
اثر نہ ہوا — کسرے پرویز نے کہا کہ یہہ کبہی نہ ہوگا اور حکم دیا کہ اگر آج تو نے
اونکو قتل نہ کیا تو تجکو اون سب سے اول قتل کرونگا اور بہت بڑا بہلا کہا
اور گالیان دیکر دربار سے باہر نکلوادیا — زادان فروخ قیدیون کے پاس
گیا اور اُن سے سب ماجرا بیان کیا کہ اسطرح سے تمہارے حقمین بادشاہ نے
ارشاد کیا ہے وہ لوگ رونے پیٹنے لگے اور غل مچانے لگے — زادان
فروخ نے کہا کہ سنو جو مین تمکو بتلاؤن وہ کرو اونہون نے کہا فرمایے
اوسنے کہا کہ مین تمکو بندیخانہ سے چہوڑ دیتا ہون تم سیدہے بادشاہ کے
محل مین گہستے ہوئے چلے جاؤ اور بازار مین جو کسی کاریگر کا اوزار — یا لکڑی
جسجاے پاؤ چہین لو اور بادشاہ پر حملہ کرو — ان لوگون نے قسم کہائی
اور کہا کہ ہم یہی کرینگے زادان نے اونکو چہوڑدیا وہ لوگ بطور یلغار
بادشاہ کے محل مین گہس گئے اور کسرے پرویز کو مطلق خبر نہوئی مگر جبکہ
آواز اور غل حملہ کا سُنا او سوقت اوسنے جانا کہ دربان لوگ اس جماعت
کثیر کو روک نہ سکے — اور اون لوگون نے کسرے پرویز کو ڈہونڈنا
شروع کیا کسرے پرویز خوف کے مارے درمیان ایک گہر کے جو باغ مند

طبقہ چوتہا ساسانیہ

۱۳۸ مین تہا جا چہپا مگر ایک نوکرنے بادشاہ کو بتلا دیا مقیدین نے بادشاہ کی مشکین
باندہ لین اور فوراً زادان فروخ کے سامنے جا حاضر کیا — زادان نے
بادشاہ کو ایک شخص مسمی مارسفید کے گہر مین بڑی سخت قیدمین مبتلا کرکے مقید
کیا اور چند آدمی اوسپر نگاہبان متعین کرکے زادان فروخ عفر بابل کو گیا
وہانسے اوسکے بیٹے شیرویہ کو لاکر تخت پر بٹہلایا اسکی اطاعت سب عام خاص
نے قبول کی مگر ایک مدت دراز تک مابین شیرویہ اور پرویز اوسکے باپ کے
رسم خطوط جاری رہی شیرویہ نے اپنے باپ کو لکہا کہ تجہکو تعجب نکرنا چاہئے
اگر مین تجہکو قتل ہی کرڈالون تب بہی تو کچہہ فکر نکر کیونکہ مین تیری پیروی کرتا ہون
تونے بہی تو اپنے باپ ہرمز کی آنکہین پہوڑ کر قتل کرڈالا تہا اگر تو اپنے
باپ سے ایسی بدسلوکی روا نرکہتا تو تیرا بیٹا بہی کسی طرحکی بدسلوکی نہ کرتا
— پہر شیرویہ نے چند لوگون کو جو اولاد اساورہ سے تہے جنکو پرویز نے
قتل کیا تہا یہہ حکم دیکر بہیجا کہ جاتے ہے سر اوڑا دو چنانچہ اون لوگون نے جاکر
پرویز کا سر کاٹ ڈالا بعد گذرنے بتیس ۳۲ برس پانچ مہینے پندرہ دن جلوس
پرویز سے پیغمبر خدا ص نے ہجرت مکہ سے طرف مدینہ کے کی تہی اور بعد پانچ
برس چہہ مہینے پندرہ دن کے ہجرت سے پرویز نے وفات پائی —
کیونکہ بیالیسوین برس سلطنت نوشیروان کے نبی صلعم پیدا ہوئے اور
نصف سال تینتیس ۳۳ جلوسی پرویز مین پیغمبر خدا ص نے ہجرت کی یہہ سال
ترپنو ۵۳ ان تہا پیغمبر خدا ص کے ظہور کا اور یہی سال انکی ہجرت کا تہا تفصیل
اسکی یہہ ہے — کہ بیالیسوین سال جلوس نوشیروان مین پیغمبر خدا ص پیدا
ہوئے اور بروقت ہجرت کے عمر ترپن ۵۳ برس کی تہی — اس سے معلوم ہوا
حضرت نے سات برس حکومت نوشیروانی دیکہی — اور بارہ برس ہرمز

طبقہ چوتہا ساسانیہ

ہرمز ابن نوشیروان کی سلطنت کے پائے اور چہہ برس چہہ مہینے تخمیناً اس فتور کے ۱۳۹
دیکہے جسمین ہرمز پکڑا گیا اور اوسکا بیٹا پرویز تخت پر بیٹہا — اور ساڑہے تینتیس
برس سلطنت پرویز کی دیکہی سبکی جمع ترسین برسکی ہوئی اسطرح پر وہ سن
تینتیسوان (۳۳) سلطنت پرویز کا تہا اور سن سکندری تخمیناً سنہ ۹۳۵ تہے — کل
بادشاہت پرویز نے اڑتیس برس کی ہے اسسے معلوم ہوا کہ اوسنے درمیان
سنہ ۹۴۰ سکندری کے وفات پائی اوسکے بعد شیرویہ بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ
مزاج کا پاجی بہت تہا کہتے ہین کہ چہوٹا سا قد تہا اور بیمار بہت رہا کرتا تہا — اور
ایک ظلم اسنے ایسا کیا کہ وہ ہی قابل لکہنے کے ہے وہ یہہ ہے کہ اسکی سترہ (۱۷)
بہنین خوش قد خوبصورت صاحب خلق — ادب والیان بہت نیک اور
حسین تہین جب یہہ بادشاہ ہوا سبکو قتل کروا ڈالا — مگر ندامت بہی ایسی
اٹہائی کہ اوسی مین جان گنوائی — یعنے بعد اونکی قتل کرنے کے اسطرح کی
مرضون مین گرفتار ہوا کہ کچہہ دنیا کی لذت اوسکو حاصل نہ ہوتی تہی مشکل سے
اپنی زندگی کے دن پورے کرتا تہا — اور اونکے فراق اور اپنی ندامت
کے سبب رات کو ہرگز نہ سوتا تمام رات روتا رہتا اور جو کبہی دلمین خیال آجاتا
تہا سر پرسے تاج اوتار کر پہینک دیا کرتا تہا آخر الامر اسی مرض مین ہلاک
ہوا — اس بادشاہ نے کل آٹہہ مہینے سلطنت کی — بعد اوسکے اردشیر
بن شیرویہ بن پرویز سات برسکی عمر مین بادشاہ ہوا اس لڑکے کو ایک
شخص مسمی مہاذر خشنش نے پرورش کیا تہا اسنے انتظام ملک کا اچہی طور پر
رکہا مگر بعد ایک برس چہہ مہینے کے وہ بہی مقتول ہوا — اوسکے بعد شہریران
قاتل اوس لڑکے اردشیر بن شیرویہ کا بادشاہ ہوا اسکا حال یہہ ہے
کہ یہہ شخص ایک سپہ سالار اس سلطنت کا واسطے مقابلہ رومیون کے مقرر

طبقہ چوتہا ساسانیہ

۱۴۷ ہوا تہا مگر چونکہ اسکی اطاعت مین لشکر کثیر ملک فارس اور شام کے اطراف کا تہا
اوسنے جسوقت سُنا کہ اردشیر ابن شیرویہ چہوٹی ہی عمر مین بادشاہ ہوگیا ہے
دفعتہً بطور یلغار شہر طیسبون مین رات کو آگہسا اور لوگون کو قتل کرتا ہوا بادشاہی
محل تک چلا گیا اور وہان خشنش مزلی اردشیر بن شیرویہ کو بہی قتل کیا ۔ اور
اوس لڑکے اردشیر بن شیرویہ کا بہی سر اوڑا دیا اور تمام خزانے اور مال
سب لیلئے اور سر پر تاج رکہہ کر تخت پر جلوس کیا مگر یہہ شخص خاندان شاہی
سے مطلق نہ تہا کہتے ہین کہ بروقت جلوس تخت کے تمام امراء عظام مبارکبادی
دینے کے واسطے حاضر ہوئے اوسوقت اس شخص کے پیٹ مین درد اس شدت
کا اوٹہا کہ بیت الخلا تک جانے کی بہی فرصت نہ ہوئی ساتہہ ہی تخت کے
طشت اور چوکی منگواکر پنچا نہ پہرا سب باشندگان فارس نے اسکی تعبیر یہہ
دی کہ یہہ شگون زوال سلطنت کا ہے قریب ہے کہ یہہ مارا جائے چنانچہ
ایسا ہی ہوا ۔ کیونکہ اہل فارس کی یہہ رسم تہی کہ جب کوئی بادشاہ بارادہ
کہین جانیکے سوار ہوا کرتا تہا اسوقت ایک رسالہ سوارون کا واسطے محافظت
بادشاہ آیا کرتا تہا اور اونکے پاس نیزہ اور تلوار اور ڈہال ہر ایک آدمی کے
پاس ہوا کرتا تہا اور سلامی کا یہہ دستور تہا کہ جسوقت وہ محافظین بادشاہ کو
دور سے دیکہتے اپنی ڈہالین زمین پر رکہہ کر سر جہکا دیتے بعد ازان بادشاہ کے
گرد ہو جاتے اور اپنے کار حفاظت پر مستعد رہتے ۔ جبکہ شہریار ان سوار ہوا
۔ اوسوقت اوسکے واسطے بہی محافظین موافق دستور کے آئے اور سلامی
ادا کرکے جسوقت قریب گئے دو جوان جو آپسمین بہائی تہے اونہون نے بڑہ کر
بادشاہ کو نیزہ ایسا مارا کہ گہوڑے پر سے نیچے گر پڑا اوسکے ہمراہی جب
مقابلہ کو اوٹہے اوسوقت رؤساء فارس نے اونکی بہی خوب گت کی اوس روز

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

اوس روز بہت آدمی مارے گئے تہے ـ مگر شہریران بڑی خواری اور ١٤١
ذلت سے اٹہایا گیا یعنے بعد اوسکے مرنے کے اوسکے پیرین ایک رسّی باندہ کر
تمام شہرمین کہینچتے پہرے تا کہ لوگونکو اقبال اور ادبار کی خبر ایسے شخص کی جو
خاندان شاہی سے نہ تہا اور متعرض بادشاہت کا ہوا ہو جائے ـ بعد ازان
ملکہ بوران پرویز کسرے کے لڑکی کو تخت پر بٹہلایا یہہ بہت نام نیک کو گئی کیونکہ
وہ لکڑی صلیب کی جسپر بزعم نصاریٰ حضرت عیسیٰ عم کو سولی ہوئی تہی
وہ اسنے پہر کر ملک رُوم ہی مین بہجوادی اسلئے رُوم والے کے نزدیک بہی
اسکا مرتبہ اور منزلت بڑہ گیا تہا چنانچہ جو اوسنے کیا بادشاہ روم نے کبہی انکار
نہ کیا اور اوسکی اطاعت کرتا رہا ـ مگر کُل ایک برس چار مہینے اسنے سلطنت
کی اور بقضا الہی فوت ہوئے ـ اوسکے بعد خشنشن چچا زادہ کسرے پرویز کا
بادشاہ ہوا اگر بسبب اپنی نالیاقتی اور عدم حسن سلوک ایک ہی مہینے سلطنت
کرنے پایا تہا کہ مارا گیا ـ اوسکے بعد ملکہ ازرُومی دُخت بیٹی کسرے پرویز کی
سلطنت کرنے لگے جبکہ یہ تخت پر بیٹہی تو اوسنے بہت عدل اور احسان خلق پر
کرنا شروع کیا اسکے ایام حکومت مین فرخ ہرمز ایک سردار خراسان کا تہا
اوسنے جو اوسکے حسن اور خوبصورتی کی شہرہ آفاق سُنی یہہ کہلا بہیجا کہ مجہسے
نکاح کرلے اس لڑکی نے کیا چالاکی کی کہ اوسے یہہ کہلا بہیجا کہ اولاً رات کو
چہپ کر میرے پاس آؤ اور مُلاقات کرو بعد ازان دیکہہ لین گے جو کہو گے
چنانچہ رات کو شمع اور خوشبو لیکر وہ حاضر ہوا اوسوقت اپنے دربانون کو
حکم دیا کہ اسکا سر اوڑا دو ـ مگر اوسکے جو ایک لڑکا رُستم نامی مشہور تہا
و مسلمانون سے بہی لڑا ہے اوسنے یہہ کام کیا کہ لشکر جمع کرکے اپنے باپ کے
خون کا عوض لینے کو ملکہ ازرومی دخت پر چہڑہ آیا چنانچہ اوسکو قتل کرکے اور

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

اپنا دل ٹہنڈا کیا اس بادشاہزادی نے کل چہہ مہینے سلطنت کی ہے — اب
روسہار فارس مین اختلاف پڑا کہ کس شخص کو بادشاہ مقرر کرین بعد تلاش
کے ایک شخص اولاد اردشیر بن بابک سے مسمی کسرے ابن مہر خشنش پایا اوسکو
تخت پر بٹہلایا مگرچونکہ لوگون نے اسکا کچہہ حکم نہ مانا اسلئے اسکو بہی ارکان دولت
نے مار کر برابر کردیا — اب کئی روز تک ملک بدون بادشاہ کے پڑا رہا کوئی
شخص خاندان شاہی سے دستیاب نہ ہوا جو تخت پر جلوس کرے — بعد کئی روز کے
ایک شخص فیروز بن خشنشان دستیاب ہوا ایسا خیال کیا گیا ہے کہ شاید یہہ شخص
نوشیروان کی اولاد سے ہو اوسکو تخت پر بٹہلایا لیکن اوسکا سر چونکہ بہت بڑا اور موٹا تہا
وہ تاج اوسکے سر پر ٹہیک نہ آیا اوسنے کہا کہ تاج بہت تنگ ہے ارکان دولت نے
یہہ شگون لیا کہ اسکو بہی پہنا نصیب نہ ہوگا چنانچہ اوسکو بہی قتل کیا — اوسکے
بعد فرخ زاد خسرو کو بادشاہ بنایا جو کہ نوشیروان کی اولاد سے تہا بعد چہہ مہینے
کے اسکو قتل کر ڈالا — اسکے بعد یزدگرد — بن شہریار — بن پرویز — بن
ہرمز — بن نوشیروان — بن قباذ — بن فیروز — بن یزدگرد — بن
بہرام گور — بن یزدگرد — بن بہرام — بن شاپور ذی الاکتاف — بن ہرمز
— بن نرسی — بن بہرام — بن بہرام — بن بہرام ثانی — بن ہرمز — بن شاپور
بن اردشیر — بن بابک — بادشاہ ہوا — یہہ بادشاہ اصطخر مین رہتا تہا جس وقت
کہ اسکا باپ ہمراہ اپنے بہنون کے قتل کیا گیا جسکو شیرویہ نے قتل کیا تہا موافق
بیان سابق کے جب سے یہہ چہپا ہوا اصطخر مین رہتا تہا لیکن اسکی سلطنت مانند
ایک خواب وخیال کے بہ نسبت اوسکے آبا واجداد کے تہی وزیر لوگ تدبیر اس
کے ملک کی کیا کرتے تہے اونہین ایام مین سلطنت فارس کو بہت ضعف ہوگیا
تہا اور دشمنون نے طاقت اور جرأت پائی تہی چنانچہ مسلمان بہی بعد چار برس

برس اوسکے جلوس سے فارسیون سے لڑے اور یزدگرد مرد مین جب مارا گیا اسوقت ۱۴۳
عمر اوسکی بیس برس کی تہی یہہ بادشاہ حضرت عثمان ابن عفان کے خلافت مین
بعد اکیسوین سال ہجری کے مقتول ہوا تہا یہہ سب سے پچھلا بادشاہ فارس
کا ہے اسوقت سے یہہ سلطنت مسلمانون کی ہاتہہ آئی اور اوس خاندان مین
سے ابد الاباد کو جاتی رہی — یہہ ترتیب او شہنشاہ بادشاہ اول سے یزدگرد
پچھلے بادشاہ تک ہے جو ہمنے بیان کی یہہ حال کتاب تجارب الامم سے جو
تصنیف کی ہوئی ابن مسکویہ کی ہے اور کتاب ابی عیسے سے ہمنے نقل کیا ہے

تیسری فصل

اسمین مصر کے فرعونون — اور یونان کے قیصرون

اور روم کے بادشاہونکا حال ہے

واضح ہو کہ ابو سعید مغربی کتاب صاعد فی طبقات الامم سے یہہ نقل کرتا ہے
اگلے زمانہ مین مصر کے بادشاہ بڑے رتبہ والے اور ذی شان گذرے ہین
مگر مصریون کے کئی گروہ ہین جنکے مذہب بہی مختلف ہین — کوئی قبطی —
کوئی یونانی — کوئی عمالیقی — لیکن بادشاہ اونکے سب قبطی تہے —
ابو سعید کہتا ہے کہ وہ لوگ جو مصر کے بادشاہ ہوگئے تہے اکثر اونمین سے غریب
آدمی تہے — اور مذہب اونکا صابیہ تہا بتون کو پوجا کرتے تہے —
اور بعد از طوفان نوح عم کے درمیان مصر کے اچہے اچہے عالم فاضل گذرے

مصر کے فرعونون کا بیان

ہین خصوصاً علم طلسمات — اور علم نجوم — اور علم کیمیا کے بہت فاضل
تہے اوسوقت مین شہر منف دار السلطنت تہا یہہ شہر بارہ میل کے فاصلہ پر
قسطاط سے واقع ہے — ابن سعید مغربی شریف ادریسی سے نقل کرتا ہے
کہ اول ہی اول مصر کا بادشاہ بعد از طوفان نوح عم کے بیصر ابن حام ابن نوح عم
تہا یہہ بادشاہ شہر منف مین معہ تیس مردمان اہلخانہ کے آکر اوترا تہا — اوسکے
بعد بیٹا اوسکا مصر بن بیصر بادشاہ ہو چونکہ مدت دراز تک اس شخص نے
بادشاہت کی اور عمر بہی اسکی بہت بڑی ہوئی اسیواسطے اسکا نام پر تمام
شہرون کا نام مصر کہا گیا — بعد اوسکے قبط بن مصر باد بادشاہ ہوا — اوسکے
بعد اتریب ابن مصر بادشاہ ہوا اس بادشاہ نے ایک شہر مسمی عین شمس
بنا کر اور سوار اوسکے اور آثار عظیم اپنی یادداشت کے لئے چہوڑے ہین اوسکے
بعد بہائی اوسکا صا بادشاہ ہوا اسنے شہر صا بنایا جو کہ بالفعل رود نیل پر
اوجڑ پڑا ہوا ہے — اوسکے بعد تدرسان بادشاہ ہوا — اوسکے بعد مالیق
ابن تدرسان بادشاہ ہوا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا حرایا بن مالیق بادشاہ
ہوا بعد ازان کلکلی ابن حرایا بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ حکیم تہا اسی نے
اولاً پارہ جمایا اور شیشہ کو ڈہالا — اوسکے بعد حربیا ابن مالیق بادشاہ ہوا
یہہ سخت کافر تہا بعد اوسکے طوطیس بادشاہ ہوا یہی ہے وہ فرعون جسنے
اپنی لونڈی ہاجرہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ عم کی بیوی سارہ کو ہبا کردی تہی یہہ
بادشاہ فرما مین رہا کرتا تہا — بعد اوسکے ملکہ حوریان اوسکی ہمشیرہ بادشاہ
ہوئی — اوسکے بعد ملکہ زلفا بیٹی ماموں کی لیکن اسکی انتظام اچہا نہین ہوا
قوم عمالقہ جو شام مین رہتی تہی اونکو جب یہہ خبر پہنچی کہ اس ملکہ سے
بندوبست نہین ہوتا وہ آکر مصر پر چڑہی اور سلطنت کرنے لگی اوس وقت سے

مصر کے فرعونوں کا حال

اوسوقت سے قوم عمالقہ کے بادشاہ ہونے شروع ہوئے — اول بادشاہ اِس قوم کا جسنے مصر کا مُلک اِس ملک سے چہین لیا تہا ولید بن دومغ عملاقی کہلاتا ہے یہہ شخص گائین کو پوجتا تہا ایک روز کسی شیر نے اوسکو جنگل مین درمیان شکارگاہ کے پہاڑ ڈالا یہہ بہی کہتی ہین کہ اول اسی کا نام فرعون رکہا گیا ہے پہر اوسکے بعد یہہ لقب عام ہوگیا یعنے جو بادشاہ مصر کا ہوا وہ فرعون کہلایا — اوسکے بعد الرّیان ابن ولید اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ درمیان زمانہ حضرت یوسف عم کے تہا اور شہر عین الشمس مین رہا کرتا تہا اوسکے بعد دارم ابن الرّیان اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا اسی کے زمانہ مین حضرت یوسف علیہ السلام فوت ہوئے ہین — یہہ بادشاہ بہت ظالم اور ستم شعار اور سخت کافر تہا ایکروز رود نیل مین سوار ہوکر سیر کر رہا تہا خدا تعالے نے ایک باد تُند ایسی نازل کی کہ وہ قریب حلوان کے غرق ہوگیا —

بعد از ان کاسم ابن معدان عملیقی بادشاہ ہوا یہہ چاہتا تہا کہ ہرمین کو مسمار کرکے برابر کردے لیکن حکماء مصر نے اسے کہا کہ اگر تمام مصر کا خراج اسکے مسمار کروانے پر صرف کیجئے گا تب بہی کافی نہ ہوگا اور چونکہ یہہ دونو قبرین دو نبیون کی ہین ایک حضرت شیث ابن آدم عم کی دوسری ہرمس نبی کی اسواسطے مناسب نہین کہ یہہ منہدم کیجائین — چنانچہ بازآیا اور پہر ارادہ منہدم کرنیکا نہ کیا اوسکے بعد ولید بن مصعب مصر کا بادشاہ ہوا یہی فرعون حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ مین تہا لیکن اختلاف اسمین ہے کہ یہہ قوم عمالقہ سے تہا یہہ تو ظاہر ہے مگر بعضے کہتے ہین کہ یہہ وہی فرعون ہے جو حضرت یوسف عم کے زمانہ مین موجود تہا خدا تعالے نے اسکی عمر بہڑا دی تہی چنانچہ حضرت موسیٰ عم کے زمانہ تک موجود رہا —

مصر کے فرعونوں کا حال

۱۴۷ھ — ابو سعید کہتا ہے اور یہی مقولہ القرطبی نے تواریخ مصر میں لکھا ہے کہ ولید مذکور قوم قبط سے تھا اور ابتدا میں درمیان پیادوں کا سم عملاقی کے نوکر تھا اور بہت بادشاہ قوم قبط سے ہوئے ہیں بعد گذرنے کاسم کے ولید مذکور بادشاہ ہوا اور اسی کے وقت سے قوم عمالقہ کی سلطنت مصر سے جاتی رہی وہ کہتا ہی کہ اس ولید نے دعوی خدائی کا کیا تھا اور ہر ایک آدمی کے موافق اوسکی خصلت کے ایک قسم مقرر کردی تھی اور اوسکے ایام دولت میں زمین مصر نہایت آباد اور معمور تھی بعد ازاں اسکا لشکر بہت وافر ہو گیا اور دولت کثرت سے ہوگئی چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درمیان اپنی مناجات کے جو پروردگار سے عرض کی ہے اوس سے یہی معلوم ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ اے پروردگار کیوں بڑھادی عمر تو نے اپنے دشمن کی یعنے فرعون ولید کی باوجودیکہ وہ دعوے کرتا ہی اسی شئے کا کہ وہ تیری ذات کو لایق ہے یعنے خدائی کا — اور انکار کرتا ہے تیری نعمت کا — پس کہا خدا تعالے نے کہ چھوڑ رکھا ہے مینے اوسکو اسلئے کہ اوسمیں دو خصلتیں ایمانداروں کیسے ہیں ایک سخاوت دوسرے حیا اور ہامان اس فرعون کا وزیر تھا اسنے ایک خلیج سردوس کھودی ہے جبکہ ہامان نے اس خلیج کو کھودنا شروع کیا ہر ایک قریہ اور گانو کے رہنے والوں نے یہہ درخواست کی کہ ہمارے گانو کے قریب کو کھودنا تاکہ پانی سے ہماری کھیتیا بھی سیراب رہیں ہم اوسکی عوض تجکو روپیہ دینگے چنانچہ ہامان نے ایسا ہی کیا کہ کبھی ایک گانو میں جو شرق میں واقع تھا وہاں لیگیا اور کبھی ایک گانو مغربی میں جاملائی اور جنوب اور شمال کے گانون میں بھی اسیطرح پانی پہنچایا اور ایک لاکھ دینار سب گانو کے لوگون سے جمع کرکے وہ خلیج لیکر فرعون مصر کے خدمت میں حسب حاضر ہوا اور تمام قصہ سے مطلع کیا کہ مینے اسطرح

مصر کے فرعونون کا حال

اسطرح سے رعیت سے روپیہ لیا — فرعون مصر بہت خفا ہوا اور کہا کہ جوانمرد
یہہ مناسب نہین سردار کو کہ رعیت سے جو مثل غلامون کی ہے روپیہ لےلیوے
بلکہ سردار کو یہہ زیبا ہے کہ جتنا کچھہ اور ہو سکے اوسکے ساتھہ سلوک اور مہربانی
کرے اور کسی چیز کا اونکی لالچ نکرے چنانچہ وہ دینار ہر ایک گانو والے کے
پہروا دئے — پہر فرعون کو نجومیون نے کہا کہ اب تیرا ملک ایک شخص کے
ہاتہہ سے زوال پاویگا اور وہ شخص قریب پیدا ہونیکے ہی اسلئے فرعون نے
بچون کا قتل کرنا شروع کیا یہانتک کہ نوے لاکھہ بچہ مارڈالے مگر خدا تعالے
نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسطور پر بچایا کہ اوسکی جورو آسیہ نے اوسکو
اٹھاکر پرورش کی — یہودی لوگ بیان کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ ع کو
فرعون کے بیٹے نے اٹھا لیا تہا نہ زوجہ نے — مگر صحیح یہی ہے کہ زوجہ ہی
نے اٹھا لیا تہا جیساکہ قران شریف مین وارد ہوا ہے — بعدازان حضرت
موسیٰ علیہ السلام سے معجزات ظاہر ہوئے اور فرعون کو دکھلائے جنکی تفصیل
یہہ ہے — ایک عصا — دوسرا ید بیضا — تیسرا ٹڈیون کا آنا
— چوتہا جوون کا ہوجانا — پانچوان مینڈکون کا گہرون مین بہرجانا
— چہٹا خون سے برتنون کا بہرجانا اسوقت فرعون نے بنی اسرائیل کو
اجازت دی کہ جہان چاہو لیجاؤ مگر رخصت کرکے پشیمان ہوا اور اپنا لشکر
لیکر حضرت موسیٰ ع کا تعاقب کیا چنانچہ بحر قلزم پر حضرت موسیٰ ع سے
مٹھہ بہیڑ ہوئی اوسوقت کہ حضرت موسیٰ ع نے موافق وحی کے دریا کے
کنارہ پر عصا مارا اوس دریا مین بارہ راہ کشادہ ہوگئین جب حضرت
موسیٰ ع نکل گئے فرعون نے بہی حضرت موسیٰ ع کی پیروی کرکے دریا مین
قدم رکہا جسوقت معہ تمام اپنے لشکر کے دریا مین پہنچ گیا اوسوقت دریا ملگیا

مصر کے فرعونونکا حال

۱۴۸ا اور وہ ڈوب گیا بروقت غرق ہونے فرعون کے حضرت موسیٰ عا کی عمر
اسّی برسکی تہی اور قبل ولادت حضرت موسیٰ عا کے بہی فرعون سلطنت کرتا تہا
چنانچہ بچون کو مروایا اور مدت تک سلطنت کی اسسے معلوم ہوا کہ اسّی برس سے
تو بیشک فرعون کی عمر زیادہ تہی — بعد اوسکے ملکہ دلوکہ جو مشہور بنام عجوز ہے
بادشاہ ہوئے یہہ بادشاہزادی ایک بادشاہ قبط کی بیٹی تہی کہتے ہین کہ ایسی
جادوگر تہی گویا تمام ملک کا سحر اوسیکی حصہ مین آیا تہا اور بسبب اسکے کہ عمر رسیدہ
تہی اسیلئے اوسکو عجوز یعنے بڑہیا کہا کرتے تہے — اس عورت نے درمیان
زمین مصر کے اسوان کے آخر حد تک ایک چار دیواری متصل بنوائی تہی اسیجائے
تک ابن سعید کے کلام تمام ہو چکے مگر اوسنے یہہ ذکر نہین کیا کہ بعد دلوکہ عجوز
جادوگرنی کے کون شخص بادشاہ ہوا

مگر ہمنے تاریخ ابن جنون الطری کے چند اوراق مین جو کہ ایک تواریخ قدیمہ ملک
مصر کے ہے یہہ لکہا ہوا پایا ہے کہ بعد دلوکہ کے ایک لڑکا کسی امیر کا امرا قبط
سے بادشاہ مصر کا ہوا اوسکا نام درکون ابن بلکطوس تہا اوسکے بعد نودس
پہر نقاسش اوسکے بعد مرینا — اوسکے بعد استماذس — اوسکے بعد بلطوس
ابن میکائیل بادشاہ ہوا — پہر بعد اوسکے مالوس — اوسکے بعد مائیل
— اوسکے بعد بولہ بادشاہ ہوا یہہ وہ بادشاہ ہے جو رجعم ابن سلیمان ابن
داود علیہما السلام سے لڑا تہا — اور یہودیون کی کتابونمین یون لکہا ہے
کہ وہ فرعون جو بنی اسرائیل سے ایام رجعم مین لڑا تہا اوسکا نام شیشاق
ہے اور یہی صحیح ہے — بعد شیشاق مذکور کے کوئی بادشاہ مشہور نہین ہوا
سوا اوس فرعون لنگڑی کے جسکو بخت نصر نے گرفتار کرکے سولی دی تہی
— اور رجعم بن سلیمان عا سے بخت نصر چار سو برس بعد ظاہر ہوا تہا — مگر

ذکر ہے یونان کی بادشاہونکا

گذشتہ شیشاق ایام رحبعم مین تہا اسے معلوم ہوتا ہے کہ فرعون لنگڑا شیشاق سے ۴۹
چار سو برس سے بہت زیادہ برس بعد ہے — اون فرعونون کے نام
جو درمیان شیشاق اور فرعون لنگڑے کے گذرے ہین مجکو معلوم نہین ہوئے
— اور جب فرعون مذکور کو بخت نصر نے مارکر اون تمام بلاد مصر کو خراب
و ویران کیا او سوقت سے چالیس برس تک سلطنت مصر کی خراب پڑی
رہی ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ جیسے
بخت نصر نے ملک مصر اور ملک شام کو فتح کیا تہا او سوقت سے تا انتقال
بخت نصر اوسیکی تخت حکم رہا اور بعد بخت نصر کے اولاد بخت نصر سے حاکم
مقرر ہونے لگے جبتک کہ خاندان بخت نصر مین حکومت تہی چنانچہ ایک حاکم
کا نام کسر حوش القان سے ہی جسنے ایک محل موم کا بنایا تہا — پہر اوسکے
بعد والی ہوا طحارسب طویل ابو سعید کہتا ہے کہ بقراط حکیم بہی اسیکے زمانہ
مین تہا — اسکے بعد فارس کے نواب حاکم ہوتے رہے تا ظہور اسکندر رومی
کے اور فارسیون کے لڑائی تک

ذکر ہے یونان کے بادشاہون کا

واضح ہو کہ یونان کے بادشاہون مین سب سے اول بادشاہ فیلبس سکندر کا
باپ مشہور ہے جسکا دار السلطنت مقدونیہ تہا یہہ ایک شہر ہے کنارہ یونان کا
خلیج قسطنطنین پر مشرق کی طرف واقع ہے ہر چند کہ یونان کے بادشاہ
کے گروہ گذرے تہے مگر سوا فیلبس کے اور کوئی مشہور نہین ہوا — مگر یہہ
بادشاہ باج گذار مملکت فارس کا تہا — جسوقت فیلبس مرگیا اوسکے
بعد اوسکا بیٹا سکندر جسکا حال ملوک فارس کے بیان مین گذر چکا ہے

ذکر ہی یونان کی بادشاہونکا

۱۵۰ بادشاہ ہوا اس بادشاہ نے کُل تیرہ برس سلطنت کی ہے اور اپنے غلبہ کے
بسا تویں برس انتقال پایا — جب سکندر نے یہہ وفات پائی تو اوسکے ملک
آپسمین تقسیم کیئے گئے چنانچہ ایک جانشین سکندر کا انطیاخس تہا اسکے حصہ مین
بعضے ممالک شام اور ملک عراق تہا — اور مقدونیہ کا بادشاہ سکندر کا
بہائی جو مسمی فیلبس اپنے باپ کے نام پر تہا وہی رہا — اور بلاد عجم پر
وہ ملوک طوایف جنکو خود سکندر نے مرتب کیا تہا وہ حکومت کرتے تہے
— اور ملک مصر اور بعضے مملکت شام پر البطالسہ بادشاہت کرتے رہے
جو کہ بادشاہ یونان کے تہے ہر ایک بادشاہ کا لقب انکے بطلیموس پر
ہوتا تہا یہہ ایک لفظ ہے جسکے معنے بڑا لڑنیوالے کے ہین — یہہ بطالسہ تیرہ
تہے جب یہہ سلطنت کر چکے تب ان سبکی آخر ملکہ قلوبطرا بیٹی بطلیموس کے
بادشاہ ہوئے مگر اوس بطلیموس کا نام معلوم نہین نہ کنیت معلوم کہ کیا تہا
— اس بادشاہزادیے کے وقت سے بطلیموسون کا دورہ گیا اور
اغسطس رومی کے بادشاہ ہونے سے سلطنت رومیون کی ہوگئی — ان
یونانیون نے کل دوسو پچہتر برس سلطنت کی ہے — اور درمیان غلبہ
اسکندر اور غلبہ اغسطس کے فاصلہ دوسو بیاسی برسکا ہے اور بعد غلبہ دارا کے
سکندر سات برس تک اور زندہ رہا ہے جبکہ یہہ سات برس دوسو بیاسی
مین کم کردین تو باقی رہین گے وقت مرنے سکندر سے غلبہ اغسطس تک
دوسو پچہتر برس یہی مدت ہے بطلیموسون کے دورہ کے — اب ہم اونکے
تفصیل لکہتے ہین — پوشیدہ نرہے — اول بطلیموس کا نام شمشون
ابن لاغوس ہے اور اوسکا لقب منطقی بہی تہا اس شخص نے بیس برس
تک سلطنت کی ہے — بعد ستائیس برس غلبہ اسکندر کے یہہ بطلیموس

ذکر ہی یونانکے بادشاہونکا

بطلیموس فوت ہوا — اوسکے بعد بطلیموس ثانی مسمی فیلوذفوس + اسکے ١٥١
معنے ہین + دوست اپنے بہائی کا + بادشاہ ہوا اٹہتیس ۳۸ برس بادشاہت
کرتارہا یہہ وہی بطلیموس ہے جسکے واسطے توریت کا ترجمہ زبان عبرانی سے
یونانی مین کیا گیا ہے اور اسنے ہی یہودیون کو قیدخانہ سے رہائی دی تہی بروقت
تخت نشینی کے چنانچہ ہم اسکا ذکر درمیان ذکر بنی اسرائیل کے کرچکے ہین
یہہ بطلیموس بعد پینسٹھہ ۶۵ برس غلبۂ اسکندر کے فوت ہوا — اوسکے بعد تیسرا
بطلیموس مسمی اوراخیطس بادشاہ ہوا اسنے پچیس ۲۵ برس سلطنت کی اسیکے
زمانہ مین شام کا بادشاہ خراج دیتا تہا — بعد نوے برس غلبۂ اسکندر کے
اسنے بہی راہ ملک بقا کی طی کی — اوسکے بعد چوتہا بطلیموس مسمی فیلوبطور
+ اس لفظ کے معنے ہین + دوست باپ کا + بادشاہ ہوا اسنے سترہ برس
بادشاہت کی سنہ ۱۰۷ سکندری مین فوت ہوا — اسکے بعد پانچوان
بطلیموس بادشاہ ہوا اسکا نام فیفونس تہا اسنے چوبیس برس بادشاہت
کی اور سنہ (۱۳۱) اسکندری مین فوت ہوا — بعدازان چہٹا بطلیموس مسمی
فیلومیطور بادشاہ ہوا اس لفظ کے معنے ہین + کہ اپنی والدہ کا دوست)
اسنے پینتیس ۳۵ برس بادشاہت کی اور سنہ ۱۳۶ اسکندری مین فوت ہوا —
بعدازان ساتوان بطلیموس مسمی اوراخیطس ثانی انتیس ۲۹ برس سلطنت کرکے
سنہ ۱۹۵ اسکندری مین فوت ہوا — بعد اوسکے آٹہوان بطلیموس مسمی
سوطیرا سولہ برس سلطنت کرکے سنہ ۲۱۱ سکندری مین فوت ہوا —
بعدازان نوان بطلیموس مسمی سیدرطس نوے ۹۰ برس سلطنت کرکے سن
دوسو بیس اسکندری مین راہی ملک بقا کا ہوا — پہر دسوان بطلیموس
مسمی اسکندروسس بادشاہ ہوا اوسنے تین ہی برس سلطنت کی اور سنہ ۲۲۳

بیان ہے رُوم کے بادشاہونکا

۱۵۲ مین فوت ہوا — اوسکے بعد گیاروان بطلمیوس بادشاہ ہوا اسکا نام فیلوذوفس ہے اسنے آٹھہ برس سلطنت کی اور سنہ ۲۴۱ سکندری مین فوت ہوا — بعد اوسکے باروان بطلمیوس مسمی دیونوسیوس انتیس ۲۹ برس بادشاہت کرکے سنہ ۲۶۰ سکندری مین فوت ہوا — اسکے بعد ملکہ قلوبطرا بادشاہزادی سلطنت کرتی تہی اس ملکہ نے بائیس ۲۲ برس سلطنت کی بعد گذرنے بائیس برسکے اغسطس رومی اوسپر غالب آیا قلوبطرا نے بسبب ننگ کے اپنے تئین آپ ہلاک کیا اس ملکہ پر یونان کے سلطنت تمام ہو چکی — اور اسوقت سے رومیونکی بادشاہت چلی — رومی لوگ اولاد اصفر کی ہین — یہہ واقعہ یعنے ملکہ قلوبطرا کا مغلوب ہونا اور اغسطس کا اوسپر غالب آجانا بعد سنہ ۲۸۲ غلبہ اسکندری کے مین ہوا تہا

بیان ہی رُوم کی بادشاہونکا

ابو عیسے اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ اول ہی اول بادشاہ رُوم کا رومولوس — اور روموتوس دونو بہائی ہوئے — اونہون نے ایک شہر بساکر اپنے نام پر اوسکا نام رومیہ رکہا — بعد ازان رومولوس نے اپنے بہائی رومانوس پر چڑہائی کرکے جنگ کی اور اوسکو قتل کیا پہر اوسنے تن تنہا اٹہتیس ۳۸ برس تک سلطنت کی — اور رومولوس نے درمیان شہر رومیہ کے ایک کہیل گہر بہت عجیب بنایا تہا — اوسکے بعد رومیہ مین چند اور بادشاہ بہی ہوئے ہین لیکن مشہور نہین ہوئے اور نہ اونکی خبرین میرے دستیاب ہوئی ہین — کتاب کامل مین ابن اثیر لکہتا ہے کہ قبل غالب آنے رومیون کے یونان پر اونکی دار السلطنت رومیہ کبریٰ تہی اور مذہب اونکا صابئین کا مذہب تہا یعنے اونکے پاس چند بت تہے بسبعہ سیارہ کے نام پر اونکا نام تہا اونکی پوجا کیا کرتے تہے — اور پہلا بادشاہ

بیان ہے رُوم کے بادشاہونکا

بادشاہ اونکا غابیوس مشہور ہے — اوسکے بعد بولبوس — اوسکے بعد اغسطس ١٥٣
بادشاہ ہوا اِس بادشاہ کا لقب قیصر تہا اِسکے معنے ہین* چیرا گیا ** یہہ لقب
اسواسطے رکہا گیا تہا کہ اسکی والدہ جننی ہوئی مرگئی تہی اوسکا پیٹ چیر کر اسکو نکالا
تہا اسواسطے قیصر نام رکہا گیا پہر یہی لقب تمام بادشاہان روم کا ہوگیا —
بارہوین برس اپنے جلوس کے اغسطس نے فوج کشتی تری اور خشکی کی راہ کی اور
بلاد مصر سے کوچ کرکے یونان پر غالب آگیا جبکہ اغسطس یونان مین آیا اسوقت
ملکہ قلوبطرا اسکندریہ مین سلطنت کرتی ہین اوسنے یہہ حال دریافت کرکے بارہوین سال
جلوسی اغسطس مین اپنی جان اپنے ہاتہہ سے ہلاک کی — جب اغسطس یونان پر
غالب آگیا اسوقت تمام مردمان یونان روم کیطرف جا بسے اور بروقت فتح کرنے
ملک شام اور دیار مصر کے تمام بنی اسرائیل بہی اطاعت اغسطس مین داخل ہوے
جیسے کہ اونمین وہ لوگ بطلیموسیون کے تحت حکم تہے — اور اغسطس نے یہودیون
پر جو درمیان بیت المقدس کے رہتے تہے ایک حاکم اونپر اونہین ہی سے اپنی
طرف سے مقرر کیا اوسکا نام ہیرودس تہا جیسا کہ پہلے اسکا ذکر آچکا ہے —
اِس اغسطس ہی کے وقت مین حضرت عیسے عم پیدا ہوئے تہے چنانچہ یہہ بہی
ذکر پہلے آچکا ہے اور یہہ اغسطس کا غالب ہونا دیار مصر پر اور قلوبطرا کا مقتول
ہونا بعد گذرنے دو سو بیاسی برس غلبۂ سکندر کے ہوا تہا — اور کل مدت سلطنت
اغسطس کی تینتالیس برس ہین ٤٣ ازانجملہ بارہ برس تو وہ قبل غالب آنے یونان پر
سلطنت کرتا رہا — اور اکتیس برس بعد غلبہ کے سلطنت کرکے اوسی درمیان سنہ ٣١٣
سکندری کے فوت ہوا — پہر اغسطس کی طیباریوس اول سنہ ٣١٤ سکندری
مین بادشاہ ہوا — ابوعیسے لکہتا ہے کہ طیباریوس نے بائیس ٢٢ برس بادشاہت
کی — اور طیباریوس یہہ وہ شخص ہے جسنے شہر طبریہ ملک شام مین بسایا تہا

بیان ہی روم کے بادشاہونکا

چنانچہ اس شہر کا نام بھی اوسیکے نام پر رکھا گیا — اور بعد گذرنے تین سو پینتیس برس ۱۵۴
غلبۂ اسکندر کے طیباریوس فوت ہوا اوسکے بعد غانیوس بادشاہ ہوا اوسنے چار برس
سلطنت کی اسی بادشاہ کے اول سال جلوسی کے گذرنے کے بعد حضرت عیسےٰ
آسمان پر اٹھائے گئے تھے یعنے بعد تین سو چھتیس برس غلبہ سکندر کے — اور جانیوس
نے بعد گذرنے تین سو اٹھتالیس برس غلبہ اسکندر کے وفات پائی — اسکے بعد قلوذیوس
بادشاہ ہوا کہتے ہین کہ اسنے کل چودہ برس سلطنت کی یہہ ہمنے کتاب قانون سے
نقل کی ہے — اس بادشاہ کے ایام دولت مین ایک بڑا جادوگر مسمی سیمون رومیہ
مین رہتا تھا نقل کیا گیا ہے یہہ کامل سے — اور اسی بادشاہ کے عہد مین شمعون
پطرس کو قید سے رہائی دی گئی تھی چنانچہ وہ اطراف انطاکیہ مین جاکر مذہب نصارا کے
کی تعلیم کرتا رہا — اور پھر کر شہر رومیہ مین جاکر ہدایت کی اوسی بادشاہ
کی جورو ایمان لائی اور نصارا ہی ہوگئی — اور بعد گذرنے تین سو تریپن برس غلبہ
سکندر کے قلوذیوس نے وفات پائی — اوسکے بعد نارون بادشاہ ہوا نقل کیا
گیا ہے قانون ابی ریحان بیرونی سے کہ اسنے تیرہ برس سلطنت کی — یہہ وہی
بادشاہ ہے جسنے اپنے ایام حکومت کی اخیر دنو مین پطرس اور پولوس کو شہر رومیہ
مین سولی دی تھی یہہ بادشاہ سنہ ۳۶۶ سکندری مین فوت ہوا تھا — اوسکے بعد
ساسیانوس بادشاہ ہوا ابو عیسےٰ کہتا ہے کہ اس بادشاہ نے دس برس سلطنت
کی اور آخر سنہ ۳۷۶ سکندری مین فوت ہوا — پھر بادشاہ ہوا بعد اوسکے طیطوس
قانون مین لکھا ہے کہ اسنے سات برس بادشاہت کی — یہہ وہی بادشاہ ہے
کہ جسنے یہودیون سے جہاد کرکے اونکو خراب ویران کیا اور بیت المقدس کو جلا
دیا — اور ہیکل کو بھی جلا دیا تھا جیسا کہ اوپر اسکا ذکر آچکا ہے جیسا کے دوسری
دفعہ ویران ہونے بیت المقدس کا ذکر ہوا ہے اور آخر سن تین سو تراسی سکندری مین

بیان ہے رُوم کے بادشاہوں کا

سکندری میں طیطوس نے وفات پائی — اوسکے بعد دومطیوس بادشاہ ہوا ۱۵۵
قانون میں لکھا ہے کہ اسنے پندرہ برس بادشاہت کی اور یہودیون اور نصاری کو
ڈہونڈ ڈہونڈکر ہلاک کیا یہہ بادشاہ معہ اور بادشاہان رُوم کے بُت پرستی کرتا تہا
— اسنے درمیان آخر سنہ ۳۹۸ کے وفات پائی — اوسکے بعد نارواس بادشاہ
ہوا ابو عیسے کہتا ہے کہ اسنے ایک برس بادشاہت کی ہے اور سنہ ۳۹۹ سکندری
مین فوت ہوا اوسکے بعد طرابانوس بادشاہ ہوا اسکو غراطیانوس بہی کہتے ہین
ابو عیسے کہتا ہے کہ اسنے انیس ۱۹ برس سلطنت کی — اور ایک قول یہہ ہے کہ انتیس ۲۹
برس بادشاہت کرتا رہا اسیکے ایام حکومت مین بطلمیوس صاحب کتاب مجسطی
موجود تہا — اور یہہ پہلے بیان ہوچکا ہے کہ بطلمیوس لقب ملوک یونان کا ہوتا
رہا ہے لیکن بعد ان بادشاہوں کے پہر یہہ لقب عام ہوگیا تہا عوام الناس
بہی یہہ نام رکہنے لگے تہے — مگر یہہ بطلمیوس اونہین بادشاہوںمین سے تہا
— کتاب کامل مین لکھا ہے کہ بطلمیوس مذکور یعنی صاحب کتاب مجسطی اولاد قلوذیہ میں
سے ہے اسیواسطے اوسکو قلوذی بہی کہتے ہین — اس آذربانوس بادشاہ
کو اٹہارو ین برس اوسکے جلوس کے بیماری خدام کی ہوگئی تہی — ہرچند کہ دیار
مصر کو واسطے طلب علاج اس بیماری کے گیا لیکن صحت نہ ہوئی آذر آخر سنہ ۴۳۹ہجری
سکندری مین فوت ہوا — اوسکے بعد انطونینوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے
کہ اسنے تئیس ۲۳ برس بادشاہت کی — ایک رصد ارصاد بطلیوس سے اسکے تیسرے
سال جلوس مین طیار ہوئی ہی یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۴۶۲ سکندری کے فوت
ہوا اوسکے بعد مرقوس بادشاہ ہوا بعضے اوسکو قومزدوس بہی کہتے ہین قانون
مین لکھا ہے کہ اسنے انتیس برس سلطنت کی — کتاب کامل ابن اثیر مین لکھا ہے
کہ اسی بادشاہ کے ایام حکومت مین ابن دیصان ظاہر ہوا تہا جسنے لوگون کو

بیان ہے رُوم کے بادشاہونکا

یہہ تعلیم کی خداد وہین یہہ شخص نرسایون کا پیشوا تہا — اسکے مسکن مین اختلاف ۱۵۷
ہے بعضے کہتے ہین کہ درمیان رہا کے رہا کرتا تہا — بعضے کہتے ہین کہ ایک نہر
جو رہا کے دروازہ پر ہوکر گذرتی ہے وہان رہتا تہا اسکا نام دیصان ہی اسنے
نہر کے کنارہ پر ایک گرجا گہر بنایا تہا اور مرقوس بادشاہ درمیان سنہ ۴۸۱
سکندری مین فوت ہوا — اوسکے بعد قومودوس بادشاہ ہوا اسنے تیرہ برس
سلطنت کی اور سانس گہٹ کر درمیان سنہ ۸۹۴ سکندری کے دفعۃً مرگیا —
کتاب کامل مین لکہا ہے کہ جالینوس اسی بادشاہ کے ایام حکومت مین تہا
اور جالینوس نے بطلمیوس کو بہی دیکہا ہے اسکے ایام مین نصاراے کا دین
شایع ہوگیا تہا چنانچہ جالینوس نے اپنی کتاب جامع کتاب افلاطون مین
جو کہ درباب سیاست مدنی کے اوسنے تصنیف کی ہے یہہ لکہا ہے — کہ تمام
خلق کے آدمی اقوال برہانیہ سمجہنے کی طاقت نہین رکہتے چنانچہ اسلیئے اون
لوگون کو رموزات کی احتیاج ہے مراد رموزات سے یہہ ہے کہ ثواب و عذاب
آخرت سے ڈرانا — چنانچہ اب ہم اس زمانہ مین ایک قوم دیکہتے ہین جنکو
نصاراے کہتے ہین وہ لوگ لوگون کے ایمان لیتے ہین رموز سے اور اونکے
فعل ایسے ہین جیسے کہ فیلسوفونکے فعل ہوتے ہین جیسا کہ موت سے اضطراب
نہ کرنا یہہ ایسا امر ہے کہ سب فیلسوف اسکو مانتے ہین — اور مثلاً بچنا جماع
سے کیونکہ ایک گروہ ان لوگومین ایسے ہی ہین کیا مرد اور کیا عورت تمام اپنی
زندگی مین کبہی جماع نہین کرتے اس فعل سے بازرہتے ہین — اور ایک قوم
اونہین سے ایسی ہے کہ وہ لوگ اپنی حفاظت نفس اور تدبیر نفس مین بہت کوشش
کرتے ہین اور شدت سے انصاف و عدل کے لالچی ہین یہہ سب افعال
فیلسوفونکے سے ہین تمام ہوئے کلام جالینوس کے — بعد قومودوس مذکور کے

ذکر ہی رُوم کے بادشاہونکا

مذکورکے فرطیجوس نے چہہ مہینے سلطنت کی اوراپنے صحن خانہ مین درمیان سنہ ۱۹۵ھ کے مقتول ہوا — اوسکے بعد سیوارس بادشاہ ہوا قانون مین لکہاہے کہ اسنے اٹہارہ برس سلطنت کی اسیکے ایام دولت مین علماء مجوسی مین بحث ہوئی تہی بابت عید فصح کے آخر کو روزہ رکہنے پر اتفاق ہوا — اور سیوارس مذکور درمیان سنہ ۱۳۱ھ کے ہلاک ہوا — اوسکے بعد انطینوس ثانی بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتاہے کہ اسنے چار برس بادشاہت کی اور آخرکار درمیان حرّان اور الرہا کی مقتول ہوا درمیان سنہ ۱۷ھ کے اوسکے بعد اسکندروس بادشاہ ہوا ابی عیسے کہتاہے کہ اسنے تیرہ ۱۳ برس سلطنت کی اور سنہ ۳۰ھ مین وفات پائی — اوسکے بعد یکسیمنوس بادشاہ ہوا قانون مین لکہاہے کہ اسنے تین برس سلطنت کی اور نصاراے کے قتل کرنے مین اس شخص نے بہت تشدّد کیا تہا یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۳۳ھ سکندری کے فوت ہوا — اوسکے بعد غوردبالوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کی کتاب مین لکہاہے کہ اسنے چہہ برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۳۹ھ سکندری کے درمیان حدود فارس کے مقتول ہوا — اوسکے بعد دقیوس بادشاہ ہوا اسکو دقیانوس بہی کہتے ہین ابو عیسے نے لکہاہے کہ اسنے ایک ہی برس سلطنت کی — وہ بادشاہ جو اوسکے اول تہا وہ نصاراے ہوگیا تہا اسی سبب سے دقیانوس نے خروج کرکے اوسکو قتل کیا اور پہر بتون کی پرستش اور دین نصاراے کا جاری کردیا تہا اور ڈہونڈ ڈہونڈ کر اسنے نصاراے کو قتل کیا تہا اسی بادشاہ سے ذکر اصحاب کہف جو ساتہہ جوان تہے بہاگ کر ایک غار مین جا سوئے تہے اونکا حال معلوم نہین کہ کتنے عرصہ سے وہ لوگ سوتے ہین جیسا کہ خبر دی ہے خدا تعالےٰ نے اور درمیان سنہ ۴۰ھ کے دقیانوس فوت ہوا — اسکے بعد غالیوس بادشاہ ہوا نقل ہے کتاب ابی عیسے

ذکر روم کے بادشاہوں کا

۱۵۸ ا ہے کہ اس بادشاہ نے تین برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۵۴۳ اسکندری کے وفات پائی اسکے بعد علیوس اور دلریانوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہی کہ ان دونون نے پندرہ برس بادشاہت کی ہے — اور کتاب کامل مین یہہ لکہا ہے کہ دلریانوس جسکو ولوسینوس بہی کہتے ہین بعد دو برس کے تن تنہا مستقل بادشاہ ہوگیا تہا اور اسنے درمیان سنہ ۵۵۵ کے وفات پائی اوسکے بعد بادشاہ ہوا اقلودیوس اسنے ایک برس سلطنت کی اور سنہ ۵۵۹ مین انتقال پایا — اوسکے بعد آقوفاس جسکو اورلیانوس بہی کہتے ہین بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے کہ اسنے چہہ برس بادشاہت کی اور ایک بجلی سے جو اوسکے اوپر گر پڑی تہی جل کر مرگیا — اور درمیان سنہ ۵۶۵ کے وفات پائی — اوسکے بعد فرونوس بادشاہ ہوا کتاب ابی عیسے مین ہے کہ اسنے سات برس بادشاہت کی اور سنہ ۵۷۲ مین انتقال پایا — پہر بادشاہ ہوا بعد اوسکے فاروس اور اوسکے شرکا ابو عیسے کہتا ہے اسنے دو برس بادشاہت کی اور سنہ ۵۷۴ مین وفات پائی اوسکے بعد دقلطیانوس اکیس برس سلطنت کرتا رہا تیروین سال اوسکے جلوس کے باشندگان مصر اور ساکنین اسکندریہ باغی ہوگئے چنانچہ وہ رومیہ سے گیا اور اونکا پہر بندوبست کیا اور قلع وقمع کرکے اپنے ملک کو آیا یہہ بادشاہ بت پرست تہا — کیونکہ اسکے بعد بادشاہ روم کے نصاراے ہوگئے تہے — یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۵۹۵ اسکندری کے فوت ہوا — اوسکے بعد قسطنطین بادشاہ ہوا اسنے اکتیس برس سلطنت کی — کتاب قانون مین لکہا ہے کہ تیسرے سال اپنے جلوس مین وہ رومیہ سے طرف قسطنطنیہ کے گیا اور ایک فصیل وہان بنائی اور مذہب اوسکا مسیحی تہا پہلے اس شہر کا نام بزنطیہ تہا اسنے اوسکا نام اپنے نام پر قسطنطنیہ رکہا — نصاراے گمان کرتے ہین کہ چہہ برس بعد اوسکے جلوس کے اس بادشاہ

ذکر ہے روم کے بادشاہونکا

بادشاہ کو آسمان پر ایک صورت سولی کی دکھلائی دی تھی اسواسطے یہہ عیسیٰ مسیح پر ۱۵۹
ایمان لایا اور مذہب نصاریٰ اختیار کیا۔ وہ بادشاہ جو اوس سے اول گذرے
ہین وہ مذہب صابئیہ کا استعمال کرتے تھے یعنے اون بتون کو جنکے نام کواکب
سبعہ سیارہ کے نام پر تھے پوجا کرتے تھے جبکہ اسکی سلطنت کے بیس برس
گذر چکے تب اسنے دو ہزار اڑتالیس ۲۰۴۸ پیشوا بت پرستون کے جمع کیے اور
مین سو اٹھارہ پیشوا چن کر اونکی ناک کاٹ ڈالی۔ انہین مین سے اریوس الاسکندرانی
تہا جو حضرت عیسیٰ ع کے مخلوق ہونیکا قایل تہا۔ اور علماء نصاریٰ اسنے پاس
قسطنطین کے جمع ہوکر شرایع نصرانی بنائی کیونکہ پہلے سے یہہ شرع نہ تھی
۔ سر داران پادریون کا وہ پادری تہا جو اسکندریہ مین رہتا تہا۔ گیارہوین
برس اوسکے جلوس کے والدہ قسطنطین کی مسماۃ ہیلانی بیت المقدس مین گئی
اوسنے وہان جاکر عید صلیب ادا کی اور وہ صلیب جسپر حضرت عیسیٰ ع کو بزعم نصاریٰ
سولی ہوئی وہ نکال لائی۔ اور اس بادشاہ نے اور اوسکی والدہ نے کئی گرجا
بنائے ہین ازانجملہ ایک بیت المقدس مین بنام قمامہ مشہور ہے اور ایک گرجا
ہے حمص کا اور ایک گرجاے الرہا کا اور قسطنطین درمیان سنہ ۶۴۲ اسکندری
کے فوت ہوا۔ بعد مرنے قسطنطین کے اوسکی سلطنت اوسکے تین بیٹون پر
منقسم ہوگئی مگر حاکم اونکا قسطس رہا قانون مین ہے کہ قسطس ابن قسطنطین نے
چوبیس ۲۴ برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۶۵۰ کے وفات پائی بعد ازان
قسطنطین کی اولاد کے ہاتھہ سے سلطنت جاتی رہی اور بادشاہ الیانوس ہوا
یہہ شخص پھر کر مرتد ہوگیا اور بتون کی پرستش کرنے لگا اور شاپور ذی الاکتاف
سے بھی یہہ لڑنے گیا تہا چنانچہ اوسکو زیر کیا مگر بسبب اپنی قضا کے زمین فارس
ہی مین ایک تیر کے لگنے سے جو اوسکے سینہ مین آگھسا تہا مر گیا جیسا کہ دوسری

ذکر ہے روم کے بادشاہوں کا

۱۰۱ فصل مین ذکر ہو چکا ہے — جبکہ للیانوس مر گیا او سوقت اوسکے لشکر مین بسبب خوف فارسیون کے بہت بڑا اضطراب پیدا ہوا تہا اسنے دو برس بادشاہت کی اور سنہ ۶۵۲ سکندری مین فوت ہوا — بعد ازان یونیانوس نے ایک برس سلطنت کی — نقل ہے کتاب ابو عیسے سے کہ یونیانوس مذکور جبکہ بادشاہ ہوا اسوقت اسنے دین نصارا کو رونق دی اور جتنے نصرانی بت پرست ہوگئے تہے اون کو پہر کر مذہب نصرانیہ پر قایم کیا — اور جبکہ بادشاہ ہوا روم پر اور وے رومی لوگ زمین فارس مین تہے اوسوقت یونیانوس نے سابور سے صلح کی بعد اوسکے مکان پر جاکر ملاقات کی اور باہم معانقہ ہوا — بعد ازان یونیانوس اپنا لشکر لیکر اپنے بلاد کی طرف مراجعت کر آیا اور سنہ ۶۵۳ مین فوت ہوا — پہر بعد اوسکے النطیانوس بادشاہ ہوا — کتاب ابی عیسے مین لکہا ہے کہ اسنے چودہ برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۶۶۷ کے وفات پائی اوسکے بعد انو نیانوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے کہ اسنے تین برس بادشاہت کی اور سنہ ۶۷۰ مین وفات پائی — اوسکے بعد خرطیانوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے کہ اسنے تین برس سلطنت کی ہے اور درمیان سنہ ۶۷۳ کے وفات پائی — اوسکے بعد ثاوذوسیوس اکبر بادشاہ ہوا اس شخص نے انچاس برس حکومت کی اور سنہ ۷۲۲ مین انتقال پایا — اوسکے بعد ارقاذیوس قسطنطنیہ مین بادشاہ ہوا — اور رومیہ مین اونورلوس اوسکا شریک قانون مین لکہا ہے کہ ان دونون کے تیرہ برس بادشاہت کی اور سنہ ۷۳۵ مین انتقال پایا — اوسکے بعد ثاوذوسیوس ثانی بادشاہ ہوا اسنے بیس برس بادشاہت کی اسی بادشاہ کے ایام دولت مین فارسی رومیون سے لڑے تہے اور اصحاب کہف بہی جاگ اوٹہے تہے اوسنے درمیان سنہ ۷۵۵ کے انتقال پایا پہر ایک مجمع تیسرا درمیان

ذکر ہے روم کے بادشاہونکا

۱۶۱ درمیان افسس کے اوسکے ایام حکومت مین ہوا تہا جس مجمع مین دو سو عالم مجوس
کے اور نسطورس صاحب مذہب علیحدہ کے اگئی اور بطرک قسطنطیہ مین تہا بسبب
قول نطورس کے کہ مسیح مین دو جوہر ہین ایک جوہر لاہوتی — دوسرا ناسوتی
— یہہ شخص دو اقنومون کا قایل تہا — یعنے ایک اقنوم لاہوتی دوسرا
ناسوتی کہتے ہین کہ ثاوذوسیوس مذکور نے بیالیس ۴۲ برس سلطنت کی ہے
— اوسکے بعد مرقیانوس بادشاہ ہوا نقل ہے قانون سے کہ اسنے سات
برس بادشاہت کی اور بعد ایک برس اپنے جلوس کے دیہار ون اوسنے
بنایا تہا درمیان حمص کے اور اوسکے ایام حکومت مین نسطورس ملعون ہوکر
دفع کیا گیا — اور مرقیانوس درمیان سنہ ۷۶۲ کے بادشاہ ہوا
— اوسکے بعد والنطیس بادشاہ ہوا اسنے ایک برس بادشاہی کی ہے اور
وفات اسکی درمیان سنہ ۷۶۳ کے ہوئی اوسکے بعد لاون کبیر بادشاہ ہوا
قانون مین لکہا ہے کہ اسنے سترہ ۱۷ برس حکومت کی اسکے ایام حکومت مین
ایک زلزلہ عظیم ایسا آیا تہا کہ بہت گہر لوگون کے درمیان انطاکیہ کے زمین مین
دہنس گئے — اور درمیان سنہ ۷۸۰ کے وفات پائی اوسکے بعد زینون
بادشاہ ہوا — قانون مین لکہا ہے کہ اسنے اٹہارہ برس سلطنت کی
اور درمیان سنہ ۷۹۸ سکندری کے فوت ہوا — پہر اوسکے بعد اسطنثیانوس
بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے کہ اسنے ستائیس ۲۷ برس سلطنت کی یہہ وہ ہے
جسنے شہر حماۃ کی فصیل کی تعمیر شروع کی ہتی درمیان اول سال جلوسی
کے اور دوسرے سال مین فراغت پائی ہتی — اور دسوین سال
جلوسی اوسکے مین کال پڑا اور بڑی پہیلی اور بارہوین ۱۲ سال سپہ سالار
فارس کا آمد پر لڑا اور محاصرہ کرکے اوسکو ویران کیا اسنے درمیان

ذکر ہے روم کے بادشاہوں کا

١٦٢ سنہ ٥٢٥ کے وفات پائی اوسکے بعد لیسطینوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے
کہ اسنے نو برس سلطنت کی اور سنہ ٨٣٤ سکندری مین یہہ شخص فوت ہوا
پھر بعد اوسکے لیسطینوس ثانی بادشاہ ہوا اسنے اٹھتیس ٣٨ برس سلطنت کی اور
اوسکے عہد مین بہت جنگ واقع ہوئی درمیان فارسیون اور رومیون کے
آٹھوین سال جلوسی اوسکے مین فارسیون اور رومیون کا مقابلہ کنارے فرات پر ہوا
چنانچہ اس لڑائی مین بہت خلق ماری گئی — اور رومیون کے آدمی فرات
مین بہت غرق ہوئے بعد ازان یہہ بادشاہ درمیان سنہ ٨٧٢ سکندری کے
فوت ہوا — اوسکے بعد لیسطینوس ثانی بادشاہ ہوا قانون مین لکھا ہے
کہ اسنے چوداہ برس حکومت کی اور سات برس اسکو تخت پر بیٹھے ہوئے
گذرے تھے جب فارس کا بادشاہ اوسے آکر شام کے ملک پر لڑا اور
شہر افامیہ اوسنے جلا دیا اور درمیان سنہ ٨٨٦ کے اسنے وفات پائی
اوسکے بعد طیربوس اول بادشاہ ہوا اسنے تین برس بادشاہت کی اور درمیان
سنہ ٨٨٩ کے وفات پائی — اوسکے بعد طیربوس ثانی بادشاہ ہوا
یہہ چار برس سلطنت کر کے سنہ ٨٩٣ مین راہی ملک بقا ہوا — اوسکے بعد
مارنقوس بادشاہ ہوا ابی عیسے کہتا ہے کہ اسنے آٹھہ برس سلطنت کی اور
سنہ ٩٠١ مین انتقال پایا — اوسکے بعد برقوس ثانی بادشاہ ہوا کتاب ابی
عیسے سے ہے کہ اسنے بارہ برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ٩١٣ کے
وفات پائی — پھر بادشاہ ہوا بعد اوسکے فوقاس اسنے آٹھہ برس
سلطنت کی اور سنہ ٩٢١ مین وفات پائی پھر اوسکے بعد ہرقل بادشاہ ہوا
اسکا نام رومی زبان مین ارقلیس ہی اسکے جلوس کے بارہوین سال ہجرت نبوی کا
کے واقع ہوئی تھی پس ہجرت نبوی باین حساب درمیان سنہ ٩٣٣ خلبہ سکندری

فصل چوتھی ذکر ہے عرب کے بادشاہونکا

۱۶۲۳ اسکندری کے واقع ہوئی لیکن ہم درمیان نقشہ کے لکھہ چکے تھے کہ غلبہ اسکندر اور ہجرت نبوی مین فرق اور فاصلہ نوسوچونتیس ۹۱۴ برس کا ہے اس فرق کا یہہ سبب ہے کہ وہ سال جو ہمنے نقشہ مین لکھے ہین وہ سال مصر کے ہین جنکی تعداد تین سو پینسٹھہ ۳۶۵ دن کی بلاکسر صحیح ہے — اور اسجائے جو مذکور ہوئے ہین وہ سال رومی ہین انکی مدت تین سو پینسٹھہ ۳۶۵ دن اور چار دن کی ہے اس تفاوت مذکور سے وہی مقدار حاصل ہوتی ہے جو فرق معلوم ہوتا ہے

چوتھی فصل

اسمین ذکر ہے عرب کے بادشاہونکا

واضح ہو کہ وہ حال جو عرب کے قبیلون اور نسبون سے متعلق ہے اوسکو ہم پانچوین فصل مین جسمین تمام استون دنیا کا ذکر ہے درمیان ذکر امت عرب کے انشاء اللہ تعالے بیان کرینگے

نقل ہے کتاب ابن سعید مغربی سے کہ جبکہ زبانین لوگون کی علیحدہ علیحدہ ہوگئین اور اولاد حضرت نوح ع کی الگ الگ ملکون مین جابسی تو قحطان بن عابر بن شالح جسکا ذکر پہلے ہوچکا ہے یمن مین سکونت ۔ اول ہی اول یہہ شخص زمین یمن کا بادشاہ ہوا اور تاج شاہی اول ہی اسکے سر پر رکھا گیا — جب قحطان مرگیا تو اسکے بعد یعرب ابن قحطان بادشاہ ہوا یہہ وہ شخص ہے جسنے زبان عربی ایجاد کی اور استعمال کرنا عربی کا شروع کیا — اوسکے بعد اوسکا بیٹا یشجب بن یعرب بادشاہ ہوا — اوسکے بعد عبد شمس بن یشجب اوسکا بیٹا بادشاہ جب یہہ شخص سریر سلطنت پر بیٹھا تو اطراف

ذکرہے عرب کے بادشاہونکا

١٦٤ بلادین اسنے بہت لڑائین کین اسلئے اسکا نام سبار کہا گیا — یہہ وہی ہی جسنے
مارب کے زمین مین ایک دیوار بناکر ستر نہرین اوسکے اطراف مین کہود کر
لائین اور دور سے پانی اونمین لایا — اور شہر مارب جوکہ مشہور بنام مدینہ سبا
ہے وہ بہی اوسیکا بسایا ہوا ہے — اس شہر مارب مین اختلاف ہی کوئی
کہتا ہے کہ یہہ نام ہے اوس ملک کا جو یمن کے پاس ہے — اور بعضے کہتے
ہین کہ مارب نام ہے بادشاہی محل کا اور شہر کا نام سبا ہی — جب یہہ
سبا مرا تو اسنے اپنے پیچہے کئی بچے چہوڑے یعنے حمیر — اور عمرو — اور کہلان
— اور اشعر وغیرہ چنانچہ ہم انکا ذکر پانچوین فصل مین درمیان ذکر امت عرب
کے کرینگے انشاء اللہ تعالے — بعد وفات سبا مذکور کے اوسکا بیٹا حمیر ابن
سبا یمن کا بادشاہ ہوا اسنے ثمود کو یمن سے نکالدیا تہا جب وہ حجاز مین
جا کر رہا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا واثل بن حمیر بادشاہ ہوا — اوسکے بعد
بیٹا اوسکا السکسک بن واثل بادشاہ ہوا — پہر یعفر بن السکسک نی سلطنت
کی — اوسکے بعد ذو ریاش یعنے عامر بن باران بن عوف بن حمیر ملک یمن پر تاخت
لایا — اور ادہر سے واثل کی اولاد مین سے نعمان بن یعفر بن السکسک بن واثل
بن حمیر بہت لوگون کو جمع کرکے اوسکے مقابلہ کو اٹہا چنانچہ عامر بن باران بہاگ
گیا اور نعمان مذکور ملک یمن کا بادشاہ مستقل ہوگیا اس نعمان مذکور کا لقب
معافر بہی ہے — اسکے بعد بیٹا اوسکا اشمح بن المعافر بادشاہ ہوا — بعد ازان
شداد بن عاد بن الملطاط بن سبا سریر سلطنت یمن پر مسلط ہوا — یہہ اطراف
وجوانب مین بہت لڑا اور اسنے انتہاء مغرب تک بلاد فتح کیے ہین اور بہت
سے شہر اور کارخانہ بناکر اپنے آثار عظیمہ صفحہ ہستی پہ یادگار چہوڑے — اسکے
بعد اوسکا بہائی لقمان ابن عاد بادشاہ ہوا — جب وہ مرگیا تو اوسکا بہائی ذو سدد

ذکر ہے عرب کے بادشاہونکا

ذو سدد سریر سلطنت پر بیٹھا ہوا۔ اوسکے وفات کے بعد اوسکا بیٹا حارث ۶۵
بن ذی سدد جسکو حارث الرائش بہی کہتے ہین تخت سلطنت پر بیٹھا۔ کہتے
ہین کہ حارث الرائش مذکور یہی ہے ابن قیس ابن صیفی بن سبا الاصغر اور
یہی ہے تبّع اول۔ اوسکے بعد بیٹا اوسکا ذوالقرنین الصعب بن الرائش
بادشاہ ہوا۔ ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ حضرت عباس رض سے لوگون نے
پوچھا تھا کہ حضرت قران شریف مین جو ذوالقرنین کا ذکر آیا ہے اوسے مراد
کون شخص ہے آپنے فرمایا کہ وہ ایک بادشاہ تہا اولاد حمیر سے چنانچہ وہ
یہی صعب مذکور ہے۔ اسسے معلوم ہوا کہ ذوالقرنین کا ذکر جو قران شریف
مین آیا ہے اوسے مراد صعب بن الرائش ہے نہ اسکندر رومی جو عوام الناس
نے مشہور کر رکہا ہے۔ اسکے بعد بیٹا اوسکا ذوالمنار ابرہہ بن ذوالقرنین
بادشاہ ہوا۔ جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا افریقیس بن ابرہہ تخت سلطنت
پر بیٹھا۔ اسکے مرنے کے بعد اوسکا بھائی ذوالاذعار عمر بن ذوالمنار بادشاہ
ہوا۔ جب اوسنے وفات پائی تو اوسکا بھائی شرجبیل بن عمرو بن غالب
بن المنتاب بن زید۔ بن یعفر۔ بن السکسک بن وائل۔ جو حمیر کے
قوم سے تہا سلطنت کرنے لگا۔ اسکا حال یہہ ہے کہ جب ذوالاذعار
سلطنت کرتا تہا تب ایسا اتفاق ہوا کہ سب قوم بنی حمیر کی اوسسے ناراض
ہوگئی اور سب اطاعت اوسکی چھوڑکر شرجبیل مذکور کی تابع ہوگئے چنانچہ یہی
سبب رنجیدگی جانبین کا ہوا اور شرجبیل اور ذوالاذعار مین جنگ عظیم واقع
ہوئی اس لڑائی مین بہت جوانان تنومند کام آئے اور خلق کثیر فوت ہوئی
آخرکار شرجبیل بادشاہ مستقل ہوگیا۔ بعد وفات شرجبیل کے اوسکا بیٹا
الہدہاد بن شرجبیل بادشاہ ہوا جب یہہ بادشاہ مرگیا تو اوسکے بیٹے بلقیس

ذکر ہے عرب کے بادشاہوں کا

بنت الہدہاد تخت سلطنت پر بیٹھے اور بیس برس تک اس عورت نے بادشاہت ۱۶۶
کی جبکہ حضرت سلیمان ؑ ابن داؤد سے اسکا نکاح ہوگیا تب اوسکا چچا ناشر النعم بن
شرحبیل بادشاہ ہوا — بعضے یہہ بہی کہتے ہین کہ بلقیس کی چچا ناشر النعم کا نام
مالک ابن عمرو بن یعفر — بن عمر ہے جو کہ النتاب بن زید الجمہری کے اولاد مین تہا
— اسکے بعد جو بادشاہ ہوا اوسمین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ شمر برعش
بیٹا ناشر النعم مذکور کا تہا — اور بعضے کہتے ہین کہ شمر بن افریقس ابن ابرہہ ذی المنار
تہا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا مالک بن شمر بادشاہ ہوا — اوسکے بعد عمران بن عامر
الازدی تخت سلطنت پر بیٹہا اوسکا نسب نامہ یہہ ہے — عمران — بن عامر
— بن حارثہ — بن امرء القیس — بن ثعلبہ — بن مازن — بن ازد —
بن الغوث — بن بنت — بن مالک — بن اوڈ — بن زید — بن کہلان
— بن سبا — اسوقت سے اولاد حمیر بن سبا کے ہاتہہ سے سلطنت جاتی رہی
اور کہلان ابن سبا جو بہائی ہے حمیر بن سبا کا اوسکی اولاد سلطنت کرنے لگی
— یہہ عمران مذکور کا بہن تہا — اسکے بعد بہائی اوسکا مزیقیا یعنے عمرو بن عامر
الازدی بادشاہ ہوا — مزیقیا اسکو اسواسطے کہتے ہین کہ یہہ شخص ہرروز ایک
پوشاک پہنکر اپنی مجلس مین آیا کرتا جب مجلس مین داخل ہوتا تب وہ پوشاک
پہاڑ کر پہینک دیتا تاکہ قابل کسی کے پہننے کے نرہے اسواسطے مزیقی اسکا نام
رکہا گیا — یہانتک تمام ہوچکے کلام ابن سعید مغربی کے — اب ہم تاریخ حمزہ
اصفہانی سے نقل کرتے ہین وہ کہتا ہے کہ بعد ابی مالک ابن شمر مذکور کے اوسکا
بیٹا الاقرن ابن ابی مالک قبل عمران الازدی کے بادشاہت کرتا تہا اوسکے
بعد ذوحبشان بن الاقرن بادشاہ ہوا یہہ وہ بادشاہ ہے جسنے درمیان
قبیلہ طسم اور جدیس کے لڑائی کرا دی تہی — اسکے بعد اوسکا بہائی تبع بن

ذکر ہے عرب کے بادشاہوں کا

147 ابن الاقرن بادشاہ ہوا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا کلیکرب بن تبع سلطنت کرتا رہا — جب وہ مر گیا تب ابوکرب اسعد جو تبع اوسط کہلاتا ہے بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ مقتول ہوکر مرا — پہر اسکے بعد بیٹا اوسکا حسان بن تبع بادشاہ ہوا — اسنے اپنے باپ کے سب قاتلین کو ڈہونڈ ڈہونڈ کے قتل کیا — پہر ایسا اتفاق ہوا کہ اسکے بہائی عمر ابن تبع نے اسکو قتل کر ڈالا اور آپ یمن کا بادشاہ ہوگیا — مگر اس عمر مذکور کو بیماریئن ایسی کثرت سے رہتی تہین کہ دائم المرض تہا اور صحن تک اوٹہہ کر بہی کبہی نہ جا سکتا تہا جبتک لوگ چارپائی پر نہ ڈالکر لیجاتے اسیواسطے اسکا نام ذالاعواد رکہا گیا تہا — اسکے وفات کے بعد عبد کلال ابن ذالاعواد بادشاہ ہوا — اوسکے بعد تبع بن حسان ابن کلیکرب جو کہ تبع الاصغر بہی کہلاتا ہے بادشاہ ہوا اسکے بعد بہانجا اوسکا حارث بن عمرو بادشاہ ہوا جب یہہ بادشاہ ہوچکا تب یہہ یہودی ہوگیا — اوسکے بعد مرثد ابن کلال بادشاہ ہوا اسکے بعد حمیر کے قبیلہ مین سلطنت متفرق ہوگئی تہی — اوسکے مرنے کے بعد جو بادشاہ مشہور ہوا وہ وکیعہ ابن مرثد تہا — اوسکے بعد ابرہہ بن الصباح بادشاہ ہوا — پہر صہبان ابن محرث کا دورہ آیا — پہر عمرو بن تبع بادشاہ ہوا اوسکے بعد ذوشناتر بادشاہ ہوا — اوسکے بعد ذونواس بادشاہ ہوا یہہ ایسا یہودی پنے مین غلو رکہتا تہا کہ جو شخص یہودی نہ ہوتا اوسکو دکہتے آگ کے بہٹے مین ڈالدیتا اسیواسطے اسکا نام صاحب الاخدود+ کہا گیا ہے اوسکے بعد ذوجدن بادشاہ ہوا یہہ پچہلا بادشاہ ہے قبیلہ حمیر کا ان سب بادشاہون کے سلطنتون کو دو ہزار بیس برس کا دورہ ہوا ہر ایک کی مدت سلطنت کا ذکر بسبب عدم صحت کے ہمنے نہین کیا —

+ خندود اوس غار کو کہتے ہین جو دراز کہودی جاے زمین مین

ذکر ہے عرب کی بادشاہونکا

۱۶۸ چنانچہ اس ہمارے قول کا مؤید ہے قول صاحب تواریخ الامم کا وہ کہتا ہے کہ
کوئی تواریخ پوچ اور لچر نہین پائی جاتی سوار تواریخ ملوک حمیر کے کیونکہ اونکی
تواریخ مین برس تو زیادہ اور بادشاہ تہوڑے ذکر کئے گئے ہین — اسلئے
کہ وہ کہتے ہین کہ اونکے بادشاہ چہبیس تہے جنکی سلطنت کا دورہ دو ہزار بیس
برس کا بیان کرتے ہین — پہر ملک یمن پر چار تو بادشاہ ملک حبش کے
— اور آٹہہ فارس کے بادشاہون نے سلطنت کی — اونکے بعد اہل اسلام کا
دورہ آیا — نقل ہے کتاب ابن سعید مغربی سے کہ حبشہ کے بادشاہ
بعد ذی جدن حمیری کے غالب ہوگئے تہے — اول بادشاہ حبشہ کا جو یمن
پر غالب ہوا اوسکو ارباط کہتے ہین — اسکے بعد ابرہہ الاشرم صاحب
فیل جو مکہ کو بارادہ مسمار کرنیکے آیا تہا وہ یمن پر سلطنت کرتا رہا اوسکے بعد
یکسوم بادشاہ ہوا — اوسکے بعد مسروق بن ابرہہ بادشاہ ہوا یہہ چارون
بادشاہ ہے انہین کا جو یمن پر مسلط ہوگئے تہے اور وہ حبشہ کے رہنیوالے تہے
— اسکے بعد پہر حمیر کی اولاد کو سلطنت نصیب ہوئی اور پہر کر اونکا دورہ چمکا
چنانچہ سیف بن ذی یزن حمیری یمن پر مسلط ہوا — اس شخص کو کسرے نوشیروان
نے سلطنت دلوائی تہی حال مجمل اسکا یہہ ہے کہ سیف بن ذی یزن کے ہمراہ
نوشیروان نے ایک اپنا سپہ سالار ملک فارس سے جسکا نام وہرز تہا
لشکر عجمی دیکر یمن کو بہیجدیا چنانچہ اوسنے یمن مین پہنچکر حبشہ کے بادشاہ کو جو
سلطنت ملک یمن پر کرتا تہا نکالدیا اور سیف ابن ذی یزن کو تخت پر بٹہلایا
جبکہ سیف بن ذی یزن تخت سلطنت ملک یمن پر بیٹہہ چکا اور حبشہ کا بادشاہ
نکالا گیا — تب اسنے یہہ دستور اپنا مقرر کیا کہ غمدان مین جو اوسکے آبا
و اجداد کا بنایا ہوا ایک گہر تہا نشست اپنی مقرر کرکی شراب نوشی مین مشغول

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

مشغول رہنا شروع کیا چنانچہ عرب نے اپنی اشعار مین اوسکی مدح جو بیان کی ۱۶۹
ہے خصوصاً امیہ ابن ابی صلت نے جو سیف ابن ذی یزن کے دلیس بدیس پھرنی اور
اوسکے واسطے طلب کمک کے پاس قیصر روم کے جانے اور پھر کسرے نوشیروان
کے مدد سے اپنے آباء کا ملک پانے کا حال معہ حال آنے وہرز سپہ سالار ملک فارس کے
جو اوسکے مدد کے واسطے کسرے نے ساتھ کردیا تھا اپنے اشعار مین مثل گوہر آبدار
کے پرویا ہے اور اوسکی مدح جو کی ہی اون اشعار سے یہہ حال سابق ہمکو دریافت
ہوا ترجمہ اون اشعار کا بسبب عدم ضرورت کے چھوڑ دیا جاتا ہے کیونکہ سوائے
تضحیک ارباب خرد کے اور کچھہ حاصل نہ ہوگا ــ المختصر سیف بن ذی یزن نے
یہہ شیوہ اختیار کیا تھا اور ایک نادانی اوسے یہہ ہوئی کہ چند آدمی حبشہ کے
رہنوالون کو اپنی خواصی اور مصاحبت مین منظور کیا اُنھین لوگون نے اوسکو
فریب دیکر قتل کیا جب وہ مرچکا تب کسرے نے ایک عامل اپنی طرف سے یمن کا
حاکم مقرر کرکے بھیجدیا اسوقت سے ملک یمن زیر حکومت کسرے کے ہوگیا یہہ
حال باذان کے وقت تک رہا جو کہ پچھلا حاکم کسرے کیطرف سے مقرر تھا
زمانہ نبی صلعم کے وقت مین ــ جبکہ باذان مذکور مسلمان ہوگیا تو اوسیوقت سے
ملک یمن مین مسلمانون کا دخل ہوگیا تمام ہوئے تاریخ ملوک یمن کی

ذکر ہی اون بادشاہون عرب کا جو سوا یمن کے اور ملکون مین تھے

اول ہی اول بادشاہ عرب کا جو زمین حیرت پر مسلط ہوا وہ مالک بن فہم ــ
بن غنم ــ بن دوس ــ بن عدثان ــ بن عبد اللہ ــ بن دہران ــ بن کعب
ــ بن حارث ــ بن کعب ــ بن مالک ــ بن نصر ــ بن ازد ــ تھا اور ازد

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۷۱ ہے اولاد کہلان ابن سبا بن شجب ـــ بن یعرب بن قحطان سے یہہ بادشاہ
ایام ملوک الطوایف مین سلطنت کرتا تہا قبل دورہ اکاسرہ کے ـــ جب
وہ مرگیا تب اوسکا بہائی عمرو بن فہم بادشاہ ہوا ـــ اسکے بعد بہتیجا اوسکا
حذیمہ بن مالک بن فہم سلطنت کرنے لگا ـــ چونکہ اسکے جسم مین بیماری برص
کی تہی اسواسطے اوسکو خذیمۃ الابرش کہتے تہے مگر اسکی شان وشوکت بڑی
رتبہ پر تہی ـــ ایک اسکے بہن تہی مسماۃ رقاش وہ ایک شخص کو جو قبیلہ
ایاد سے تہا چاہتی تہی اوس شخص کے ساتہہ خزیمہ نے بہی احسان اور نیکی
کی تہی ـــ اور نام اوسکا عدی بن نصر بن ربیعہ تہا ـــ اور عدی مذکور بہی
بدل وجان اوسپر مرتا تہا اور اسی شخص کو عہدہ داروغگی شراب خواری
مجلس شاہی کا مفوض تہا ـــ اب یہہ دونون آپسمین ایکدوسرے کے عاشق
ومعشوق تہے مگر کبہی اتفاق صحبت کا نہوتا تہا ایکروز اوس مسماۃ رقاش نے
اسے کہا کہ جب بادشاہ کو شراب کا نشہ خوب غالب ہو تب تو بادشاہ سے
اسبات کی اجازت مانگ لینا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بادشاہ نشہ مین مدہوش
تہا ـــ عدی نے کہا کہ آپکی بہن رقاش سے فرمائیے تو صحبت کرون
اوسنے اجازت دیدی پہر تو عدی نے رقاش سے خوب چین اوڑائے
ـــ جب صبح ہوئی اور خذیمہ کو ہوش آیا اور وہ راز کہل گیا تب بہت خفا
ہوا اور یہہ امر بہت گران گذرا عدی مذکور نے یہہ عقلمندی کی کہ وہان سے
بہاگ گیا ـــ مگر لوگ کہتے ہین کہ پہر خذیمہ نے اوسکو گرفتار کیا اور مار ڈالا
شاید یونہین ہو لیکن بادشاہ کی بہن رقاش کو اوسی شب عدی سے
حمل ہوگیا چنانچہ خذیمہ نے یہہ دو شعر اپنی بہن رقاش کو مخاطب ہوکر سنائے
شعر ـــ خبرینی رقاش لا تکذبینی ابحر زنیت ام بہجین

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

م بعبدٍ فانت اہلٌ لعبدٍ   ام بدونٍ فانت اہل لدونٍ ۱۷۱

ترجمہ ان دو شعرون کا یہہ ہے

شعر بتلا مجکو اے رقاش سچ سچ   کسی شریف سے زنا کیا تو نے یا کسی سے
اگر کسی غلام سے کیا ہی تب تو سزاوار غلام کے ہے   اگر کسی رزالہ سے کیا ہی تب تو لایق اوسکے بنے
رقاش نے جواب دیا کہ یعنے اوس سے زنا کروایا ہے جو عرب کے شہزادون
مین ہے خذیمہ چپ ہو رہا — بعد گذر نے مدت حمل کے ایک بیٹا رقاش کے
پیدا ہوا اوسکی اوسنے پرورش کی اور ہنسلی گلے مین پہنائی اور بڑے چاؤ
سے پالا اور نام اوسکا عمر رکہا اِس لڑکے کو خذیمہ نے اپنا بیٹا کرلیا یعنے ولد
متبنے خذیمہ کا ہی لڑکا ولد الزنا ہے — پہر ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لڑکا اِس
چاؤ کا پالا ہوا ایک روز گم ہوگیا بہت تلاش کی کہین تپا نہ پایا تب عرب
کے لوگون نے یہہ خیال کیا کہ کوئی جن اوسکو اوٹہا لیگیا — چنانچہ یہی خیال
تہا کہ ناگاہ دو شخص یعنے مالک اور عقیل کہین سے اوسکو ڈہونڈ لائے
اور خذیمہ کی خدمت مین جا حاضر کیا اوس روز خذیمہ کو اسقدر خوشی ہوئی
کہ قریب تہا کہ شادی مرگ ہو جائے — چنانچہ اوسکے انعام مین بادشاہ
نے اون دونون شخصون سے جو اوسکو لائے تہے فرمایا کہ جو تم مانگوگے مین
تمکو دونگا اب تم مجسے کہو کیا دون — اون دونون نے عرض کی ہم کچہہ
نہین مانگتے بجز ایک بات کے وہ یہہ ہے کہ جبتک آپ زندہ رہین اور
جبتک ہم جیتے رہین اپنی مصاحبت مین ہمکو منظور کیجئے خذیمہ نے منظور کیا
یہہ وہ ندیم ہین جنکی ضرب المثل عرب مین مشہور ہے اور اکثر ندمانی جذیمہ
ہر ایک شخص بولتا ہے (یعنے مانند دو ندیمون خذیمہ کے) اسی خذیمہ کے

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

١٧٢ ایام حکومت مین ایک شخص قوم عمالقہ سے جسکو عمرو بن الضرب بن حسان العلیقی
کہتے ہین تمام فرات کے بلاد عالیہ اور مشارق شام اور جزیرہ پر مسلط ہوگیا
تہا — اور درمیان اوسکے اور جذیمہ کے بہت لڑائین ہوئین آخرکار جذیمہ
نے فتح پائی اور اوس عمر مذکور کو قتل کیا — لیکن اس عمرو مذکور کے ایک
بیٹی تہی اوسکا نام زبّا تہا اور حقیقت مین نام تہا نایلہ لیکن مشہور بنام اول
ہوگئی تہی — یہہ لڑکی بعد اپنے باپ کے مرنے کے سلطنت کرنے لگی اور
اسنے دو شہر آمنے سامنے کنارہ فرات پر بسائے تہے اور اسی نے فریب
دیکر جذیمہ کو گرفتار کرکے قتل کیا اور اپنے باپ کا قصاص پایا وہ فریب یہہ
تہا کہ اسنے جذیمہ کو کہلا بہیجا کہ مین تجہسے نکاح کرونگی تو میرے پاس آ
وہ اس فریب مین آکر چلا گیا اوسنے پکڑکر قتل کرڈالا اور اپنے باپکا خون لے لیا

ذکر ہے ابتدا سلطنت لخمیین کا مراد لخمیین سے وہ

وہ بادشاہ ہین جو شہر حیرہ پر سلطنت کرتی تہی

اور وے ہین مناذرہ بیٹے عدّی بن نصر بن ربیعہ کے اولاد لخم بن عدی بن عمرو
بن سبا کے جبکہ جذیمہ مقتول ہوکر مارا گیا تب بہانجا اوسکا عمرو بن عدی بن نصر
بن ربیعہ یعنی وہ لڑکا ولد الزنا تخت پر بیٹہا — اور اس ارادہ مین تہا کہ کسی
تدبیر سے اپنے ماموں جذیمہ کا خون ملکہ زبّا سے لون ہادی خیال نے یہہ رہنمولی
کی کہ ایک غلام جذیمہ کا تہا مسمی قصیر اوس سے ملکر اور سازش کرکے ناک
اوسکی کاٹکر اور کوڑی لگواکر شہر بدر کردیا وہ قصیر بحالت حقیر دربار ملکہ زبّا

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

ذبّا مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے ولی نعمت نے یہہ حال میرا کیا ہی میری ناک کٹوا کر کوڑے لگوا کر بے قصور جلا وطن کر دیا ہے — ذبّا کو اوسکے حال تباہ پر رحم آیا فرمایا کہ تو ہمارے ملک مین چین سے رہا کر اور اس سرکار دولتمدار کے واسطے سوداگری کیا کر وہ تو یہہ چاہتا ہی تہا ذبّا کے پاس رہنا اور سوداگری کرنا شروع کیا — اودہر سے مال بہر کر اپنے آقا قدیم کے پاس لیجاتا — اودہر سے بیچ کر اور مال بہر کر ذبّا کی خدمت مین حاضر ہوتا اسی طرح مدت گذر گئی جبکہ ذبّا کو اوسپر اعتماد واثق ہوگیا تب اوسنے یہہ نمک حرامی کی کہ ایک ہزار اونٹ پر صندوق لاد کر اور انمین سپاہ عمرو مذکور کی بہر کر لادلایا اون صندوقون کے قفل اندر کے جانب سے لگے ہوئے تہے جب وے صندوق آئے اور ذبّا نے ملاحظہ فرمایا تو یہہ دو شعر ذبّا نے پڑہے

مالِلجمال مشیہا رویدا — اجندلا یحملن ام حدیدا
ام صرفانا باردا شدیداً — ام الرجال جُثّماً قعوداً

جب وے صندوق داخل قلعہ شاہی ہو چکے تب بطور یلغار اونمین سے آدمی نکلے اور بزور شمشیر اونہون نے ملک لے لیا اور ذبّا کو بہی قتل کر ڈالا اسطور پر قصیر مذکور نے اپنے آقا جذیمہ کا عوض خون ذبّا سے لیا — اسکے بعد عمرو بن عدی مذکور نے مدت تک سلطنت کی بعد اوسکے فوت ہونے کے امرو القیس بن عمرو بن عدی بن نصر بن ربیعۃ اللخمی بادشاہ ہوا اسکو امرأ القیس اول کہتے ہین — بعد اوسکے بیٹا اوسکا عمرو بن امرأ القیس بادشاہ ہوا یہہ شخص شاپور ذی الاکتاف کے دورہ مین سلطنت کرتا تہا — اوسکے بعد اوس بن قلام العملیقی بادشاہ ہوا

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۴۷۱ — پہر ایک اور شخص قوم عمالیق مین سے بادشاہ ہوا — اسکے بعد پہر سلطنت عمرو
بن عدی بن نصر بن ربیعہ اللخمیین مذکورین کی اولاد کو نصیب ہوئی اور وہ شخص جو اوسکی
اولاد مین سے بادشاہ ہوا اوسکا نام بہی امرالقیس تہا بیٹا عمرو بن امرالقیس مذکور
کا تہا اوسکو امرالقیس ثانی کہتے تہے — مگر عرف اُسکا محرّق تہا کیونکہ اول اُسنے
سزا آگ کے لوگون کو دینی شروع کی تہی جب یہہ مرگیا تو بیٹا اوسکا نعمان
یک چشم بادشاہ ہوا — اسی کی بنائی ہوئی خورنق اور سدیر ہے — اس
بادشاہ نے بتیس برس سلطنت کی آخرکار فقیر ہوکر عبادت کرنے لگا اور
بہرام گور بن یزدگرد کے وقت مین سلطنت سے دست کش ہوا اس بادشاہ کا
حال عدی بن زید نے درمیان اپنے قصیدے رائیہ کے جو مشہور ہے بیان
کیا ہے بسبب لاطایل ہونے کے اون اشعار کا ترجمہ فروگذاشت کیا گیا —
جبکہ نعمان مذکور زاہد ہوگیا اور کنج عزلت مین سلطنت سے دست کش ہوکر بیٹھ رہا
تب بیٹا اوسکا منذر ابن نعمان تخت پر بیٹھا اسکی سلطنت بہی فیروز بن یزدگرد
کے وقت مین تمام ہوچکی اسکے بعد اسود بن منذر اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا یہہ وہ
ہے جو غسّان عرب پر فتح پاکر چند اونکے بادشاہون کو گرفتار کرلایا تہا اور
چاہتا تہا کہ اونکی جان بخشی کرے مگر اوسکے چچازاد بہائی نے جسکو ابو اذینہ
کہتے ہین اونکے قتل پر آمادہ کیا اور باعث اوسکا یہہ تہا کہ کسی لڑائی مین ابو اذینہ
کے بہائی کو آل غسّان مین سے کسی شخص نے قتل کرڈالا تہا اسلئے یہہ اونکا دشمن
جان ہورہا تہا اسلئے اسنے ایک قصیدہ لکہہ کر اسود کو سُنایا اور اوسمین سوجہایا
کہ اونکو قتل کرنا بہتر ہے پہر یہہ وقت ہاتہہ نہ آئے گا — اور تاریخ ابن اثیر مین
یہہ لکہا ہے کہ غسّان نے اسود پر غالب ہوکر اوسکو قتل کیا مگر یہہ بہی اوسمین
لکہا ہے کہ اسکے برعکس بہی مشہور ہے بہرکیف اسود ابن منذر کے سلطنت فیروز

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

فیروز کے زمانہ مین تمام ہوچکی تہی اسکے بعد اوسکا بہائی منذر بن نعمان الاعور بادشاہ ہوا ۱۷۵
— اوسکے بعد علقمہ الذمیلی[3] بادشاہ ہوا اوسکے بعد امرالقیس بن النعمان — بن امرء القیس المحرق تخت پر بیٹہا یہہ وہ بادشاہ ہے جسنے سنمار[2] نامی ایک کاریگر کو ایک کوشک پر سے جو اسکے ہاتہہ کی نبائی ہوئی تہی نیچے ڈالکر مار ڈالا تہا تاکہ دوسرےکو ایسی نہ نبادے اوسکے بعد بیٹا اوسکا منذر ابن امرء القیس بادشاہ ہوا اس منذر مذکور کی والدہ بہت خوبصورت تہی اسواسطے اوسکو ماءالسما کہتے تہے اور یہہ منذر بہی اپنی والدہ کے نام سے مشہور ہوگیا تہا چنانچہ منذر بن ماءالسماء اسکو کہا کرتے تہے اور حقیقت مین نام اوسکی والدہ کا ماویہ بنت عوف بن جشم تہا پہر ایسا اتفاق ہوا کہ کسرے قباذ نے منذر مذکور ملک حیرت سے نکالدیا اور اوسکی جائے حارث بن عمرو بن حجر الکندی کو حاکم مقرر کیا اسکا باعث یہہ تہا کہ قباذ نے مردک کا دین قبول کرلیا تہا جب وہ مردک کے دین کے موافق عمل کرنے لگا تو حارث بن عمر مذکور اسکے ہمراہ اوسپر ایمان لایا اور منذر اوسپر ایمان نہ لایا تہا اسلئے اوسنے ملک سے اوسکو نکالدیا اور سلطنت اوسکی چہین لی لیکن جب قباذ مرگیا اور اوسکا بیٹا نوشیروان ابن قباذ بادشاہ ہوا تب اوسنے حارث مذکور کو ملک حیرت سے نکالکر پہر منذر بن ماءالسماء بادشاہ اوسکے ملک کا مقرر کیا چنانچہ یہہ حال فصل ثانی مین درمیان ذکر نوشیروان کے ہم

---

[2] سنمار بکسر سین نام ہے اوس کاریگر کا جسنے ایک کمرہ واسطے نعمان امرالقیس کے نزدیک کوفہ کے نبایا تہا جب وہ کمرہ بن چکا تب اوسکو اوپر سے ڈالکر مارڈالا یہہ اسواسطے کہ اگر زندہ رہیگا تو اور کسیکو شاید ایسا نبادے اسلئے یہہ بات ضرب المثل ہوگئی درمیان عرب کے کہا کرتے ہین کہ جزاء سنمار یعنے سزا مثل سنمار کے

[3] ذمیل ایک گروہ ہے قبیلہ لخم کا اور لخم اون کو کہتے ہین جو یمن کے رہنے والے ہین فقط

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۷۶ بیان کر چکے ہین — جبکہ منذر مرگیا تب اوسکا بیٹا عمرو مضرط الحجارہ یعنے ابن المنذر ابن ماء السماء بادشاہ ہوا اسکی والدہ کا نام ہند تہا یہہ بہی اپنی ما کے نام سے مشہور ہے یعنے عمرو بن ہند کہتے ہین — جبکہ یہہ آٹہہ برس سلطنت کر چکا تب نبی صلعم پیدا ہوئے ۔ — اسکے بعد بہائی اوسکا قابوس ابن المنذر بن ماء السماء بادشاہ ہوا مگر کہتے ہین کہ یہہ شخص نام ہی کا بادشاہ تہا حقیقت مین اسکو سلطنت نصیب نہین ہوئی اور بادشاہ اسواسطے اسکو کہتے تہے کہ اسکے بہائی اور باپ چونکہ بادشاہت کر چکے تہے اونکی نسبت کر اسکو بہی بادشاہ کہنے لگے تہے اسکے بعد اوسکا بہائی منذر ابن منذر اوسکے مرنے کے بعد بیٹا اوسکا نعمان ابن منذر بن منذر بن ماء السماء بادشاہ ہوا کنیت اوسکی ابو قابوس ہے یہہ وہ شخص ہے جو نصارا ہوگیا تہا اور اسکی مان کا نام سلما ہے وہ بیٹی ہے دایل کی اور دایل بیٹا ہے عطیۃ کا جو کہ سنار کا پیشہ کرتا تہا اور رہتا تہا فدک مین اسنے بائیس برس سلطنت کی بعد ازان کسرے پرویز نے اسکو قتل کیا اسکے مقتول ہونے کے سبب ایک بڑا ہنگامہ فارسیون اور عربون سے ہوا تہا بعد وفات پانے نعمان مذکور کے سلطنت ملک حیرت کی لخمیین کے ہاتہہ سے جاتی رہی اور ایاس بن قبیصۃ الطائی بادشاہ ہوا چہہ مہینے ایاس کی سلطنت کے گذرے تہے کہ پیغمبر خدا صلعم مبعوث ہوئے — اوسکے بعد زادویہ بن ماہبان الہمدانی بادشاہ ہوا پہر سلطنت لخمیین کو نصیب ہوئی اور بعد زادویہ کے انہین لخمیین مین سے منذر بن نعمان بن المنذر بن المنذر بن ماء السماء مسلط ہوا — اس بادشاہ کا نام عرب نے مغرور رکہا تہا — اسنے تا خروج اور استیلا خالد بن ولید کے سلطنت کی — یہہ سب مناذرہ نضر بن ربیعہ کے اولاد عامل تہی اکا سرہ

مناذرہ سے مراد ہین وے لوگ جو منذر کی اولاد مین سے تہے یا ایک قوم مراد رکہنے چاہئے

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۷۷ اکاسرہ فارس کے طرف سے عراق عرب پر جیسا کہ غسّان عامل تھی قیاصرہ
رُوم کی طرف سے عرب شام پر

ذکر ہے مُلوک غسّان کا

جو کہ عامل تھے قیاصرہ رُوم کیطرف سے عرب شام پر

واضح ہو کہ اصل غسّان کی مُلک یمن ہے وہ اولاد ہین ازد بن الغوث بن نبت بن مالک بن اُدد بن زید بن کہلان بن سبا کی یہہ لوگ بسبب آنے ایک رو العرم کے یمن سے نکل کر شام مین پہنچے وہان جاکر ایک چشمہ پر فروکش ہوئے اوس چشمہ کا نام غسّان تہا انکو بہی اوسکی طرف منسوب کرکے غسّان کہنے لگے — اور اونکے زمانہ کے پہلے شام مین جو عرب رہتے تھے اونکو ضجاعمہ کہتے تھے یہہ لوگ سلیح کی اولاد سے تھے جبکہ غسان وہان پہنچے تب انہون نے اونکو شہرون مین سے نکالکر اونکے بادشاہون کو پکڑکر مار ڈالا اور انکی جاے آپ رہنے لگے اور آپ ہی حکومت کرنے لگے اول ہی اول جو شخص غسّان مین سے بادشاہ ہوا وہ جفنہ بن عمرو بن ثعلبہ بن عمرو بن مزیقیا تہا اسکے سلطنت قریب چارسو برس اول ظہور اسلام کے تھی اور بعضے اسسے زیادہ بیان کرتے ہین — جبکہ جفنہ بادشاہ ہوچکا اور سلیح کے خاندان کے بادشاہون کو قتل کرچکا تب اوسکے پاس قضاعہ اور جو کاریگر شام مین تہا روم کا آکر حاضر ہوئے چنانچہ اوسنے چند کارخانہ شام مین بنائے — جب وہ مرگیا تب اوسکا بیٹا عمرو بن جفنہ بادشاہ ہوا اسنے اپنے ایام حکومت

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۷۸ مین چند گرجا گہر بنائے ازانجملہ کلیسا حالی — اور کلیسا ایوب — اور کلیسا ہند
یہہ بہی ہین — اسکی سلطنت کے بعد اوسکا بیٹا ثعلبہ ابن عمر تخت شاہی پر بیٹہا
اسنے ایک کوشک بنائی اوسمین حوض بہی بنایا یہہ مکان اطراف حوران
مین قریب بلقا کے بنایا تہا — اسکے بعد اوسکا بیٹا حارث بن ثعلبہ بادشاہ
ہوا — پہر اوسکا بیٹا جبلہ بن حارث تخت پر بیٹہا اسنے پل اور ادرج اور
قسطل بنائے اسکے بعد بیٹا اوسکا حارث ابن جبلہ بادشاہ ہوا یہہ بلقا مین رہتا
تہا اسنے ایک گرہ مُردون کے واسطے بناکر کارخانہ اوسکا طیار کیا اسکے بعد
بیٹا اوسکا منذر اکبر بن الحارث بن جبلۃ بن الحارث بن ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ اول
بادشاہ ہوا — جبکہ منذر اکبر مرگیا تب اوسکے بعد بہائی اوسکا نعمان بن الحارث
بادشاہ ہوا — اوسکے بعد بہائی اوسکا جبلۃ ابن الحارث بادشاہ ہوا —
اسکے بعد اوسکا بہائی الایہم بن الحارث بادشاہ ہوا اسنے ایک بڑا کلیسا بنایا
اوسکا نام دیر ضخم رکہا اور ایک کلیسا اور بناکر اوسکا نام دیر النبوۃ رکہا پہر بادشاہ
ہوا اوسکا بہائی عمرو بن الحارث — پہر جفنۃ الاصغر بیٹا منذر اکبر کا بادشاہ ہوا
یہہ وہ ہے جسنے شہر حیرہ کو جلادیا تہا اسواسطے اسکی اولاد کا نام آل محرق
رکہا گیا تہا اسکے بعد بہائی اوسکا نعمان الاصغر بن المنذر الاکبر بادشاہ ہوا
— پہر نعمان بن عمرو بن المنذر بادشاہ ہوا — اس بادشاہ نے ایک
کالا محل بنایا تہا — اس نعمان کا باپ یعنے عمرو مذکور بادشاہ نہ تہا جیساکہ
نابغہ ذبیانی نے اسکے حق مین ایک شعر کہا ہے اوس سے صاف معلوم ہوتا ہے
کہ اسکو سلطنت نصیب نہین ہوئی — بعد ازان بیٹا نعمان کا یعنے جبلۃ بن
النعمان بادشاہ ہوا یہہ وہ ہے جو منذر بن ماء السماء سے لڑا تہا — اور
رہا کرتا تہا صفین مین — بعد ازان نعمان بن الایہم بن الحارث بن ثعلبہ بادشاہ ہوا

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۷۹ بادشاہ ہوا اوسکے بعد بہائی اوسکا حارث بن الایہم بادشاہ ہوا — پہر
بیٹا اوسکا نعمان بن الحارث حاکم ہوا اسنے تمام شہر کی موریان جو کوچون مین
بہتی ہین صاف کروائین اگلے بادشاہون نے بسبب کم توجہ کے موریان
شہر کی خراب کروا رکہی تہین — پہر بیٹا اوسکا منذر بن نعمان بادشاہ ہوا
— بعدازان بہائی اوسکا عمرو بن النعمان بادشاہ ہوا پہر اوسکا بہائی حجر بن
النعمان — پہر بیٹا اوسکا حارث ابن حجر — پہر بیٹا اوسکا جبلہ بن الحارث
پہر بیٹا اوسکا حارث بن جبلہ پہر بیٹا اوسکا نعمان بن الحارث بادشاہ ہوا
— اسکی کنیت ابوکرب اور لقب قطام تہا — بعدازان الایہم بن جبلہ بن
الحارث بادشاہ ہوا یہہ بڑا خونی تہا اور اسکی طرف سے جو عامل ہوا اوسکو
قین ابن خسر کہتے ہین اوسنے ایک محل بلند جنگل مین بناکر بادشاہ کی نذر کیا
اور اوسکو کہا کہ فلک شقیقین یہی ہے — اوسکے بعد بہائی اوسکا منذر بن جبلہ
— پہر اوسکا بہائی اسرحیل بن جبلہ — پہر اوسکا بہائی عمرو بن جبلہ — پہر
اوسکا بہتیجا جبلہ ابن الحارث بن جبلہ بادشاہ ہوا — اوسکے بعد جبلہ بن الایہم
بن جبلہ بادشاہ ہوا یہہ پچہلا بادشاہ ہے ملوک غسان مین کا یہہ بادشاہ درمیان
خلافت حضرت عمر رض کے مسلمان ہوگیا تہا لیکن جبکہ روم کو گیا تو وہان جاکر
پہر نصارا اسے ہوگیا تہا انشاء اللہ تعالے بیان خلافت عمر مین اسکا حال بیان
کرینگے اب مدت دورہ سلطنت ملوک غسان مین اختلاف ہے کوئی کہتا ہے
کہ چار سو برس تک ان لوگونکا دورہ رہا اور کسی کا مذہب یہہ ہے کہ چہہ سو اور
پہر چار سو کے درمیان انکا دورہ تہا

ذکر ہے اون بادشاہونکا جو جرہم کی اولاد سی ہین

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۰ واضح ہو کہ جرہم کے قبیلے مین ایک جرہم اول ہے جو کہ زمانہ عاد مین تہا اون لوگو
حال معلوم نہین ہوتا کیونکہ وسے ہلاک ہوگئی اور اخبار اونکی جاتی رہی وہ لوگ اون
عرب مین ہین جو اول ہی اول تہے — مگر قبیلہ جرہم ثانی کا یہہ وہ لوگ ہین جو
جرہم ابن قحطان سکے اولاد مین ہین — اور جرہم اور یعرب ابن قحطان دونو بہائی
تہے پہر ایسا اتفاق ہوا کہ یعرب مالک ہوگیا یمن کا — اور جرہم مالک ہوگیا حجاز
کا — بعد جرہم کے اوسکا بیٹا عبد یالیل بن جرہم مسلط ہوا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا
جرشم بن عبد یالیل — پہر بیٹا اوسکا عبد المدان بن جرشم — پہر بیٹا اوسکا
ثعلبہ بن عبد المدان — پہر اوسکا بیٹا عبد المسیح بن ثعلبہ — پہر اوسکا بیٹا مضاض
بن عبد المسیح پہر اوسکا بیٹا عمرو بن مضاض — پہر بہائی اوسکا حارث بن
مضاض پہر بیٹا اوسکا عمرو بن الحارث — پہر بہائی اوسکا بشر بن الحارث
— پہر مضاض بن عمر بن مضاض اسطور پر پشت در پشت مسلط ہوتے اور حکومت
کرتے چلے آئے — یہہ وہ جرہم ہین جنکے پاس حضرت اسمٰعیل عم جا کر رہے
اور اونکے درمیان نکاح کیا اسکا حال بہی اولاد اسمٰعیل کے حال مین ذکر کرونگا
انشاء اللہ تعالے

ذکر ہے بادشاہان کندہ کا

نقل ہے کتاب کامل سے اوسمین لکہا ہے کہ اول بادشاہ ملوک کندہ مین کا
حجر آکل المرار بن عمرو ہے یہہ اولاد کندہ سے ہے اور نام کندہ کا ثور ہے
یہہ شخص بیٹا ہے عفیر ابن الحارث کا زید بن کہلان بن سبا کی اولاد مین سے
— واضح ہو کہ قبل بادشاہ ہونے حجر کے قبیلہ کندہ پر کوئی بادشاہ یا حاکم
نہ تہا اسلئے اس قوم مین بڑا غدر مچ رہا تہا زبردست زیردست پر ظلم کرتا تہا

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

ظلم کرتا تہا اور یہہ حال تہا کہ قوی نے ضعیف کو کہا لیا تہا — جبکہ حجر بادشاہ ہوا تب اسنے اونکے سب امورات کا بندوبست کیا اور اچہی طرح سے انتظام کیا اور یمنین کے قبضہ مین جو بکر ابن وایل کے زمین تہی وہ ضبط کرلی جبتک کہ یہہ بادشاہ ہوا یہی حال اسکا رہا یعنے بندوبست اور حسن انتظام ہی مین رہا — اور اسکو اکل المرار اسواسطے کہتے تہے کہ یہہ اپنی بیوی سے بغض رکہا کرتا تہا — ایک روز اوسنے کہا کہ تو تو ایسا ہے جیسا اونٹ گرد انیب کہا کر آیا ہوا سو اسواسطے یہی لقب اسکا پڑگیا سب لوگ اکل المرار کہنے لگے — بعد حجر مذکور کے بیٹا اوسکا عمرو بن حجر بادشاہ ہوا اس عمرو کو مقصور کہا کرتے تہے کیونکہ اسنے اپنے باپ کے ملک پر اقتصار اور قناعت کی تہی اور ملک فتح نہین کیا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا حارث بن عمر بادشاہ ہوا اسکا ملک بہت ہوگیا تہا اور امیہ کسرے قباذ بن فیروز سے موافق ہوگیا تہا مذہب مین یعنے مزدک کے دین مین یہہ بہی شامل ہوگیا تہا اسیواسطے کسرے قباذ نے منذر بن ماء السماء لخمی کو ملک حیرت سے نکالکر بجاے اوسکے گدی نشین کیا یہی سبب اسکی ترقی حکومت کا تہا جیسا کہ پہلے درمیان ذکر نوشیروان ابن قباذ کے دوسری فصل مین ہم بیان کرچکے ہین لیکن جبکہ نوشیروان بادشاہ ہوا تب اوسنے پہر منذر کو اوسکا ملک حوالہ کیا اور حارث مذکور کو نکالدیا جبکہ یہہ ذلیل ہوا اور نکالا گیا تب بہاگا اور تغلب اور چند قبایل عرب نے اسکا تعاقب کیا — چنانچہ تمام اوسکا مال اور چالیس نفر اولاد حجر اکل المرار سے گرفتار آئے ازانجملہ دو لڑکے اولاد حارث مذکور کے بہی گرفتار آئے تہے منذر نے سب مقیدین کو ہلاک کیا — مگر حارث اپنی جان بچاکر دیار کلب کی طرف بہاگ گیا اور وہان جاکر رہنے لگا پہر گم ہوگیا اور معلوم

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

نہ ہوا کہ کہان گیا اوسکے معدوم ہونے کی صورت مین اختلاف ہی — مگر اپنے ۱۸۲
جیتے جی حارث مذکور نے اپنے لڑکون کو علیحدہ علیحدہ ریاست تقسیم کر دی تھی
— چنانچہ حجر ابن الحارث کو بنی اسد ابن خذیمہ کو مدرکہ کا رئیس کر دیا تھا
— اور باقی بیٹون کو اور قبایل عرب پر بدین تفصیل مقرر کیا — کہ شراحیل
بن الحارث کو قبیلہ بکر ابن وایل کا حاکم کیا اور اپنے بیٹے معدی کرب ابن الحارث
کو قیس غیلان پر مسلط کیا — اس معدی کرب کا لقب غلفی ہی وجہ تسمیہ
یہہ ہے کہ یہہ لڑکا اپنے سر پر خوشبو لیٹی رہتا تھا اسواسطے اسکو غلفی کہا
کرتے تھے — اور اپنے بیٹے سلمتہ کو قبیلہ تغلب اور نمر پر مسلط کیا تھا —
واضح ہو کہ حجر مذکور امرء القیس شاعر کا باپ ہے — ایک مدت تک
بنی اسد مین اوسکی بات بندھی رہی لیکن بعد ایک عرصہ کے سب اوسکی
اطاعت و فرمانبرداری سے جدا ہو گئی — مگر حجر مذکور بھی داد شجاعت اور
مردانگی دکھلا کر اونسے خوب لڑا اور اونکو زیر کیا پھر منقاد تو ہو گئی مگر دلمین نفاق
رکھتی تھی — چنانچہ فرصت پا کر یکدفعہ ہی تمام بنی اسد حملہ کر کے اوسپر چڑھ
آئے اور بیخبری مین قتل کر گئے اس ہنگامہ کے بابت امرء القیس بن حجر مذکور نے
جبکہ وہ دمون مین تھا جو زمین یمن کی اشعار کہے ہین اونکا ترجمہ کرنا ضرور نہین
— بعد ازان امرء القیس نے قبیلہ بکر — اور قبیلہ تغلب سے مدد چاہی اونہون
نے مدد بھی دی اور اسنے تعاقب بھی بنی اسد کا کیا مگر ہاتھہ نہ آئے ناکام رہا
— اور اسی ہنگامہ مین ایک اور دشمن پیدا ہوا وہ منذر ابن ماء السماء تھا چنانچہ
اوسکے خوف سے جتنے آدمی امرء القیس کے ساتھہ تھے وے بھی علیحدہ علیحدہ
متفرق ہو گئے اور امرء القیس بھی ڈر کر بہزار خرابی گرتا پڑتا لوگون کو بھگاتا ہوا
سموءل بن عادیا یہودی کے پاس چلا گیا اس یہودی نے اوسکی عزت اور

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

اور توقیر اچھی طرح سے کی مگر یہہ معلوم نہین کہ کتنے روز وہان مقیم رہا ــ بہرکیف ۱۸۳
اپنی ذرہ اور ہتیار سموول ابن عادیا کے پاس چہوڑ کر قیصر روم کی خدمت مین بارادہ
طلب کمک سکے حاضر ہوا ــ اور حماۃ اور شیزر پر کو گذرا ایک قصیدہ اوسکا
اس امر کے بیان مین ہے ــ حاصل کلام یہہ ہے کہ جبکہ امراء القیس نے قیصر
روم کے پاس سے رخصت ہو کر مراجعت کی تب ایک پہاڑ کے پاس جسکو عسیب
کہتے ہین بلاد روم ہی مین انتقال کیا اور مرتے وقت یہہ شعر اوسنے کہا شعر

اجارتنا ان الخطوب تنوب   وانّی مقیم ما اقام عسیب

کہتے ہین کہ جبکہ امراء القیس مر گیا تب حارث بن ابی سمر الغسانی سموول مذکور کے
پاس گیا اور اوس سے ذرہ اور اسباب امراء القیس کا مانگا کہتے ہین کہ ذرہ
تعداد مین ایکسو تہین ــ اور سموول کی بیٹی کو اوسنے گرفتار کر لیا تہا جبکہ سموول نے
ذرہون کے دینے سے انکار کیا تب حارث نے یہہ کہلا بہیجا کہ یا تو ذرہ میرے
سپرد کر دے والا نہ تیرے بیٹے کو قتل کر ڈالونگا سموول نے کہا کہ مین ہرگز نہ دونگا
چنانچہ اوس قصائی نے اوس لڑکے کو اوسکے باپ کے سامہنے کہ وہ قلعہ
پر سے دیکھتا تہا ذبح کر ڈالا

ذکر ہے چند بادشاہان عرب کا
جو متفرق تھی یعنی علیحدہ علیحدہ ریاستین کرتی تھی

ازانجملہ عمرو بن لحی ابن حارثہ بن عمرو مزیقیا بن عامر بن حارثہ بن امراء القیس
بن ثعلبہ بن مازن بن الازد اولاد کہلان بن سبا سے ہے ــ یہہ عمر بن لحی
مذکور بادشاہ حجاز کا تہا ایام جاہلیۃ مین اسکا بہت ذکر ہوتا تہا اور قوم خزاعہ

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۴ جو اولاد ازد سے ہین وی بہی اسی کی طرف منسوب ہین کیونکہ عرب لوگ کہتے ہین
کہ یہہ قبیلہ اولاد کعب بن عمرو مذکور سے ہے — شہرستانی کہتا ہے کہ عمرو بن لحی
مذکور ہے اول ہی اول بتون کو کعبہ مین لایا تہا اور اونکی پرستش اسنے ہی اول جاری
کی تہی اسکے دیکہا دیکہی عرب مین بہی بت پرستی نے شیوع پایا مگر ظہور اسلام تک
رہی — اور سبب اسکے لانے کا یہہ ہے کہ یہہ عمرو مذکور شہر بلقا رمین جو ایک شہر
ملک شام کا ہے گیا تہا وہان جاکر اسنے دیکہا کہ بہت لوگ بتون کی پرستش کرتے
ہین اسنے پوچہا کہ یہہ کیا ہین اونہون نے بیان کیا کہ یہہ معبود پرورش کرنے والے
ہین انکی مورتین ہمنے بنا کر رکہہ چہوڑی ہین اور تمام خلق انسے مدد پاتے ہین مینہہ
بہی بت برساتی ہین اوسکو تعجب ہوا آخر کار اسنے بہی ایک بت اونسے مانگا
اونہون نے ہبل اسکے حوالہ کیا یہہ اوس بت کو لئے ہوئے مکہ مین آیا اور اسکو
کعبہ مین رکہا اوسکے ہمراہ دو بت اور بہی لایا تہا جنکو اساف — اور نایلہ کہتے ہین
جب اونکو کعبہ مین رکہہ چکا تب سب لوگون سے کہا کہ انکو پوجو سب نے قبول کیا
شہرستانی کہتا ہے کہ یہہ معاملہ ایام شاپور مین چار سو برس قبل ظہور اسلام کے
وقوع مین آیا تہا اگر شاپور سے شاپور بن اردشیر بن بابک مراد ہے تب تو
راست ہے والا نہ اگر شاپور ذالاکتاف مراد رکہین تو سراسر غلط ہے
کیونکہ یہہ شاپور اول سے بہت مدت بعد پیدا ہوا ہے
بادشاہان عرب سے ایک بادشاہ زہیر بن جناب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ
ابن بکر — ابن عوف بن عذرة الکلبی بہی ہے — اس زہیر مذکور کو کاہین
بہی بسبب صحت رائے اور متانت عقل کے کہتے تہے اس بادشاہ کے بڑی عمر
ہوئی ہے — اور لڑائیان بہی اسنے بہت کی ہین — اسکے ایام حکومت مین ایسی
واردات ہوئی کہ قابل بیان ہے وہ یہہ ہے کہ ایک شخص مسمی میمون نقیب تہا اوس سے

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

اوسے قضاعہ کے گروہ کے سب آدمی متفق ہوگئے تہے اونمین اور غطفان مین ۱۸۵
خوب لڑائی ہوئی سبب اسکا یہہ تہا کہ بنی نقیض بن ریث ابن غطفان نے
ایک دیوار مثل حرم مکّہ کے بنا کر اوسکے خادم مُرّہ ابن عوف کی اولاد مین سے
چند آدمی مقرر کئے تہے جبکہ یہہ خبر زہیر کو پہنچی اوسنے کہا کہ قسم ہے خدا کی ایک
آدمی کو بہی غطفان مین سے نہ چہوڑونگا کیونکہ یہہ بات جو اونہون نے کی ہے
ایسا نہ ہو کہ ہمیشہ کو جاری ہوجائے چنانچہ اونمین اور زہیر مین خوب لڑائین ہوئین
مگر فتح کا نقارہ زہیر کے نام بجا پہر زہیر نے وہ دیوار ڈہا کر سب مال اونکا
لوٹ لیا مگر اونکی کسی عورت کو ہاتہہ نہ لگایا اس باب مین زہیر نے شعر
کہے ہین از انجملہ ایک یہہ شعر ہے **شعر**

ولولا الفضلُ منّا ما رجعتم ... الی عذراء شیمتہا الحیاء

بعد ازان زہیر مذکور نے ابرہۃ الاشرم حبشی صاحب فیل سے ملاقات
کی اوسنے اسکا بہت اعزاز و اکرام کیا اور سب عرب پر اسکو فضیلت دی
اور قبیلہ بکر و تغلب کا امیر مقرر کردیا — پہر زہیر اونپر حکومت کرنے لگا
لیکن ایک دفعہ وے لوگ اسسے بغی ہوگئے تہے مگر پہر مار کوٹ کر اسنے درست
کرلئے — اور ایسا ہی بنی القین سے یہہ شخص لڑا تہا ان لوگون سے اتنی
لڑائیان اسنے کی ہین کہ شرح اونکی بہت طویل ہے حاصل یہہ کہ زہیر کو
ان سب لڑائیون مین فتح نصیب ہوئی لیکن افسوس یہہ ہے کہ بڑہاپے مین یہہ
بادشاہ شارب الخمر ہوگیا تہا یعنے مرتے دم تک شراب نوشی کرتا رہا —
ابن اثیر کہتا ہے کہ شراب خوار ایسا کہ تمام عمر تا وقت مرگ شراب پیتا رہا
ایسے دو شخص گذرے ہین — ایک عمرو بن کلثوم التغلبی — دوسرا ابو عامر
ملاعب الاسنہ العامری

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۶ اور ایک بادشاہ عرب کا کلیب بن ربیعہ ابن الحارث بن زہیر بن جشم
بن بکر ابن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب بن وایل تھا اور وایل بٹیا قاسط
— بن ہنب ابن اقصے — بن دعمی بن جدیلہ — بن اسد بن ربیعہ الفرس بن
نزار بن معد بن عدنان کا ہے — اس بادشاہ کلیب کا نام وایل ہے اور
لقب کلیب مگر چونکہ لقب بسبب شہرت کے نام پر غالب ہوگیا تھا اسواسطے
کلیب بہت معروف تھا اور نام اسکا کم مشہور تھا — اسنے بہت لڑائیاں
کی ہین ازانجملہ ایک وہ لڑائی ہے جسمین افواج یمن کو اسنے شکست دی
تھی اسی سبب سے اسکی شان و شوکت بڑہ گئی تھی — مگر بعد ایک مدت کے
متکبر اسطرحکا ہوا کہ تمام قوم سے دشمنی پیدا کرلی اور تجمل مین ایسا قدم رکھا
کہ لوگون کو منادی کی اسبات کی کہ میرے چراگاہ کا گھانس کوئی جانور کسیکا
نہ کہاوے اور جتنے جانور دشتی ہین میرے قرب و جوار کے انکو کوئی شکار
نکرے — اور میرے اونٹ کے ہمراہ کسیکا اونٹ نہ چرنے پاوے
— اور میرے آگ سے کوئی آگ نہ سلگاوے یہی حال اسکا رہا جبتک جساس
بن مرّہ بن ذہل بن شیبان نے اسکو قتل کیا — یہہ شیبان اولاد بکر بن وایل
سے ہے جسکا اولاً ذکر آچکا ہے — سبب اسکے قتل کا یہہ تھا کہ ایک شخص
قوم جرم کا جسّاس کے پہوپی کے پاس جسکا نام سبوس تھا اترا تھا یہہ
عورت بیٹی منقذ کے اور قوم سے تمیمی تھی اوس جرمی مذکور کے پاس ایک
ناقہ تھی اوسکا نام سراب تھا — وہ اونٹنی چرتی ہوئی کلیب کے حاطہ مین
گھس گئی کلیب نے اولاً اوسپر تیر مارے اور پہر اوسکے تھن کاٹ ڈالے
وہ لوہو مین لتھڑی ہوئی اپنے مالک کے پاس آئی اور چیخنے لگی سبوس نے
جو اوسکو لہو لہان پایا اوسکے سر پر ہاتہہ شفقت کا رکہہ کے للکارے اور

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

اور بہت شرمندہ ہوئی کہ مہمان کو میرے تکلیف ہوئی جساس نے جو اپنی پہوپی ۱۸۷
کو غمگین پایا تمام قوم کے لوگ جمع کرکے کلیب کو جا گہیرا وہ تا ہنوز اپنے احاطہ
ہی مین پہر رہا تہا اوسکو ایک نیزہ ایسا مارا کہ وہ مرگیا — جب وہ مرگیا اور
اوسکے بہائی مہلہل ابن ربیعہ بن الحارث مذکور نے جو دیکہا کہ میرے بہائی کو
مار ڈالا اوسنے قبایل تغلب کو جمع کرکے بنی بکر کو جا گہیرا چنانچہ اسی سبب سے
چند ہنگامہ آپسمین برپا ہوئے — ازانجملہ ایک یوم عنیزہ مشہور ہے جس لڑائی مین
افواج جانبین کی چوپاؤن پر سوار ہوکر چشمہ مسمی بہی پر فروکش ہوئے — اور
قبیلہ تغلب کا سردار مہلہل تہا — اور بنی شیبان ابن بکر الحارث بن مرّہ
کا سردار جسّاس کا بہائی تہا اس لڑائی مین میدان بنی تغلب قبیلہ کے ہاتہہ
رہا یعنے فتح انکو ہوئی اور قبیلہ بکر کے بہت آدمی مارے گئے — پہر ذنایب پر
لڑائی ہوئی یہہ سب لڑائیون سے بڑی بہاری لڑائی تہی اس جنگ مین بہی مہلہل
اور بنو تغلب کو فتح ہوئی — اور بنی بکر مین سے بہت آدمی مقتول ہوئے —
اور بنی شیبانین سے بہی ایک جماعت کثیر ماری گئی انہین مین شراحیل ابن
ہشام بن مرّہ جو بہتیجا تہا جساس کا وہ بہی مارا گیا — شراحیل مذکور ہی ہے
جدّ معن ابن زایدہ الشیبانی کا — اور حارث ابن مرّہ یعنے بہائی جساس کا
وہ بہی مارا گیا — اسطرح پر ایک گروہ روساء بنی بکر کا بہی مقتول ہوا —
پہر ایک بہاری لڑائی ہوئی جسکو یوم واردات کہتے ہین اس لڑائی مین بہی
قبیلہ تغلب کو فتح ہوئی اور قبیلہ بکر کے بہت آدمی مارے گئے اور اسی جنگ
مین جساس کا حقیقی بہائی یعنے ہمام مقتول ہوا — جبکہ یہہ لڑائی ہوچکی تب
تغلب نے جسّاس کے جستجو کرنی شروع کی — اور جساس کو جان بچانے
مشکل ہوئی ابو مرّہ نے اوسکو یہہ تدبیر بتلائی کہ ملک شام مین اپنے ماموں

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

کے پاس چلا جا کسی مخبر نے یہہ خبر بعینہ مہلہل کو سُنا دی اوسنے تینتیس جوان اوسکے گرفتار کرنے کے واسطے روانہ کئے چنانچہ اونہون نے جساس کو جلد جا پکڑا اور جو کچھہ آدمی جساس کے ساتھہ تھے اونمین اور ان آدمیونمین جو اوسنے پکڑنے کو روانہ کئے تھے لڑائی ہونی شروع ہوئی اس لڑائی مین جانبین کے سب آدمی مارے گئے دو نفر مہلہل کے اور دو ہی جساس کے بچ رہے تھے اور جساس کو بھی ایسا ایک زخم کارگر لگا کہ اوسی مین اوسکا کام تمام ہوگیا — وہ دو نفر جو ثابت بچ رہے تھے اونہون نے آکے یہہ خبر اپنے یارون کو سُنائی — اور اید ہر مہلہل نے بجر ابن حارث البکری کو قتل کیا جبکہ اوسکو مارا تب مہلہل نے کہا کہ جا کلیب کے جوتی کے تسمے کے پاس رہ — اس بجر کے مرنے پر اوسکے باپ نے چند اشعار کہے تھے جنکا ترجمہ کچھہ ضرور نہین اسطرح کی یہی خون خرابی اور لڑائیان بنی وایل مذکورین مین چالیس برس تک رہین — جبکہ جساس مارا گیا تب اوسکے باپ نے ایک قاصد مہلہل کے پاس روانہ کرکے یہہ کہلا بھیجا کہ اب لڑائی موقوف کرنی چاہیے کیونکہ تو اپنا خون لیچکا جساس کو مار چکا مہلہل نے ہرگز نہ مانا لیکن بعد چند لڑائیون کے بنی تغلب نے جب اپنا مقصد پورا کرلیا تب لڑائی سے باز آئے اور مہلہل گم ہوگیا اسکے گم ہونے مین بہت اختلاف ہے اختصاراً چھوڑا جاتا ہے

انہین بادشاہان عرب مین ایک بادشاہ زہیر ابن جذیمہ بن رواد بن ربیعہ بن مازن بن الحارث بن قطیعہ بن عبس بھی تھا یہی ہے والد ملک قیس بن زہیر العبسی کا — اس زہیر نے قبیلہ ہوازن پر جو خراج مقرر کر رکھا تھا وہ ہر سال ایام موسم حجاز مین درمیان عکاظ یعنے بازار عرب کے لے لیا کرتا تھا اور ہوازن اوسکو تکلیف دینی چاہتے تھے یہہ بات اونکے دلونمین متمکن تھی اسی

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۹ اسی اثنا رمین ایک لڑائی درمیان زہیر اور بنی عامر کے جو ہوی تو سب ہوازن
خالد بن جعفر بن کلاب سے متفق ہو گئے — اور بنی عامر زہیر کے دشمن جان
ہو رہے تھے سب ملکر زہیر پر چڑھ آئے اور لڑائی ہونی شروع ہوی
یہانتک نوبت پہنچی کہ زہیر اور خالد دونو باہم ہو کے لڑے اس لڑائی مین
زہیر مارا گیا اور خالد کے میدان جنگ ہاتھہ آیا اور وہ صاف بچ نکلا یہہ لڑائی
قریب ارض ہوازن کے ہوئی تھی — زہیر کی اولاد نے جو دیکھا کہ ہمارا باپ
مارا گیا وہ اوسکے جنازہ کو اپنے ملکو نمین لے گئے — ورقہ بن زہیر نے اپنے
باپ کے مرتے ہی ایک مرثیہ اور خالد کے حالمین چند شعر لکھے ہین — جب
زہیر خالد کے ہاتھہ سے مارا گیا تب اوسکو اپنی جان بچانی بھی مشکل معلوم ہوئی
اسلئے خالد کو رہان سے بہاگ کر نعمان ابن امر القیس لخمی کے پاس جو کہ
بادشاہ ملک حیرت کا تہا گیا اور اوسکی سرکار مین درمیان سلک ملازمین
کے مندرج ہوا — لیکن چونکہ زہیر قبیلہ غطفان کا سردار تہا اسلئے حارث ابن
ظالم المرّی بعد فراغت رسوم نوحہ و بکا کی نعمان ابن امر القیس کے پاس کسی
حاجت کے لئے گیا وہان جاکر اوسنے دیکہا کہ نعمان نے واسطے خالد کے ایک
برج بنوایا تہا اوسمین وہ رہا کرتا تہا — اسنے دو بنیہ ایک کار سمجھہ کر جبکہ
رات ہو گئی اور اندہیرا چہا گیا اوس قبہ مین گہس کر خالد کا کام تمام کیا اور آپ
صحیح و سالم وہانسے بہاگ آیا جب یہہ راز کہل گیا تب خالد کے بہائی احوص
ابن جعفر نے بنی عامر کو جمع کر کے اپنی بہائی کے عوض خون کا خواہان ہوکر حارث
ابن المری کو ڈہونڈنا شروع کیا اور نعمان کو اپنے ملازم کا پاس بہت ہوا
وہ بہی چاہتا تہا کہ حارث کو پکڑ کر قصاص لے اس سبب سے بہت لڑائیاں
ور جھگڑے ایسی ہوئین کہ اونکی شرح بہت طویل ہے آخر لڑائی یوم شعب جبلہ

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۹۰ مشہور ہے یعنے پہاڑ کی گہاٹی کے پاس جنگ ہوئی تہی ہم بہی اسکا ذکر کرین
گے انشاء اللہ تعالے ا

انہین بادشاہان متفرقہ عرب سے ایک بادشاہ ملک قیس ابن زہیر العبسی مذکور
ہے اسنے بہت لوگون کو واسطے لڑائی بنی عامر کے اپنے باپ کے خون کے
قصاص کا خواہان ہوکر جمع کئے تہے — اور حجاز مین جاکر قریش کا بہت فخر اور عزت
کرکے کوچ کیا پہر درمیان اولاد بدر الفرازی الذبیانی کے جاکر حذیفہ بن بدر کے
گہر مین اوترا — اس قیس کے پاس دو گہوڑے عربی اصیل تہے ایک کا نام
داحس+ — دوسریکا نام غبرا تہا یہہ گہوڑی تہی داحس کے تخم کی اسمین اختلاف
ہے کہ غبرا داحس سے پیدا ہوئی تہی یا عرب مین سے قیس نے لے لی تہی مگر داحس
کے مول لینے مین کچہہ شک نہین اس گہوڑے کو عرب کے بازار سے قیس نے
مول لیا تہا جس شخص کے پاس جاکر یہہ اوترا یعنے حذیفہ بن بدر اوسکے پاس
بہی دو گہوڑے تہے ایک کا نام خطار — دوسریکا حنفار تہا اوسنے قیس
سے کہا کہ تم اپنے دونو گہوڑون کو میرے دونو گہوڑونکی ساتہہ دوڑاو دیکہین کون
آگے نکل جاتا ہے جسکا گہوڑا آگے بڑہ جاوے تو چہڑ لے قیس نے کہا کہ یہہ
کچہہ بات نہین اسکو جانیدو اوسنے ہرگز نہ مانا آخرکار لاچار ہوکر قیس نے بہی مانا اور
چارون گہوڑے ایک جائے جسکو الاصاد کہتے ہین چہوڑ دئے — وہ میدان
جسمین یہہ گہوڑے چہوڑے گئے تہے اونکو پر تاپ تیز تہا اتفاق سے قیس
کا گہوڑا داحس آگے نکل گیا اور سب لوگ کہڑے دیکہتے تہے — حذیفہ نے

+ داحس نام ہے ایک گہوڑیکا جو قیس ابن زہیر العبسی کا تہا اسی گہوڑے کے نام پر
جنگ داحس مشہور ہے یہہ لڑائی اسی گہوڑے کیواسطے ہوئی تہی درمیان عبس اور
ذبیان کے چالیس برس تک یہہ لڑائی رہی ۱۲ صراح

پہلے سے ایک آدمی اون گہوڑون کی راہ مین چہپا دیا تہا اور یہہ کہہ دیا تہا کہ اگر
قیس کا گہوڑا داحس آگے نکل جاوے تو اوسکو روک دینا اوسنے روکا مگر وہ
نہ رکا آخر کو اوسنے ایک چوٹ اوسکے تہوڑی پر ماری وہ رک گیا مگر دوسرا گہوڑا
غبرانہ روکا برابر چلا گیا اور خطار اور حنفاء جو دو گہوڑے حذیفہ کے تہے وے پیچہے
رہ گئے قیس نے شرط جیت لی اور حذیفہ نے انکار کیا کہا کہ ایکبار پہر دوڑاؤ اس
سبب سے بنی قیس اور بنی بدر مین کینہ پیدا ہو گیا — اور ایک بغض درمیان ربیع
بن زیاد اور قیس کے اول ہی سے تہا بسبب اسکے کہ قیس کی زرہ ربیع نے چہین
لی تہی ربیع یہہ بات چاہتا ہی تہا کہ کوئی سبب نا اتفاقی کا درمیان بنی بدر اور قیس
کے ہو جاوے سو یہہ کینہ اوسکے حسب خواہش پیدا ہو گیا مگر دلمین دشمنی رہی
ظاہر نہ ہوئی جب بہت دشمنی بڑہ گئی اور کینہ پارینہ پہڑکا تب قیس نے ندبہ ابن
حذیفہ کو مار ڈالا — لیکن قیس کا ایک بہائی مسمی مالک بن زہیر بنی ذبیان کے
پاس اوترا ہوا تہا اونکو جو یہہ خبر پہنچی اونہون نے اوس لڑکے کے عوض اوسکو
بے خبر قتل کر ڈالا — یہہ خبر جو ربیع ابن زیاد کو پہنچی کہ مالک مقتول ہوا اور اوسکو
ازحد ناگوار گذرا وہ قیس پر چڑہ آیا آخر کار قیس اور ربیع مین صلح ہو گئی اور معانقہ
ہوا — قیس نے ربیع کو کہا کہ جو شخص تیرا ملتجی ہوا وہ تجسے کچہہ پہنچا نہین اور جسنے تجسے
کمک یا مدد چاہی اوسکو کچہہ استغنا نہی حاصل نہ ہوی یعنے مجکو ملنا نہ ملنا برابر ہے
— پہر ایسا ہوا کہ قیس اور ربیع نے عبس کی اولاد کو فراہم کیا اور بنی بدر نے
فزارہ اور ذبیان کی اولاد کو جمع کیا اور بہت سخت لڑائیان اونمین ہوئین یہہ
لڑائی مشہور ہے اونمین اسکا نام جنگ داحس ہے اول حملہ مین عوف بن
بدر مارا گیا تہا اور قوم فزارہ کو شکست ہوئی مگر بنی عبس خوب لڑے —
دوسری لڑائی مین بہی بنی عبس ہی کو فتح ہوئی اور قوم فزارہ بہاگ گئی اور

ذکر ہے لڑائیون عرب کا

۱۹۴ حارث ابن بدر مارا گیا پہر مدت تک لڑائی رہی اخر الامر یہہ ہوا کہ پہر ایک لڑائی ہوئی
اور فزارہ کی قوم کو شکست فاحش ایسی ہوئی کہ حذیفہ تنہا رہگیا اور اوسکا بہائی مسمی
حمل باقی رہ گیا تہا ان دونو کے ہمراہ چند آدمی تہی انہون نے بارادہ جانے جفر الہباۃ
سے کوچ کیا بنی عبس نے بہی معہ قیس اور ربیع ابن زیاد و عنترہ کے جلدی سے پہنچکر اونکو
جا پکڑا حذیفہ اور اوسکی بہائی حمل کو مار ڈالا اکثر شعرا نے بنی بدر کا مرنا اور جفر الہباۃ
کا جانا ذکر کیا ہے — اس جنگ مین عنترہ ابن شداد نے داد مردانگی دیکر بڑی شجاعت
دکہلائی — پہر قوم فزارہ کے بہت قبیلون نے بسبب مرنے بنی بدر کے مدت
دی جب فزارہ قوی ہوئی تو بنی عبس پر چڑہ گئے اور بہت قبیلون عرب پر گذرتے
ہوئے گئے آخر الامر بنی عبس نے فزارہ سے خواہان صلح ہوکر درخواست کی
اوس قوم کے بڈہون نے منظور کرلیا اور صلح ہوگئی — کہتے ہین بنی عبس جبکہ بنی
فزارہ کیطرف گئے اور اونسے صلح کی تو اونکے ہمراہ قیس نہین گیا تہا بلکہ وہ اونسے
جدا ہوکر تائب ہوا اور مذہب نصاریٰ مین داخل ہو گیا تہا اور سیاحی زمین کرتے ہوئے
عمان تک پہنچا وہان جاکر ایک مانند راہب بنکر ایک کنج عزلت مین درمیان جنگل کے
عبادت کرتا رہا بعضے کہتے ہین کہ قیس نے درمیان قبیلہ نمر بن قاسط کے نکاح کرلیا تہا
اوس سے ایک بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام فضالہ ہے — یہہ فضالہ مذکور پیغمبر خدا صلعم
کے پاس آیا تہا اور اوسکے ہمراہ نو آدمی تہے دسوان وہ تہا آپنے اوسکو اون پر
سردار مقرر کیا تہا
واضح ہو کہ درمیان بادشاہان عرب کے لڑائیان بہت ہوئی ہین وہ دنونکی ساتہہ
مشہور ہین چنانچہ ایک لڑائی کا نام یوم خزار ہے یہہ لڑائی درمیان بنو ربیعہ
بن نزار یعنے ربیعۃ الفرس اور درمیان قبایل عرب کے ہوئی تہی اس جنگ مین
یمن کے آدمی بہاگ گئے اور بنی ربیعہ کی فتح ہوئی تہی اور بہت آدمی مارے گئے

ذکر ہے لڑائیون عرب کا

۱۹۳ ارے گئے تہے — کہتے ہین کہ سپہ سالار بنی ربیعہ کا کلیب وایل مقدم الذکر تہا
خزاز نام ہے ایک پہاڑ کا جو کہ درمیان بصرہ کے مکہ تک واقع ہے —
چند لڑائیان بنام ایام بنی وایل کے مشہور ہین یہہ لڑائیان بسبب مارے
جانے کلیب کے درمیان تغلب کے جنکا سپہ سالار مہلہل بہائی کلیب کا تہا
اور درمیان بنی بکر کے جنکا سپہ سالار مرہ ابو جساس تہا ہوئی ہے — ان ایام
مین سے ایک یوم عنیزہ مشہور ہے اس روز فریقین برابر رہے تہے — پہر ایک
لڑائی ہوئی وہ بنام یوم وارادات مشہور ہے اس لڑائی مین قبیلہ تغلب کو قبیلہ بکر پر
فتح ہوئی تہی اور بنی بکر ایسی مصیبت مین گرفتار ہوئے تہے کہ انکو اپنے ہلاک
ہونے کا گمان کامل ہوگیا تہا — پہر ایک لڑائی بنام یوم القضیبہ ہوئی اسکو
یوم التحالق بہی کہتے ہین اس روز جانبین سے بہت آدمی مارے گئے ایسے
ہی جنگ اونکی درمیان اور بہی ہین مگر جیسے یہہ لڑائیان مشہور ہین ایسی اور
نہین ہین پوشیدہ نرہے ایام عرب سے
یوم عین اباغ بہی مشہور ہے یہہ لڑائی درمیان ملوک غسان اور ملوک لخم
کے ہوئی تہی قبیلہ غسان کا سپہ سالار حارث تہا جسنے امرء القیس کی ذرہ کا
مطالبہ کیا تہا بعضے کہتے ہین کہ اور کوئی تہا اور لخم کا منذر بن ماء السماء سپہ سالار
اسمین کچہہ خلاف نہین اس لڑائی مین منذر مارا گیا تہا اوسکے مرتے ہی قبیلہ
کے آدمی سب بہاگ گئے — اور غسان نے اونکا پیچہا ملک حیرت تک کیا
اس ہنگامہ مین بہت آدمی مارے گئے تہے — عین اباغ نام ہے ایک جائے
جسکو ذات الخیار بہی کہتے ہین*
لڑائی کا نام یوم مرج حلیمہ ہے یہہ لڑائی بہی درمیان غسان اور لخم کے
ہوئی تہی اور لڑائیون سے یہہ بڑی بہاری لڑائی ہے کہتے ہین کہ اس لڑائی

ذکر ہے لڑائیون عرب کا

۱۹۴ مین جانبین کا بہت لشکر اور فوجین جمع ہوئین کہتے ہین کہ اوسکی اتنیسی غبار اتنا کچھ
اٹھا تہا کہ شمس چھپ گیا اور ستار سے دکہلائی دینے لگے تہے اور لڑائی بہی ایسی
ہوی کہ اوسمین جانبین سے خلق کثیر مقتول ہوئے مگر یہہ نہین معلوم ہوا کہ فتح کسکی ہوئی
تہی اور ایک لڑائی بنام یوم الکلاب الاول
مشہور ہے یہہ لڑائی درمیان دو بہائیون کے ہوئی تہی ایک کا نام شراحیل
دوسریکا نام سلمہ تہا یہہ دونو بیٹے حارث بن عمرو الکندی کے تہے سے بڑا
بہائی شراحیل تہا اسکے ہمراہ قبیلہ بکر بن وایل وغیرہ تہے اور سلمہ کے ہمراہ
تغلب وایل وغیرہ تہے یہہ لڑائی درمیان مقام کلاب کے جو درمیان بصرہ اور کوفہ
کے ہے ہوئی تہی بڑی بہاری لڑائی ہوئی تہی اور شراحیل نے یہہ منادی
کردی تہی کہ جو شخص مری بہائی سلمہ کا سر کاٹ کر لادے گا اوسکو ایکسو اونٹ
انعام مین ملین گے اور سلمہ نے بہی یہہ منادی کردی تہی کہ جو کوئی شراحیل میری
بہائی کا سر کاٹ کر لادے گا وہ ایکسو اونٹ انعام مین پاویگا اس لڑائی مین
سلمہ کو فتح ہوئی اور شراحیل شکست پاکر بہاگا اوسکے پیچھے اوسکے بہائی کے
سوارون نے تعاقب کیا اور اوسکو پکڑ کر مار ڈالا اور اوس کا سر کاٹ کر اوسکے
بہائی سلمہ کے پاس لائے
اور ایک لڑائی بنام یوم اوارہ مشہور ہے آوارہ نام ایک پہاڑ کا ہے جہان
وہ لڑائی درمیان منذر ابن امرء القیس بادشاہ حیرت کے اور درمیان بکر ابن
وایل کے ہوئی تہی اور سبب اسکا یہہ تہا کہ تمام قبیلہ بنی بکر کا سلمہ ابن الحارث
سے متفق ہوگیا تہا یہہ امر اسکو ناگوار گذرا اسلئے لڑائی ہوئی مگر منذر نے بکر پر فتح
پائی اور اوسنے قسم کہائی تہی کہ جبتک اس پہاڑ کی چوٹی سے اوسکی جڑ تک
خون بہ کر نہ پہنچ لے تب تک لوگون کو ذبح کئے جاؤنگا

ذکر ہے لڑائیون عرب کا

195 نقل ہے کتاب عقد سے کہ ایک دن کا نام یوم احرجان ہے راوی کہتا ہے
کہ اسکا حال یہہ ہے کہ حارث ابن ظالم المری اور ذبیانی جبکہ خالد ابن جعفر
بن کلاب کو قتل کیا تو زہیر کو بہی قتل کیا جیسا اوپر ذکر ہوا تب حارث بادشاہ
نعمان سے جو ملک حیرت کا بادشاہ تہا ڈر کر بہاگا کیونکہ اوسنے خالد کو قتل
کیا تہا جب وہ بہاگ کر آیا تو کسی عرب نے بسبب نعمان کے اوسکو نوکر نرکہا
یہانتک کہ سعد ابن زرارہ کے پاس جاکر نوکر ہوا مگر اوسکے قوم تمیم اوسکی
ہمراہ نہ ہوئی بلکہ ڈرتے رہے اور بنو ماویہ اور بنو دارم فقط اوسکے موافق ہوگئے
جبکہ یہہ خبر احوص خالد کے بہائی کو پہنچی کہ حارث المری سعد کے پاس رہے
وہ اوسکے طرف کوچ کرکے آیا اور وادی رحرحان مین لڑائی ہوئی اوس لڑائی
مین بنو تمیم سب بہاگ گئے مگر معبد بن زرارہ اوسکے ہاتہہ آگیا ہرچند کہ اوسکے
بہائی لقیط ابن زرارہ نے چاہا کہ اسکی جان بخشی کروادون لیکن نہو سکا اونہون
نے اوسکو ایسا رنج وعذاب دیا کہ وہ مرگیا
اونہی لڑائی مین سے ایک لڑائی بنام یوم شعب جبلہ مشہور ہے یہہ بڑی لڑائی
ہوئی ہے ایام عرب مین اوسکا حال یہہ ہے کہ جبکہ رحرحان کی لڑائی ہوچکے
تب لقیط ابن زرارہ تمیمی نے بنی ذبیان سے کمک طلب کی چنانچہ اونہون نے
مدت دی اور تمام بنی تمیم سوائے قبیلہ سعد کے اوسکے ہمراہ ہوئے اور بنو اسد
بہی اوسکے ساتہہ ہوئے وہ انکو لیکر بنی عامر اور بنی عبس پر اپنے بہائی کے خون کا
بدلا لینے کے واسطے چڑہ گیا۔ اور بنو عامر نے اپنا اسلحہ خانہ ایک سرخ پہاڑ
مین جسکا نام مضمہ تہا چہپا رکہا تہا یہہ پہاڑ درمیان دو چشمون مسمی شریف اور
شرف کے واقع ہے۔ جبکہ لقیط وہان جا موجود ہوا تب بنو عامر نے
وس پہاڑ کی گہاٹی سے نکل کر سب لشکر کو شکست دی اور لقیط کو بہی مارڈالا

ذکر ہے لڑائیون عرب کا

۱۹۶۰ — اور اوسکے بہائی حاجب ابن زرارہ کو گرفتار کرلیا اس روز بنو عامر اور بنو عبس کو
بڑی فتح ہوئی اور بنی ذبیان اور بنی تمیم — اور بنی اسد کے بہی بہت آدمی
مارے گئے عرب نے مقتولین اس جنگ کے حق مین بہت مرثیہ کہے ہین — یوم
رحرحان کی لڑائی ایک برس بعد یوم شعب جبلہ کے لڑائی سے ہوئی تہی —
اور یوم شعب جبلہ کے لڑائی جس سال مین ہوئی تہی اوسی سال مین جناب سرور کائنات
نے تولد پایا تہا تمام ہوئی نقل کتاب عقد سے جو تصنیف ابن عبدالرب کی ہے
اور ایام مشہورہ عرب سے ایک یوم ذی قار
ہی ہے یہہ لڑائی درمیان سنہ چالیس تولد رسول خدا کے سنے ہوئی تہی سبب
اوسکا یہہ تہا کہ کسرے پرویز نے نعمان ابن منذر پر خفا ہوکر قید کیا وہ قید ہی مین
مرگیا — اور نعمان مذکور نے اپنے ہتیار اور ذرہ ہانی ابن مسعود بکرے کے پاس
سپرد کردی تہی پرویز نے ایک قاصد ہانی مذکور کے پاس بہیجکر وہ سلاح اور
ذرہ اوسکی مانگی اوسنے جواب مین یہہ کہا کہ یہہ امانت ہے اور امانت مین خیانت
اچہے لوگ نہین کیا کرتے — اور کسرے پرویز نے جب نعمان کو پکڑا تہا تو وہ
ایاس بن قبیصۃ الطائی کے مکان مین درمیان ملک حیرہ کے رہتا تہا کسرے
نے ایاس مذکور سے مشورت لی اور کہا کہ اب کیا کرنا چاہئے اوسنے کہا کہ مصلحت
یہہ ہے کہ آپ بالفعل درگذر فرمایئن ایسا کہ اوسکو اطمینان حاصل ہوجائے پہر مین
جاکر اوسکو پکڑ لاون گا پرویز نے کہا کہ وہ تیرا ماموں ہے تجہسے یہہ حرکت نہین ہوگی
اوسنے کہا کہ بادشاہ کا حکم اور رای سلطانی سب سے افضل ہے اسلئے پرویز نے
دو ہزار آدمی ہر وزان کے ہمراہ کرکے ایک ہزار ہمراہ اپنے راہ اور ایک ہزار اوسکے
ہمراہ روانہ کردئے — جب یہہ خبر بکر ابن وایل کو پہنچی تو سب وے جمع ہوکر ایک
گروہ ذی قار کے مکان پر آ اوترے جب اہل عجم کا لشکر اونکے مقابل ہوا ایک

فصل پانچوین اسمین امتون جہان کا بیان ہی امت سُریان اور اُمّت صابین

ایک گہنٹہ کامل لرائی ہوئی عجمی بہاگ نکلے اور شکست فاحش اونکو ہوئی اسلیے عرب 197
نے اس دن کے بابت بہت قصیدے کہے ہین اور اپنے اشعار مین اس دن کا
اکثر ذکر کرتے ہین فقط

پانچوین فصل

اسمین اُمتّون جہان کا بیان ہے

ذکر ہے اُمّت سریان اور اُمّت صابئین کا

ابوعیسے مغربی کہتا ہے کہ اُمّت سریان کی سب مذہبون اور اُمتّون سے اول ہے
چنانچہ حضرت آدم ؑ اور اوسکی اولاد کے زبان سریانی ہی تہی اور اونکے ملت
اور مذہب بعینہ ملت صابین کے ہے — یہہ لوگ کہتے ہین کہ ہمنے اس دین کی
تعلیم حضرت شیث اور حضرت ادریس علیہما السلام سے پائی ہے انکے پاس
ایک کتاب بہی ہے جو حضرت شیث کیطرف منسوب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ
حضرت شیث علیہ السلام کے صحیفے ہین جو خدا تعالے نے اوسپر نازل کی تہی ان
صحیفون مین اچہی اچہی خلق یعنے سچ بولنا — اور شجاعت کرنی — اور تعصب
کرنا واسطے مسافر کے ایسی ایسی باتین اوس کتاب مین لکہی ہین اور اوس کتاب مین
امر و نہی بہی موجود ہے بُری باتین جنسے پرہیز کرنا چاہیے اور اچہی باتین جو کرنی
چاہین اوسمین سب مذکور ہین — اب ہم صابین کی عبادت کا طور بیان کرتے
ہین واضح ہو کہ صابئین کے مذہب مین بہت طرحکی عبادتین ہین ازانجملہ سات

ذکر ہے امتون سُریان اور صابئین کا

وقت کی نماز ہے جنمین سے پانچ وقت کی نماز مطابق پنج وقتی نماز اہل اسلام کی ہے
اور چہٹے کے وقت کی نماز کو صلوۃ ضحی یعنے دو پہر کی نماز کہتے ہین — اور ساتوین
وقت کی نماز کا وقت چھہ گہنٹے بجے رات کو ہوتا ہے یہہ لوگ مسلمانون کی مانند
نماز پڑہتے ہین نیت نماز کی مسلمانون ہی کی مانند کرتے ہین اور ایک نماز کو دوسرے
سے نہین ملاتے — اور جنازہ کی بہی نماز بدون رکوع اور سجدہ کے پڑہتے ہین
— اور تیس دن کے روزہ بہی رکہتے ہین اگر مہینا انتیس[۲۹] دن کا ہوا اور چاند دکہلائی دیا
تو انتیس[۲۹] روزہ رکہتے ہین — اور روزہ مین چاند کا دیکہنا اور افطار کرنا سب کچہہ
کرتے ہین — اور جب سورج اول برج یعنے حمل مین آتا ہے تب عید کرتے ہین
اور چوتہائی رات باقی سے سورج کے غروب تک روزہ رکہتے ہین — اور جب
پانچ ستارہ جنکو متحیرہ کہتے ہین اپنے اپنے بیت شرف مین داخل ہوتے ہین تب
یہہ لوگ عیدین کرتے ہین — وہ پانچ ستارہ متحیرہ یہہ ہین زحل مشتری مریخ زہرہ
عطارد اور مکّہ کے بہی عزت کرتے ہین — اور اونکا ایک مکان باہر حران کے ہے
اوسکا حج کرتے ہین — اور اہرام مصر جو مشہور ہین اونکے یہہ لوگ بڑی توقیر اور عزت
کرتے ہین بسبب اسکے کہ یہہ جانتے ہین کہ ایک قبر شیث بن آدم ؑ کی ہے دوسری
قبر ادریس کی جنکو خنوخ کہتے ہین تیسری قبر صابی بن ادریس کی ہے جسکی طرف
یہہ لوگ منسوب ہین — جس روز سورج حمل مین داخل ہوتا ہے اوس روز یہہ
لوگ بہت خوشیان کرتے ہین ایک دوسرے کو آپسمین تحفہ و تحایف بہیجتے ہین اور
لباس فاخرہ پہن کر آپسمین ملتے ہین یہہ عید انکی اور عیدون سے بہت بڑی عید
ہوتی ہے — ابن حزم کہتا ہے کہ صابئین کا مذہب تمام دنیا کے مذہبون سے اول
ہے سب لوگ زمانہ متقدم کے اس مذہب پر تہے مگر جب ان لوگون نے اوسمین افراط
و تفریط کرنی شروع کی تب خدا تعالے نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو نازل

ذکر ہے امت قبط کا

نازل فرمایا اونہون نے انکو وہ دین بتلایا جسپر ہم لوگ اتبک ہین ستہرستانی
کہتا ہے کہ صابئین حنفیہ لوگون سے دشمنی کرتے ہین اور لڑتے ہین کیونکہ انکے مذہب کا
مدار تعصب پر ہے روحانی شیئون پر جیسا کہ مذہب حنفاء کا یہہ ہے کہ جسمانی خبرون
اور بشر سے تعصب کرنا چاہیے

ذکر ہے امتّ قبط کا

یہہ لوگ اولاد حام بن نوح ؑ کی ہین اور مسکن قدیم انکا مصر ہے ان لوگون کے
ذی شان اور ذی عزت ہونے مین کوئی شک نہین مگر جبکہ یونانی اور عمالیقی
اور رومی وغیرہ انسے مل جل گئے تب اونمین بہت قسمین ہوگئین بسبب کثیر ہونے
بادشاہان مصر کے کیونکہ اکثر غربا مین سے ملک مصر پر بادشاہ ہوئے ہین
— واضح ہو کہ زمانہ قدیم مین یہہ قبطی لوگ صابیہ تھے تصویرون اور بتون کے
پرستش کیا کرتے تھے — اور انمین علماء ہر قسم کے موجود تھے علم فلسفہ کے ماہر
بہت تھے خصوصاً علم طلسمات اور علم ستارگان و علم مرایا و مناظر — اور علم کیمیا
کی کہان تھے — ان لوگون کا دار الملک شہر منفت تہا جو غربی جانب مین رود نیل
کے لیتا ہے اور انکی بادشاہون کا لقب فرعون ہوا کرتا تہا جیسا کہ اولاً ذکر ہوچکا ہے

ذکر ہے فارس کی امتّ کا

واضح ہو کہ فارسی لوگون کا مسکن وسط معمور جسکو ارض فارس کہتے ہین. قدیم الایام
سے ہے اسی زمین کے متعلقات مین کرمان اور اہواز اور چند اقالیم اور بہی ہین جنکا

ذکر ہے فارس کی امّت کا

۲۰۰ ذکر بسبب طوالت کے فروگذاشت کیا جاتا ہے — پوشیدہ نرہے کہ دریاے
جیحون سے جتنے ملک اسطرف واقع ہین اونکو ایران کہتے ہین یہی وہ زمین ہے
جسکو زمین فارس کہتے ہین اور ماوراے جیحون جو اوسطرف باقی ہے وہ توران
کہلاتا ہے یہہ زمین ترک کی ہے اب اسمین اختلاف ہے کہ فارسی لوگ کسکی اولاد
ہین بعضے کہتے ہین کہ یہہ لوگ اولاد فارس ابن روم بن سام سے ہین بعضے کہتے
ہین کہ یافث کی اولاد ہین ہین — اور فارسی لوگ یہہ کہتے ہین کہ ہم اولاد
کیومرث سے ہین — مگر کیومرث انکے نزدیک ایسا ہے جیسا حضرت آدمؑ
یعنے اونکے زعم مین نسل دنیا مین اوسے کیومرث ہی سے شروع ہوئی ہے —
اور یہہ بھی کہتے ہین کہ اونمین بادشاہ کیومرث کی اولاد سے ہوتا رہا ہے سوا
ایک تغلب ضحاک اور افراسیاب ترکی کے جو بد چند شخص غیر معتد بہ کے حاصل
ہوا تھا — بہرکیف بادشاہان فارس ساری اسنون کے نزدیک تمام روی زمین
کے بڑے بادشاہونمین اور عزت والون مین شمار کیے جاتے ہین — اور یہہ
لوگ بڑے عقلمند اور دانا ہوتے آئے ہین اور انتظام ملکت مین بھی انکی کوئی
برابری نہین کرسکتا — کسی پاجی یا رزیل کو کبھی امورات خاصہ مین انہون نے
دخیل نہین کیا — اب یہہ جاننا چاہیے کہ فارسیونمین بہت فرقے ہین ازانجملہ
ایک فرقہ کا نام دیلم ہے یہہ لوگ پہاڑ مین رہتے ہین — اور ایک فرقہ کا نام
جیل ہے یہہ لوگ وطاۃ مین رہتے ہین جو دیلم کے پہاڑ کے پاس ہے اور زمین
انکی دریاے طبرستان کے کنارہ پر ہے — ایک فرقہ کا نام کرد ہے یہہ لوگ
جبال شہرزور کے آس پاس رہتے ہین بعضے کہتے ہین کہ کرد عرب کے لوگ
ہین یہان آرہے ہین — اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ یہہ عجم کے عرب ہین — بہر
تقدیر فارسیون کی ملت قدیمہ ہے اور اونمین جو دائیین ہین جنکو کیومرثیہ کہتے ہین اونکا

ذکر ہے فارس کی اُمّت کا

اونکا یہہ مذہب ہی کہ خدا دو ہین ایک خدا قدیم جسکو یزدان کہتے ہین — اور کہتے ہین ۲۰۱
کہ ایک خدا پیدا ہوا ہے اندہیرے سے اوسکو اہرمن کہتے ہین — یزدان اونکے
نزدیک خدا تعالے ہے اور اہرمن شیطان ہے — انکے مذہب کا اصل قاعدہ
یہہ ہے کہ وے لوگ نور کی پرستش کرتے ہین اوسکو یزدان کہتے ہین — اور
پرہیز کرتے ہین اندہیرے سے وہ اہرمن ہین — بس اسی قاعدہ سے نور کے
بزرگی کرتے کرتے آگ کو پوجنے لگے — فارسیون کا مذہب زرادشت کے ظاہر
ہونے تک یہی رہا — یہہ زردشت ایام حکومت گشتاسپ مین پیدا ہوا تہا
جب یہہ پیدا ہوا اسنے اسکا دین قبول کرلیا اور اوسکے دین مین ہوگئے کہتے ہین
کہ زردشت ایک گانوکا آدمی تہا اون گانون مین کا جو آذربیجان سے متعلق
ہین وہان کے لوگ زردشت کے پیدا ہونیکے بہت بڑے بننے کلام کرتے ہین وہ
ہم چہوڑ دیتے ہین — بہرکیف جب زردشت پیدا ہوا اسنے اونکو یہہ سکہلایا
کہ خدا ایک ہے جسکو فارسی مین ارمزد کہتے ہین اوسکا کوئی شریک نہین اوسنے
نور اور اندہیرے کو پیدا کیا ہے اور نیکی اور بدی اور بہلائی اور برائی جو ہوتی ہے
اسکا سبب یہہ ہے کہ نور اندہیرے سے جب ملتا ہے تب یہہ ظہور پکڑتا ہے
اور اگر اُجالا اندہیرے سے نہ ملتا دنیا کبہی پیدا نہ ہوتی اب یہی حال رہیگا
یہانتک کہ پہر نور اندہیرے پر غالب ہوگا جب نیکی نیکون کو اور بدی بدون کو
ملے گی — اور قبلہ زردشت کا مشرق ہے اب یہہ معلوم کرنا چاہئے کہ فارسیون
مین بہت عیدین اور رسمین ہین — ایک دن کا نام نوروز ہے یہہ عید اول
تاریخ فروردین ماہ کی ہوتی ہے اس دن کو نیا روز کہتے ہین کیونکہ تحویل جدید
شروع ہوتے ہے — اسکے بعد پانچ عیدین اور آتی ہین — ایک عید کا نام
تیرگان ہے یہہ تیرہوین تاریخ تیرماہ کی ہے اصل قاعدہ انکے درمیان

ذکر ہے فارس کی امت کا

۲۰۲ یہہ ہے کہ جس تاریخ کا نام اوس مہینے کے نام سے موافق ہو جاوے وہ ہی روز عید ہے — چنانچہ ایک عید کا نام مہرجان ہے یہہ عید سولوین تاریخ مہرماہ کو ہوتی ہے اس عید مین وہ لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ افریدون نے ضحاک بیوراسپ جادوگر پر آج ہی کے روز فتح پائی تھی اور اوسکو دُنباوند پہاڑ مین قید کیا تہا — اور ایک عید کا نام فروردجان ہے یہہ عید پانچ روز تک رہتی ہے آخر ایام آبان ماہ مین اس عید مین مجوسی لوگ طعام اور شراب اپنے مردون کی روحون کے واسطے بموجب اپنے زعم کے مُہیّا کرکے رکھتے ہین — ایک عید کا نام رکوب الکوسج ہے اس عید مین یہہ لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ آجکے روز ایک مرد کوسج گدہے پر سوار ایک کوّا ہاتہہ مین لئے ہوئے پنکہا جہلتا ہوا جاڑے کو بہگاتا ہوا آتا ہے یہہ عید اول فصل ربیع مین ہوتی ہے اور اوسکی ایک تصویر بنا کر رکہتے ہین اور جو کوئی اوسے ہیئت کا بعد اوس روز کے ملتا ہے اوسکو مارتے ہین — اور ایک عید کا نام سدق ہے یہہ دسوین تاریخ بہمن ماہ کو ہوتی ہے اس عید کی شب کو آگ جلا کر گرد اوسکے بیٹھہ کر شراب پیتے ہین — اور ایک عید ہے جسکو کنبہارات کہتے ہین یہہ عید بسبب اختلاف ایام سال کے مختلف ہو جاتی ہے اور اسکے چہ قسم ہین اول ہر قسم مین پانچ روز ہوتے ہین — زردشت نے یہہ گمان کیا ہے کہ ہر ایک مخلوق مین خدا تعالے نے سب طرحکی پیدایش پیدا کی ہے یعنے ہر ایک مین آسمان اور زمین اور پانی اور نباتات اور حیوانات اور انسان پیدا ہوئے ہین اور چہہ روز مین تمام خلقت پیدا ہوئی ہے

ذکر ہے یونان کے لوگون کا

ابو عیسے کہتا ہے کہ صاحبان سیر نے یون نقل کیا ہے کہ یونان کے لوگ پیدا

ذکر ہے یونان کے لوگون کا

پیدا ہوئے ایک شخص مسمی الفن سے جو کہ چوہتر برس بعد تولد حضرت موسی ع کے
پیدا ہوا تہا — اور ایمرش شاعر یونانی جو کہ درمیان سنہ ۵۶۸ موسوی کے
موجود تہا اوسکے وقت سے سب یونان کو ظہور وشیوع ہوا پہلے سے انکو کوئی نجانتا
تہا — ابو عیسے کہتا ہے کہ یونانی لوگ صاحب فصاحت اور بلاغت اور شاعر
تہے پہر بخت نصر کے زمانہ مین علم فلسفہ اونمین شایع ہوا یہہ بات ہمکو کتاب کورس
یونانی سے معلوم ہوئی ہے جس کتاب مین اوسنے ردّ وقدح للیان پر کی ہے
بسبب مناقضہ کرنے للیان مذکور کے انجیل مقدس پر — مین کہتا ہون کہ شہرستانی
یہہ کہتا ہے کہ ابیدقلیس حضرت داوٗد نبی ع کے وقت مین موجود تہا ایسا ہی
فیثاغورس حضرت سلیمان بن داوٗد ع کے وقت مین موجود تہا چنانچہ اوسنے
حکمت اونہین سے سیکہی اور حضرت سلیمان ابن داوٗد سنہ ۵۷۰ موسوی مین
فوت ہوئے اور ابیدقلیس اور فیثاغورس دونو فیلسوف مشہور تھے یونان
مین اس سے ثابت ہوا کہ ابو عیسے جو کہتا ہے کہ علم فلسفہ یونان مین درمیان
زمانہ بخت نصر کے شایع ہوا یہہ شہرستانی کے قول کے مطابق نہین ہے
— کیونکہ بخت نصر کچہہ زیادہ چارسو برس بعد حضرت سلیمان ع کے ہے —
بن سعید مغربی کہتا ہے کہ بلاد یونان کوئی شرقی اور غربی خلیج قسطنطین پر واقع
ہے بحر محیط تک اور بحر قسطنطین وہ ایک خلیج ہے درمیان بحر روم اور بحر قرم
کے اور بحر قرم کا اصلی نام نیطش ہے وہ کہتا ہے — کہ یونان مین دو فرقے
ہین — فرقہ اولی کا نام غریقیون ہے یہہ لوگ زمانہ قدیم کے پرانے یونانی ہین
اور فرقہ ثانی کو لیطنیون کہتے ہین واضح ہو کہ یونان کے نسب مین اختلاف ہے
بعضے کہتے ہین کہ یونانی یافث کے اولاد سے ہین — اور بعضون کا یہہ مذہب
ہے کہ وہ صوفر بن العیص بن یعقوب بن ابراہیم خلیل ع کے نسل رومیون کے

ذکر ہے یونان کے لوگونکا

اولاد مین ہین — یونان کے بادشاہ بڑے ذی عزت بادشاہ اور دولتین اونکی ۲۰۴
بڑی بھاری دولتین تہین غلبہ روم تک اونکی سلطنت نہی رہی جیسا کہ اولاد ذکر اغسطس
مین بیان ہو چکا ہے اوسوقت سے یونان رُوم کے زیر حکومت ہو گئی اور یونانیون
کا ذکر بہی رہا اور اونکی شہر شمال مغربی کے چوتہائی حصہ مین تہے درمیان اونکی
خلیج قسطنطنی تہے تمام علوم عقلی یونان سے لی گئی ہین جیسا کہ علم منطق اور علم طبعی
— اور علم الٰہی اور ریاضی وے لوگ فنون ریاضیہ کو جو مطری کہتے ہین اسمین
ہیئۃ اور ہندسہ اور حساب اور راگ اور لڑائیون کے فن وغیرہ ہوتے ہین اور جو شخص
ان فنون کو جانتا ہے اوسکو فیلسوف کہتے ہین معنے فیلسوف کے ہین * چاہنے
والا حکمت کا * کیونکہ فیل کہتے ہین محب کو اور سوف بمعنی حکمت ہے اب ہم یہہ ذکر
کرتے ہین کہ یونانی فیلسوف کون کون مشہور ہے واضح ہو کہ ایک فیلسوف کا نام
تالیس الملطی ہے ابو جیسے کہتا ہے کہ یہہ شخص بخت نصر کے زمانہ مین تہا — ایک کا نام
انبیدقلس ہے اور ایک فیثاغورس یہہ وہ دونو حضرت داؤد اور سلیمان ؑ کے
زمانہ مین تہے — اور فیثاغورس بڑا حکیم شہرہ آفاق سب حکماء مین تہا — لوگ
گمان کرتے ہین کہ یہہ حکیم آسمان تک گیا تہا اور اسنے آسمان کے چلنے کی آواز
سُنی تہی چنانچہ وہ بہی کہتا ہے کہ کوئی شئی لذیذ اور خوش آیندہ حرکات افلاک
اور صورت فلک سے مینے نہین دیکہی — اونہین مین بقراط حکیم طبیب مشہور ہے
یہہ حکیم سنہ ۷۰ بخت نصر کے مین ظاہر ہوا تہا اس حساب سے ایکہزار ایکسو چہہ اوپر
ستتر برس پیشتر ہجرت نبوی ص کے تہا
ایک حکیم سقراط تہا شہرستانی کہتا ہے درمیان کتاب ملل اور نحل کے کہ یہہ شخص
حکیم اور فاضل اور زاہد تہا علم ریاضی مین بہت مشغول رہتا تہا اور دنیا کو ترک
کرکے ایک پہاڑ کی کہوہ مین گوشہ نشین ہو بیٹہا تہا اور لوگون کو شرک اور بتون

ذکر ہے یونان کے لوگون کا

اور بتون کی پرستش سے منع کیا کرتا تہا چنانچہ اسی لئے اسپر ایک ہنگامہ ہوا اور سب لوگ چڑھ گئے اور اوسکو پکڑ بادشاہ کے پاس لیجا کر اوسکے قتل کے خواہان ہوئے بادشاہ نے اوسکو قید کیا پہر زہر پلا کر مار ڈالا ـــ

ایک افلاطون الہی تہا یہہ حکیم سقراط مذکور کا شاگرد تہا جب سقراط کو زہر دیکر لوگون نے مار ڈالا تب فلاطون اوسکے قایم مقام ہوا اور اوسکی گدی نشینی اوسکو ملی

ایک ارسطا طالیس ہی یہہ افلاطون کا شاگرد تہا اور ارسطو سکندر کے زمانہ مین تہا ـــ اور درمیان ہجرت اور زمانہ اسکندر کے نو سو چونتیس برسکا فاصلہ ہے اس حساب سے افلاطون کچھہ اول اوسکے ہوا اور سقراط افلاطون سے کچھہ ہی قبل تہا اس سے معلوم ہوا کہ درمیان زمانہ سقراط اور سن ہجری مین تخمیناً ایک ہزار برس کا فاصلہ ہے ـــ اور افلاطون کے زمانہ اور ہجرت مین ایک ہزار سے کچھہ کم ہن

ایک حکیم طیماوس ہے یہہ شخص مشایخان افلاطون مین شمار کیا جاتا ہے مگر ارسطا طالیس مشہور معروف حکیم مطلق ہے ـــ شہرستانی کہتا ہے کہ ارسطو کے جب سترہ برسکی عمر ہوئی تب اوسکے باپ نے افلاطون کے سپرد کردیا تہا اوسکے پاس کچھہ اوپر بیس برس بیٹھا بعد ازان حکیم ثانی ایسا ہوا کہ اور لوگ اوس سے علم سیکھنے لگے ارسطو کے شاگردو نمین سے ایک شاگرد اوسکا بادشاہ سکندر ہے جو مغرب سے مشرق تک حکومت کرتا تہا کہتے ہین کہ سکندر نے ارسطو سے کل پانچ برس علم پڑہا اور اچھا کامل علم فلسفہ وغیرہ مین ایسا ہوگیا کہ اور کوئی شاگرد اوسکا ایسا نہین ہوا جب فیلبس سکندر کا باپ مرنے لگا تب اوسنے اپنے بیٹے سکندر کو ارسطو سے لیکر ملک اوسکے سپرد کیا

ایک حکیم برفلس بعد ارسطو کے ہوا تہا اسنے ایک کتاب تصنیف کی ہے جسمین

ذکر ہے یونانکے لوگونکا

۲۰۶ اعتراضات عالم کے قدیم ہونے پر کئے ہین

ایک حکیم سکندر فردوسی ہے یہہ بہی ارسطو کے بعد ظاہر ہوا تہا یہہ شخص نامور حکیمون
مین ہے — ابن قفطی جو کہ وزیر ہے حلب کا درمیان اخبار حکما کے وہ اپنی
تواریخ مین لکہتا ہے کہ اونہین حکماء سے طیموخارس حکیم بہی ہے یہہ حکیم علم ریاضی
خوب جانتا تہا اور ہیئتہ فلک سے ماہر و آشنا تہا اپنے زمانہ مین اسنے کواکب
کی رصد بنائی تہی بطلیموس نے بہی درمیان مجسطی کے اسکا ذکر کیا ہے اسکا وقت
دورہ بطلیموس سے قریب چارسو بیس برس کے پیشتر تہا — انہین حکماء مین سے
فرفوریوس بہی ہے یہہ شخص شہر صور مین رہتا تہا جو دریاء روم پر درمیان
شام کے ہے جالینوس کے زمانہ کے بعد یہہ شخص تہا اور ارسطو کے کلام کو خوب
سمجہتا تہا چنانچہ اسنے اوسکی کتابون کا ترجمہ کیا ہے جبکہ لوگون نے بسبب
وقت اور نہ سمجہنے اوسکے کلام کے شکوہ کیا تب اسنے اوسکی کتابون کی تفسیر
لکہی — اونہین مین سے فلوطیس حکیم ہے یہہ حکیم یونانی فاضل ہے اسنے بہی ارسطو
کی کتابونکا زبان رومی سے سریانی زبانمین ترجمہ کیا — اس شخص نے کہا ہے
کہ مجکو معلوم نہین ابتک عربی مین بہی ارسطو کے کلام مین سے کچہہ خارج ہوا ہے
یا نہین — انہین مین سے ایک حکیم فولس الاجانیطی ہے اوسکو قوابلی بہی کہتے
تہے کیونکہ یہہ شخص عورتون کی طبابت خوب جانتا تہا اور سب حاملہ عورتین
اسکے پاس آیا کرتین تہین اور اپنے اپنے مرض کا حال اسسے کہتی تہین جو مرض
عورتون کو بعد ولادت کے ہوا کرتا ہے یہہ شخص اونکا خوب علاج کرتا تہا
اور اچہا جواب دیتا اسکا زمانہ بہی بعد زمانہ جالینوس کے ہے اور اسکندریہ
مین رہا کرتا تہا — انہین مین سے ایک
سلون المتعصب ہے یہہ حکیم یونانی فلسفہ افلاطون کا پڑہا کرتا تہا اور اوسکی پیچ

ذکر ہے یونان کے لوگونکا

پچ کیا کرتا تہا اسواسطے اسکو متعصب کہتے تہے ۲۰۷

ایک اونہین سے سنفسطراطیس ہے اس فیلسوف یونانی نے کتب ارسطو کا ترجمہ عربی مین کیا ہے

ایک منطر الاسکندری ہے یہہ علم فلک مین سب سے زیادہ جانتا تہا گویا امام تہا علم فلک کا — اور اسنے ہمراہ افطیمون کے اسکندریہ مین باہم ہوکر آلات رصد درست کرکے ستارون کو خوب تحقیق کیا ان دونون حکیمون کا زمانہ قبل زمانہ بطلیموس صاحب مجسطی کے قریب پانسو اکتہر برس کے تہا

اونہین سے ایک مورطس ہے اوسکو مورسطس بہی کہتے ہین یہہ بہی حکیم یونانی ماہر علم ریاضی کا ہے اسنے ایک کتاب تصنیف کی ہے اوسمین ارغن آلہ کا حال تمام لکہا ہے یہہ وہ آلہ ہے جو ساٹہہ میل پر سنائی دیتا ہے

اونہین مین سے سفنس الحمصی ہے رہنے والا حمص کا یہہ بقراط کے شاگردونمین سے ہے اوسکے زمانہ مین اسکی بہی بڑی قدر تہی اسنے بہت کتابین تصنیف کی ہین ازانجملہ کتاب البول وغیرہ اسکی تصنیف سے ہے — اونہین مین سے مشرودیطوس ہے اسکا زمانہ معلوم نہین ہوتا کہ کسوقت مین تہا ہان اتنا معلوم ہے کہ وہ طبیب حکیم تہا یہہ وہ حکیم ہے جسنے معجون مشرودیطوس بنائی اوس معجون کا بہی نام اسی کے نام سے مشہور ہوگیا ہے اور اسکو ادویات کا بہت تجربہ تہا یہہ حکیم دواؤن کے قوت کا امتحان اون لوگون پر کیا کرتا تہا جو قابل مارڈالنے کے یا واجب القتل ہوتے تہے اسطرح پر دواؤنکا اسنے اثر دریافت کیا تہا بعضی اودیہ کا اثر مثل کاٹنے سانپ کے اور بعضی کا اثر مثل بچہو کے ڈنک کے اسنے پایا ہے

تمام ہوئے کلام ابن القفطی کے

اور بطلیموس اور جالینوس ان دونکا زمانہ یونانیون کے دورہ کے بعد ہے

ذکر ہے یونان کے لوگون کا

۲۸، یہہ دونون رومیون کے عہد مین تہے اور کچہہ ہی زمانہ کا ان دونون مین فاصلہ آگے
پیچہے کا ہے بطلیموس جالینوس سے تہوڑے ہی زمانہ اول تہا — ابن اثیر کہتا ہے
کہ جالینوس نے بطلیموس کا زمانہ کچہہ دیکہا ہے اور بطلیموس صاحب کتاب مجسطی
انطونیوس بادشاہ کے زمانہ مین تہا اور انطونیوس شروع سال چارسو باسٹہوین (۴۶۲)
اسکندری مین فوت ہوا ہے — اور درمیان رصد بطلیموس اور رصد مامون کے
چہہ سو نوے (۶۹۰) برس کا فاصلہ ہے — اور جب مامون نے رصد بنائی تو دوسو (۲۰۰) ہجری
گذرے تہے اس حساب سے درمیان ہجرت اور رصد بطلیموس کے چارسو نوے (۴۹۰)
برس کا فاصلہ ہے تخمیناً اور بادشاہ قوموذوس کے وقت جالینوس موجود تہا اور
یہہ بادشاہ بعد گذرنے چارسو چورانوین (۴۹۴) اسکندری کے فوت ہوا ہے اس سے معلوم ہوا
کہ درمیان جالینوس اور سنہ ہجری سے چارسو برس سے کچہہ زیادہ گذرے یہہ سب
سال جو ہمنے بیان کئے بطور تخمین کے بیان کئے ہین — اور حکماء یونان سے ایک
حکیم اقلیدس بہی ہے صاحب کتاب الاستقصات جو کہ اوسکے نام سے مشہور ہے
— ابو عیسے مورخ کہتا ہے کہ اقلیدس یونانیون کے دورہ مین درمیان سلطنت
بطالسہ کے تہا اسسے معلوم ہوا کہ ارسطو سے بہت پیچہے نہین ہے اور یہہ بہی ابو عیسے
کہتا ہے کہ کتاب اقلیدس اوسکی اختراع کی ہوئی نہین ہے بلکہ اسنے ہندسہ کی
شکلین جمع کرکے اوسکی تحریر کی ہے اسیواسطے تحریر اقلیدس مشہور ہے — انہین
حکماء سے ابرخس حکیم ہے یہہ حکیم علم ریاضی اور کواکب کا فن خوب جانتا تہا
اسکے کلام مین سے بطلیموس نے بہی مجسطی مین نقل کی ہے اور رصد ابرخس اور بطلیموس
کی رصد مین تخمیناً دوسو پچاسی (۲۸۵) برس فارسی کا فاصلہ ہے

ذکر ہے اُمّت یہود کا

ذکر ہے اُمّت یہود کا

واضح ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور ایسا ہی بنی اسرائیل ٢٠٩
کا بھی ذکر پہلے آ چکا ہے اب اوسکے اعادہ کی حاجت نہین مگر یہہ معلوم رہے
کہ اسرائیل نام حضرت یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیم خلیل ع کا ہے —
اس اسرائیل کے بارہ بیٹے تھے اونکا نام یہہ ہے — رَوبیل — شمعون
— لاوی — یہودا — یَسّاخَر — زبولون — یوسف — بنیامین —
دان — نفتالی — کاذ — اشّار — یہہ بارہ شخص اسرائیل مذکور کے اولاد
ہین ہین — اور جتنے بنی اسرائیل ہین وہ سب ان بارہ مین سے کسی کے اولاد مین
ہین یعنے جو شخص انکی اولاد مین ہے وہ بنی اسرائیل کہلاتا ہے — مگر لفظ یہودی
عام ہے کیونکہ بہت آدمی عربی فارسی رومی یہودی ہو گئے تھے اور حالانکہ وہ
بنی اسرائیل نہ تھے اس سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل اصل یہودی ہین اور ماسوا
اونکے غیر قوم جو اس فرقہ مین داخل ہو گئی ہین وہ یہودی کہلاتے ہین اور وہ
حقیقت مین دخیل ہین مگر کبھی اونکو بھی تسامحاً بنی اسرائیل کہدیا کرتے ہین
انکے حکام اور سلاطین کا حال فصل اول مین ہم بخوبی بیان کر چکے ہین مگر اسجاے
صرف یہود کے معنے کی تحقیق کرتے ہین واضح ہو کہ شہرستانی نے ملل والنحل مین
لفظ یہود کی یہہ تحقیق کی ہے کہ ہَادَ الرَّجُلُ بمعنے رَجَعَ وَتَابَ کے ہین یعنے ہَادَ کے
معنے ہین توبہ کے اور اپنے اطوار بد سے پھرا اور وجہ تسمیہ یہہ ہے انکو یہودی اسواسطے
کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اے خدا تعالےٰ ہم لوگ توبہ
کرکے تیری طرف پھر آئے ہین اس قول سے لفظ یہود مشتق کیا گیا اور اوسکی
امت کا نام یہود کہا گیا — بیرونی کہتا ہے کہ یہہ تقریر لچر ہے بلکہ وجہ تسمیہ
اوسکے نزدیک یہہ ہے کہ ایک لڑکا جو حضرت یعقوب کی نسل سے مسمی یہودا
تھا اسکی طرف انکو نسبت کرکے یہودی کہتے ہین کیونکہ سلطنت اوسکی اولاد کو

ذکر ہے اُمّت یہود کا

۲۱۰ نصیب ہوئی ہے اور ملک کی حکومت بہی اوسکی ذرّیت نے کی ہے اسلئے تغلیباً سبکو
یہود کہتے ہین — اس امت کے مذہب کی کتاب توریت ہے وہ کئی کتاب پر
مشتمل ہے پہلی کتاب مین پیدائش دنیا کا ذکر ہے — پہر دوسری کتاب مین
احکام اور حدود اور احوالات اور قصص اور نصیحتین اور اگلے ذکر پہر ہر کتاب مین
اسی اسی طرح پر ایک ایک بات مندرج ہے — اور اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ
علیہ السلام پر تختیان نازل فرمائین تہی جسکی مثل مختصر درمیان توریت کے مذکور
ہے تمام ہوئے کلام شہرستانی کے

نقل ہے کتاب خیر البشر بخیر البشر سے اوسکا مصنف کہتا ہے کہ توریت مین ذکر
قیامت کا اور آخری جہان کا اور پہر کر زندہ ہونے کا اور جنت اور آگ کا کچھہ
نہین ہر ایک سزا اوس کتاب مین مُعَجَّل ہے یعنے دنیا ہی مین ہوجاتی ہے
— اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ جو شخص خدا کی عبادت اور تابعداری کریگا اوسکو
اپنے دشمنون پر فتح ہوگی اور بڑی عمر پاویگا اور رزق اوسکو بہت ملیگا
— اور جو کوئی کفر اور گناہ کریگا اوسکو سزا موت کی ہوگی — اور قحط پڑیگا
مینہہ نہ برسیگا بخار اویگا ٹڈی کہیت کہا جائے گی — اور عوض برسات کے
آندہی آوے گی خاک اوڑے گی اندہیرا چہا جائیگا اور ایسے ہی ایسے عذاب
جو دنیا پر منحصر ہین وہ اوسمین لکہے ہین اور اوس کتاب کے دنیا کی بری ہونے کی
یعنے مذمت دنیا کی اور حال زہد کا کچھہ نہین ہے اور نہ نماز کا طور اوسمین مذکور
ہے بلکہ شجاعت اور جوانمردی اور کہیل کود اور لہو و لعب اوسمین مندرج ہے چنانچہ
ایک یہہ بات اوسمین لکہی ہے کہ یہودا ابن یعقوب نے درمیان زمانہ نبوت
کے اپنے بیٹے کی جورو سے زنا کیا اور اوسکی خرچی ایک بکرا مقرر کیا تہا
لیکن چونکہ اسوقت اوسکی پاس نہ تہا اسلئے اپنا عمامہ اور انگوٹہی اوسکے پاس

ذکر ہے اُمت یہود کا

پاس بطور رہن رکہہ آیا تہا لیکن حالت بیعلمی مین یہہ حرکت اوسنے کی تہی یعنے یہہ جانتا ۲۱۱
تہا کہ یہہ عورت میرے بیٹے کی جورو ہے — اور اوس عورت نے وہ انگوٹہا اور
عمامہ لیکر اپنے پاس بطور نشانی کے رکہہ چہوڑا اسنے مکان پر آکر بکرا اوسکے پاس
بہجوایا اوسنے نہ لیا مگر وہ پیٹ سے ہوگئی اسبات کی خبر یہودا کو کی گئی اوسنے حکم
دیا کہ اس عورت کو آگ مین جلادو اوسنے وہ نشانی یہودا کی دکہلائی جب اوسکو
معلوم ہوا کہ یہہ عورت وہی ہے جسسے مینے جماع کیا تہا حکم دیا کہ چہوڑ دو
اور کہا ہے کہ یہہ قصہ بہت سچا ہے — اور ایک گندی بات اوسمین یہہ لکہی ہے
کہ روبیل ابن یعقوب نے اپنے باپ کی جورو سے جماع کیا اور اوسکے باپ کو بہی
اس حرکت ناشایستہ کی خبر تہی — ایک یہہ بات اوسمین لکہی ہے کہ اولاد یعقوب
علیہ السلام کی جو کنیزک کے شکم سے تہی وہ حضرت یعقوب ع کی بیبیون سے جماع
کیا کرتے تہے حضرت یوسف ع نے یہہ خبر اپنے باپ کو کردی تہی — ایک بات
واہیات یہہ اوسمین مندرج ہے کہ راحیل نے جو لیا کی بہن تہے (اور یہہ دونو بہنین
حضرت یعقوب کے گہر مین منکوحہ تہین یہہ بات یعنے جمع بین الاختین اس زمانے
مین حلال تہا) لیا کی بیٹی اپنی بہن لیا سے یعنے روبیل کو مول لے لیا تہا اسواسطے کہ اوس
جماع کروایا کرے اور قیمت اوسکی عوض یہہ دی تہی کہ حضرت یعقوب ع کو لیا کے
سپرد کردیا تہا باین شرط کہ روبیل کو لیا سے لیکر جماع کروائے ایسی ایسی واہیات
ہین اوس کتاب مین مندرج ہین اب ہم اوسکو چہوڑ کر کلام شہرستانی کے نقل کرتے

مترجم کہتا ہے کہ مینے چند نسخے توراۃ کے جو ان ایام مین پادریون نے تقسیم کیے ہین بزبان فارسی
وعربی اور اردو بغور دیکہے ایک اور عجیب واہیات بات اوسمین پائی وہ یہہ ہے کہ حضرت لوط ع کو
جب حضرت جبرائیل نے ارشاد کیا کہ تم اس شہر سے نکل جاؤ خدا تعالے اس شہر کو نیست و نابود
کریگا اوس وقت حضرت لوط ع معہ اپنی جورو اور دو بیٹیون کے شہر کے باہر نکل کر چلے گئے

ذکر ہے امّت یہود کا

۲۱۲ ہین — پوشیدہ نرہے یہودی کہتے ہین کہ شریعت دنیا مین الٰہی نازل ہوئی یہہ
وہی شریعت ہے جو حضرت موسی عم کے معرفت ہمکو ملی اور زمانہ متقدم مین یعنے
قبل حضرت موسی عم کے سزا مین عقلیہ اور احکام مصلحت آمیز تہے — اور منسوخ
ہونے کے بہی یہودی قایل نہین اسیواسطے اوس شریعت کو جو اون کی شریعت
کے پیچہے مقرر ہوئی نہین مانتے اونکی دلیل یہہ ہے کہ نسخ حکمون مین کرنا بداء ہے —
اور خدا تعالے کو بداء نہین ہوتا — اور اونمین فرقے بہی بہت ہین — ایک فرقہ
کا نام ربانیہ ہے یہہ فرقہ ایسا ہے جیسا کہ فرقہ معتزلہ مسلمانون مین — اور ایک
فرقہ قُرّا دون کا ایسا ہے جیسا فرقہ مجبرہ اور مشبّہ درمیان ہمارے ہے — اور ایک
فرقہ یہودیونمین عانانیہ ہے وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ اس فرقہ کے لوگ عانان ابن
داؤد کی طرف منسوب ہین — یہی شخص راس جالوت کہلاتا ہے اور راس جالوت
نام اوس حاکم کا ہے جو یہودیون پر بعد دوسری دفعہ ویران ہونے بیت المقدس
کے مقرر ہوا تہا کیونکہ جبسے کہ سلطنت یہودیون کی ہاتہہ سے جاتی رہی تہی بسبب
جنگ بخت نصر کے اسوقت سے اونمین جو حاکم مقرر ہوا اوسکا خطاب ہیرودس
ہوا کرتا تہا اور وہ حاکم فارس کے بادشاہ کیطرف سے ایک نایب کہلایا کرتا تہا
پہر جب یونانیون کا دورہ آیا اونکی طرفسے نایب مقرر رہا — پہر اغسطس کے دورہ مین اغسطس مذکور کیطرف سے نایب مقرر ہوتا رہا
اسکے بعد جب رومی غالب ہوئے جبسے روم کیطرف سے حاکم مقرر ہوتا ہے یہی حالت

[illegible]

ابہی راہ ہی مین تہے کہ اونکی جورو پتہر کی ہوگئی پہر حضرت لوط عم معہ دونو دختر اپنی کے
ایک پہاڑ مین جاکر ٹہہرے راتکی وقت بڑے لڑکے نے باپ کو شراب پلاکر جماع کروایا
— دوسرے روز چہوٹے بیٹے نے شراب پلاکر حالت نشہ مین زنا کروایا اون
دونون سے نسل اس طرح باقی رہی ایسی ایسی واہیات دیکہکر یقین ہوتا ہے
کہ اس کتاب مین یقیناً تحریف و تبدیل ہوئے ہے لایق اعتماد نہین فقط

ذکر ہے امت یہود کا

طیطوس کی لڑائی اور بیت المقدس کی دوسری دفعہ پھر خراب کرنے تک رہی ۲۱۳ء
جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے بعد اس واردات کے پھر یہودیون کو سلطنت معتدبہ نصیب نہ ہوئی اور ملک ملک کو نکل گئے ان ملکون مین اور تمام عراق مین پھیل گئے تھے مگر وے لوگ جو باقی رہے تھے جب کبھی اونکا کچھ قصہ فساد ہوتا تب وے ایک چودھری کے پاس جو اونکا تھا فیصلہ کے لئے جاتے اس چودھری کا نام راس جالوت مقرر کر رکھا تھا — آمدیم بر مقصد — اس فرقہ عانانیہ کا مذہب یہہ ہے کہ یہہ لوگ حضرت عیسےٰ عم کی تصدیق کرتے ہین اور اوسکی تمام نصیحتین اور اشارات مانتے ہین اور کہتے ہین کہ اوسنے خلاف تورات کے کبھی کوئی حکم نہین دیا بلکہ اوسیکی احکام کو مضبوط کیا اور لوگون کو توریت ہی کے ترغیب دیتا رہا وہ ایک نبی تھا مثل اور نبیون کو جو تورات کو مانتے چلے آئے ہین مگر یہہ فرقہ حضرت عیسےٰ عم کو خدا کا بیٹا نہین کہتے — اور انہین یہودیون سے ایک فرقہ یہہ کہتا ہے کہ حضرت عیسےٰ عم نے دعوہ نبوت کا نہین کیا اور نہ اوسنے یہہ کہا کہ مین کوئی دوسری شریعت اول شریعت کو منسوخ کرنے والے لایا ہون بلکہ وہ ایک ولی تھا اولیاء اللہ سے — اور انجیل بطور وحی اوسپر نازل نہین ہوئی بلکہ وہ ایک کتاب ہے کہ جسمین تمام حال حضرت عیسےٰ کا جو اوسپر گذرا ہے مندرج ہے اس کتاب کو چار شخصون نے جو اوسکے ہمدم تھے مرتب کیا ہے — لیکن یہودیون نے اوسپر ظلم کیا کیونکہ اولاً اوسکو جھٹلایا — اور بعد اوسکے دعوے کی بھی اوسکو نہ پہچانا بلکہ قتل کیا اور اوسکی عزت اور رتبہ بالکل نہ پہچانا — اور چند جا سے تورات مین بھی مسیحا کا ذکر آیا ہے اوسے مراد مسیح ہے — اب ہم حال بیان کرتے ہین سمرہ کا انمین ایک فرقہ کا نام دستانیہ ہے اس فرقہ کو الفانیہ بھی کہتے ہین — اور ایک فرقہ ہے اوسکو سوسانیہ کہتے ہین فرقہ دستانیہ کہتے ہین کہ آدمی کو ثواب اور عقاب

ذکر ہے اُمّت یہود کا

۱۴۲ دنیا ہی مین ہولیتا ہے یہہ فرقہ قیامت کا اقرار نہین کرتا — اور فرقہ کوسا ئیہ قیامت
کے قایل ہین یہہ کہتے ہین کہ عذاب اور ثواب قیامت مین ہوگا — اور یہودیون
کی عیدین اور روزہ بہی ہین اونمین سے ایک عید کا نام عید فسیح ہے یہہ عید یہودیون کے
نیسان مہینے کے پندرہوین تاریخ کو ہوتی ہے اور یہہ بڑی عید ہوتی ہے یہی اول روز
ہے اون سات دنون مین کا جو فطیر کے کہلاتے ہین ان ایام مین یہودیون کو فطیر کہانا جایز
نہین کیونکہ اونکو درمیان توراۃ کے حکم ہوا ہے کہ ان ایام مین فطیر نہ کہاؤ یہہ عید اکیسوین
تاریخ ماہ ند کور تک رہتی ہے — اور فسیح بارہوین تاریخ ماہ آدار سے پندرہوین
نیسان تک دورہ کرتے ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ بنی اسرائیل نے جب فرعون کے
ہاتہہ سے مخلصی پائی ہے اور جنگل مین جا کر ڈیرا کیا تہا تو وہ تاریخ پندرہوین ماہ نیسان
کی تہی اور چاند تمام روشن تہا اور ربیع کی موسم تہی اوسوقت اونکو حکم ہوا
کہ اس روز کو یاد رکہو کہ آجکے روز تمہارے خدا نے تمکو ظالم کے ہاتہہ سے مخلصی
دی اور آخر ان ایام مین فرعون درمیان دریاے سوف یعنے بحر قلزم مین غرق ہوا
— اور ایک عید کا نام عنصرہ ہے — یہہ عید بعد گذرنے پچاس روز کے ایام
فطر سے چہٹی تاریخ ماہ شیون کو ہوتی ہے اس روز تمام مشایخ بنی اسرائیل کے
ہمراہ حضرت موسی ع کے کوہ طور سینا پر مجتمع ہوئے تہے اپنے کانون خدا تعالے کی
کے کلام سننے جو جو خدا تعالے نے وعدہ و وعید فرمایا اسلئے اس روز کے عید مقرر کر
انہین عیدونمین سے ایک عید کا نام حنکہ ہے
یعنے اسکے پاکی کے ہین یہہ عید آٹہہ روز تک رہتی ہے — دستور اس عید کا
یہہ ہے کہ پچیسوین تاریخ ماہ کسلیو سے چراغ جلانے شروع کرتے ہین اسطرح
یہہ کہ پہلے روز ایک چراغ — دوسرے روز دو چراغ تیسرے روز تین
چراغ علے ہذا القیاس ایک ایک بڑہاتے ہوئے چلے جاتے ہین آٹہوین روز

ذکر ہے امت یہود کا

روز آٹھہ چراغ جلاتے ہین اس عیدمین یادداشت اصغر آٹھہ بہائیون واسطے کے ہے ۲۱۵
جسنے کسی ایک یونانی بادشاہ کو جو بیت المقدس پر غالب آکر یہودیون پر حکومت
کرتا تہا قتل کیا تہا — اور حال اوسکے قتل کرنے کا یہہ تہا — کہ اس
بادشاہ نے اپنا یہہ دستور مقرر کر رکہا تہا کہ چیرہ بند عورتون سے صحبت کیا
کرتا اور جو کوئی شخص بیاہ یا نکاح کرتا قبل اسکے کہ اوس عورت کا خاوند صحبت
کرنے وہ بادشاہ کے پاس آتے بادشاہ جب صحبت کرلیتا تب وہ اپنے
خاوند کے پاس جاتی — اور ایک دستور یہہ مقرر کیا تہا کہ ایک سوراخ
مین کو دو رسیان لٹکا کر اونکے سرونمین دو جہانجین باندہ رکہین تہین جب دہنی
جہانجھ کی رسی ہلاتا اوسوقت وہ عورت بادشاہ کے پلنگ پر چلے جاتی
— جب بائین جہانجھ کی رسی ہلا دیتا وہ اپنے گہر کو چلی جاتی کوئی اوسکو نہ روکتا
— اتفاقاً کسی ایک بنی اسرائیل کے آٹھہ بیٹے تہے اور ایک بیٹی تہی — اوس
لڑکی کی ایک اسرائیلی کے ہمراہ شادی کردی اوسکے خاوند نے کہا کہ رخصت کرو
لڑکی کا باپ بولا کہ بیٹا کسطرح رخصت کرون اگر مین اسکو رخصت کرونگا تو یہہ
بادشاہ ملعون پہلے اوس سے صحبت کریگا یہہ بات کہہ کر اور اپنے بیٹون کیطرف
دیکہہ کر اونکو لعنت اور ملامت کی کہ افسوس تم جوان جوان ہو تم سے کچہہ نہین ہوسکتا
تمہاری بہن کو اسطرح بادشاہ بیحرمت کریگا — اون لڑکونمین جو سب سے
چہوٹا تہا اوسنے جلدی سے دوڑ کر عورتونکا لباس اپنے تن پر آراستہ کرکے اور
ایک خنجر ہاتہہ مین لیکر کپڑونمین چہپاکر بادشاہ کے دروازہ پر گیا اوسنے جانا
کہ وہ لڑکی جسکا نکاح ابہی ہوا ہے آئے بادشاہ نے دہنی رسی ہلائی وہ
جلد اندر گہس گیا بادشاہ کو اکیلا پاکر ذبح کرکے سر کاٹ کر بائین رسی آپ
ہلادی دربانون نے کچہہ نہ کہا سر ہاتہہ مین لیے ہوئے چلا گیا — جب صبح کو

ذکر ہی اُمّت یہود کا

۲۱۶ بادشاہ کے مقتول ہونیکی خبر ہوئی سب بنی اسرائیل اس واقعہ سے بہت خوش
ہوئے اور اوس روز کی عید مقرر کی اور یہہ تجویز کی کہ آٹھون بہائیون کی یادداشت
کے واسطے آٹھہ چراغ جلائے جایا کرین — اور ایک عید کا نام سطال ہے یہہ عید
سات روز تک رہتی ہے پندرہوین تاریخ ماہ تشری سے شروع ہوتی ہے
آجکے روز بید وغیرہ کے درختون کے سایہ کے تلے جا کر بیٹھتے ہین — یہہ عید مسافر پر
فرض نہین مقیم پر واجب ہے یہہ عید اسواسطے مقرر کی ہے کہ اسسے وہ یادداشت
نکلتی ہے جو کہ خدا تعالے نے بنی اسرائیل پر گرمی کی سبب سایہ کیا تہا اور وہ لوگ
جنگل مین تہے اکیسوین تاریخ تشری تک یہہ عید رہتی ہے اور اسکو عراب بہی کہتے
ہین عراب کے معنے بید کے درخت کے ہین — دوسرے روز صبح کو عراب کے
یعنے بائیسوین تاریخ کا نام تبرک ہے اس روز کچہہ کام نہین کرتے — کیونکہ
وے لوگ یہہ گمان کرتے ہین کہ آجکے روز توراۃ تمام نازل ہو چکی تہی اسیواسطے
اس عید کی بہت عزت اور شان اور تبرک کے طور پر توراۃ مین لکہا ہے اور
روزون مین کوئی روزہ اونپر فرض نہین ہے سوا صوم کیور کے یہہ روزہ دسوین
تاریخ تشری اول کو ہوتا ہے — اس روزہ کا یہہ دستور ہے کہ نوین تاریخ
سے قبل غروب شمس کے آدہے گہنٹے اول سے دسوین تاریخ کی آدہے گہنٹے
غروب تک روزہ رکہتے ہین یعنے پچیس گہنٹے کا روزہ ہوتا ہے ماسوا اسکے
اور اسطرحکے اونکے مذہب مین روزہ اور نفلین اور سنتین ہین

ذکر ہے اُمّت نصاریٰ کا جسکو اُمت حضرت مسیح عم کی کہتے ہین

نقل ہے کتاب ملل و النحل سے شہرستانی کہتا ہے کہ کلمہ کے مجسم ہونے مین نصاریٰ سے

ذکر ہے امت نصارے کا

نصارے کے کئی مذہب ہین ــ ایک فرقہ یہہ کہتا ہے کہ وہ کلمہ چمکا جسم پر مثل ۲۱۷
چمکنے نور کے جسم شفاف پر ــ ایک فرقہ یہہ کہتا ہے کہ جسطرح موم مین چھاپا
لگتا ہے اسطرح سے وہ کلمہ جسم کے ساتھہ منقش ہوگیا تھا ــ ایک مذہب یہہ
ہے کہ الوہیت انسانیت سے اکٹھے ہوگئے تھے ــ ایک فرقہ اسطرح پر بیان
کرتا ہے کہ کلمہ جسم مسیح ؑ سے اسطرح پیوستہ ہوگیا تھا جیسا پانی دودہ مین
ملجاتا ہے ــ بہر تقدیر سب نصارے اسبات پر متفق ہین کہ حضرت مسیح ؑ
کو یہودیون نے سولی دی اور مار ڈالا اور کہتے ہین کہ مسیح ؑ بعد مرنے اور سولی
پانے کے پہر زندہ ہوا اوسکا جسم شمعون اصفانی دیکھا اور حضرت عیسے ؑ
شمعون سے باتین کرکے اور وصیت کرکے دنیا کو چھوڑ کر آسمان کو چڑہ گئے
ــ شہرستانی کہتا ہے کہ ملت نصارا ے ہین بہتر فرقہ ہین سب سے بڑے
تین ہین ــ یعنے ملکانیہ ــ اور نسطوریہ ــ اور یعقوبیہ ــ ملکانیہ اون
نصارے کو کہتے ہین جو ایک بادشاہ روم کے وقت مین بسبب غلبہ اور سطوت
اوس بادشاہ کے اوسکے ہمراہ نصارے ہوگئے تھے ــ یہہ فرقہ صاف
تثلیث کا اقرار کرتے ہین ــ انہین کی خدا تعالے انے قران مجید مین خبر دی ہے
ــ وہ یہہ ہے ــ کہ کفر کرتے ہین وہ لوگ جو قایل ہین اسبات کے کہ خدا
ایک ہے تین مین کا ــ یہہ فرقہ ملکانیہ کہتا ہے کہ مسیح ؑ انسان کلی ہے
اور وہ قدیم ازلی ہے قدیم ازلی سے اور حضرت مریم نے ایک خدا ازلی جنا
ــ اور سولی اور قتل واقع ہوا ہے انسانیت اور الہیت دونو پر یہی لوگ لفظ
باپ اور بیٹے کا اطلاق خدا اور مسیح پر کرتے ہین ــ اور اسکا باعث یہہ ہے
کہ اون لوگون نے انجیل مین اکلوتا بٹیا لکہا ہوا پایا ہے ــ اور ایک دلیل
اونکی یہہ بہی ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت عیسے ؑ کو جب سولی دیچکے اور قتل کرچکے

ذکر ہے امّت نصاریٰ کا

۲۱۸ تو انہون نے آپ فرمایا تھا کہ مین اپنے اور تمہارے باپ کے پاس جاتا ہون اور
کہتے ہین کہ خدا تعالے قدیم ہے اور مسیح مخلوق ہے بعد اس حادثہ کے پہلوانان
تنومند اور عالمان عقلمند اور ہوشیار آدمی سب ایک بادشاہی مکان مین قریب
تین سو تیرہ مرد کے جمع ہوئے اور سب نے بالاتفاق حضرت عیسے عم پر اعتقاد لاکر
قبول کیا۔ اون لوگون کا یہہ قول ہے کہا کرتے ہین کہ ایمان لاتے ہین ہم خدا
واحد باپ پر جو مالک ہے ہر شئی کا اور صانع ہے مخلوقات کا مرئی اور غیر مرئی کا
اور ایمان لاتے ہین اکلوتے بیٹے یسوع مسیح اکلوتے بیٹے خدا کے پر جسنے
پیدا کیا تمام خلق اور وہ خود مصنوع نہ تھا خدا ہے سچا پیدا ہوا ہے سچے خدا سے
اپنے باپ کے جوہر سے جسکے ہاتھہ سے سب عالم پیدا ہوئے اور وہ شئی
جو واسطے ہمارے اور واسطے مخلصی ہمارے کے آسمان سے اوترتے ہے۔ اور
قایل ہین اسبات کے کہ حضرت عیسے عم مجسم ہوئے روح قدس سے اور پیدا ہوئے
مریم سے اور سولی بھی ہوئی اور دفن بھی کئے گئے پھر تیسرے روز جی اوٹھے اور
آسمان کو چہڑہ گئے اور اپنے باپ کے دہنے طرف بیٹھے اور پھر بھی تشریف لانے
کو مستعد ہین دوسرے بار واسطے انفصال قضایا مُردون اور زندون کے اور
ایمان لاتے ہین ہم روح قدس واحد پر یعنی روح جو اوسکے باپ سے نکلتی ہے اور
ایمان لاتے ہین ہم اسبات پر کہ بھروسا کرنا حضرت عیسےٰ کی شفاعت پر موجب
ہے گناہون سے معاف ہوجانیکا اور ایمان لاتے ہین ہم اوس جماعت قدسیہ پر
جو حضرت عیسے عم کے ہم جلیس تھے سچی اور ایمان لاتے ہین اسبات پر کہ بدن
ہمارے اوٹھین گے اور ابد الاباد تک زندہ رہین گے۔ یہہ جو ہمنے ذکر کیا اس
مذہب اور طور پر اول ہے اول اتفاق ہوا تھا اور شریعت بھی اونہون نے
بنائی ہے جسکو الیمانوت کہتے ہین۔ اور فرقہ دوسرا یعنی نسطوریہ یہہ وہ لوگ

ذکر ہے امت نصارے کا

لوگ ہین جو نسطورس کے زمانہ مین تہے یہہ لوگ نزدیک نصارا سے کے ایسے ہین
جیسے معتزلہ ہمارے نزدیک یہہ فرقہ اول فرقہ سے تجسّد مسیح عم مین مختلف ہے انکا مذہب
امتزاج کا نہین بلکہ یہہ لوگ کہتے ہین کہ کلمہ جسد مسیح عم پر ایسا چمکا جیسا کہ شمس آئینہ
یا بلور مین چمکا کرتا ہے اور یہہ کہتے ہین کہ مسیح پر الوہیت کی جہت سے قتل واقع نہین ہوا
بلکہ جہت انسانیت پر قتل ہوا ملکانیہ اسکو نہین مانتے — تیسرا فرقہ یعقوبیہ وہ ہین
جو یعقوب البردغالی کے ہم عصر تہے یہہ ایک راہب تہا قسطنطنیہ مین انکا یہہ مذہب ہے
کہ کلمہ سے گوشت اور خون ہوکر خداوند عیسے مسیح عم کی شکل پیدا ہوگئے تہے — ابن
حزم کہتا ہے کہ فرقہ یعقوبیہ کے لوگ یہہ کہتے ہین کہ مسیح عم خدا ہے قتل بہی کیا گیا
اور مصلوب بہی ہوا اور تین روز تک مردہ نعش پڑا رہا انکا یہہ مقولہ ہے اون تین دن
تک دنیا بدون خدا کے جو سبکا مدبر ہے رہی — ان لوگون کے بہی خدا تعالے نے
قرآن مین خبر دی ہے اوس آیت کا یہہ ترجمہ ہے کہ کافر ہین وہ شخص جو کہتے ہین
کہ مسیح عم بن مریم خدا ہے — ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ بطارقہ درمیان نصارا سے
کے ایسے ہین جیسے مسلمانون مین ائمہ دین گذرے ہین — اور مطارنہ مثل قاضیون کے
اور اساقفہ یا دری لوگ جنکو قسیس کہتے ہین بمنزلہ قاریون کے اور جاثلیق بمنزلہ
امام کے جو مسلمانون مین نماز پڑہاتا ہے — اور شماسہ بمنزلہ موذنون کے مقرر ہوتے
ہین — اور نماز نصارا سے کے سات وقت کی ہوتی ہے فجر — دوپہر — ظہر
— عصر — مغرب — عشا — آدہی رات کی نماز اور نماز مین زبور پڑہتے ہین
جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی تہی یہودیون کے اتباع سے — اور سجدون
کے کچہہ شمار نہین کبہی ایک رکعت مین پچاس سجدے کرتے ہین کبہی ایک ہی اور وضو
نہین کرتے بلکہ مسلمانون اور یہودیون سے وضو کرنے سے بیزار ہوتے ہین اور
کہتے ہین کہ اصل پاکی دل کی ہے | کتاب نہایت الادراک فی درایۃ الافلاک کی

ذکر سنت نصاریٰ کا

جو کہ تصنیف کی ہوئی خرقی کی درمیان علم ہیئۃ کے ہے لکھا ہے — جملہ صیام اور عیدون ۲۲۰
نصاریٰ سے ایک روزہ بڑا ہے وہ انچاس دن روزہ رکھتے ہین اور اوس
اتوار سے شروع کرتے ہین جو قریب آوے دوسری تاریخ ماہ شباط سے آٹھون
ماہ ادار تک پھیر جو اتنونر قریب ہو یا بعد اس اجتماع سے روزہ رکھتے ہین — اور
عید الفطر اونکی اکاون دن کی بعد ہوتی ہے اور سبب اونکی تخصیص کرنے کا یہہ ہے
کہ وے اسبات کے معتقد ہین کہ قیامت اوس روز ہو گی جس روز حضرت عیسیٰؑ
مردون مین سے زندہ ہوئے ہین — اور ایک عید اونکی شعانین کبیر ہے یہہ ایکدن
ہے بیالیسوان صوم مذکور کا معنے شعانین کے تسبیح کے ہین — کیونکہ اسی روز حضرت
عیسےٰؑ بیت المقدس مین ایک گدہی بچی والی پر سوار ہو کر داخل ہوی تہی اور اونکا
استقبال سب مردون اور عورتون اور لڑکون نے کیا تہا جنکے ہاتھہ مین زیتون
کے ورق تہے اور وہ لوگ توریت پڑہتے جاتے تہے یہانتک کہ حضرت عیسےٰؑ
بیت المقدس مین داخل ہو چکے اور تین روز مفصلہ الذیل یعنے دوشنبہ سہ شنبہ
چارشنبہ تک چہپے رہے اور چارشنبہ کے روز اپنے حواریئن کے ہاتہہ اور پیر دہلوائے
اور اونکے ہاتہہ پیر اپنے کپڑون سے پوچہے چنانچہ اتنک پادری لوگ یہہ رسم
اپنے یارون کے ساتہہ برتتے ہین پہر جمعرات کے روز روٹی اور شراب سے
روزہ کہولا اور ایک دوست کے مکان مین گئے — اور جمعہ کی رات کو حضرت
عیسےٰ نکل کر پہاڑ کیطرف گئے اور یہودا نے جو ایک شاگرد اونکا تہا تیس درہم
بطور رشوت لیکر حضرت عیسےٰ کو پکڑوا نے گیا خدا تعالے نے اونکی شبہ اوسکو
بنا دیا — لوگون نے اوسکو پکڑ لیا اور مارا اور اوسکے سر پر ایک کانٹون کا تاج
رکہا اور بہت سختی اوسپر کی اور تمام رات جو باقی رہی تہی عذاب دیتے رہے
صبح کے وقت سولی پر کہینچا بموجب قول متی اور مرقوس اور لوقا تین گہنٹہ دن جمعہ کا

بیان نصاراے کا

جمعه کا چڑہا تہا جب سُولی ہوئی تہی اور یوحنا کے بموجب چہہ گہنٹے دن آیا تہا بہرکیف
اوس جمعه کو جمعة الصلوب کہتے ہین (یعنے سولیون والا جمعه) اوسی روز حضرت عیسے ع
کے ہمراہ دو چور بہی سُولی دئے گئے تہے اور یہہ سُولی ایک پہاڑ پر جسکو الجمجمه کہتے
ہین اور عبرانی مین اوسکا نام گالگثہ ہے گہڑی کی گئی تہی نصاراے کہتے ہین کہ نو
گہنٹے مین حضرت عیسے کا دم نکلا تہا جب مرچکے تب یوسف نجار نے جو چچا کا بیٹا
مریم کا تہا اوسکی لاش کو یہودیون کے بادشاہ مسمی فیلاطوس سے مانگا بسبب
اسکے کہ یوسف مذکور کا اوس حاکم کے نزدیک رتبہ تہا وہ لاش اوسکو بخشدی
یوسف نے اپنی سردعوی مین حضرت عیسے ع کی لاش کو مدفون کیا ۔ نصاراے
کہتے ہین کہ حضرت عیسے ع شنبہ کی رات اور سارے دن ہفتہ کے اور یکشنبہ کی
رات تک قبر مین ٹہرے رہے ۔ پہر یکشنبہ کی صبح کو جس روز وے روزہ
کہولتے ہین حضرت عیسے اُٹہے اسواسطے نصاراے نے ہفتہ کی شبکا نام بشارت
الموتی بقدوم المسیح رکہا ہے (یعنے بشارت مردون کو حضرت عیسے ع کے آنے کی)
۔ اور وہ یکشنبہ نیا ہوتا ہے یہہ وہ اتوار ہے جو اول ہی آتا ہے بعد الفطر اس روز کو
مبداء علوم کا اور تاریخ شروط اور قبالات کے مقرر کرتے ہین ۔ ان نصاراے
کے ایک اور بہی عید ہے جسکو عید سلافا کہتے ہین یہہ عید پچاسوین روز فطر کے چالیس
دن گذرنے کے بعد ہوتی ہے اس روز حضرت عیسے ع پہاڑ طور سینا سے آسمان کو چڑہے
تہے ۔ اور ایک عید قُبطی قسطی کہلاتی ہے یہہ عید اوس یکشنبہ کے روز ہوتی ہے
جو سلافا کے بعد دس روز کے آتا ہے اس عید کا نام اونکی زبان مین پچاس کے
لفظ سے مشتق ہے اس روز حضرت عیسے ع اپنے شاگردون مین دکہلائی دئے
۔ پہر سبکی زبانین متفرق ہوگئین جسکی زبان جس دیس کی ہوگئی وہ اوسی ملک کو
چلا گیا ۔ اور ایک عید دنح ہے یہہ چہٹی تاریخ کانون ثانی کو ہوتی ہے آ ز

بیان نصاراے کا

حضرت یحیے بن ذکریا نے حضرت عیسے ع کو نہر اردن مین غوطہ دیا تہا ــ اور ایک عید الصلیب ہے یہہ عید مشہور ہے اور روز مولود بہی یہہ لوگ مانتے ہین اوس روز کے چالیس روز اول روزہ رکہتے ہین پہلا مولود سولوین تاریخ تشرین آخر کی ہوتا ہے مگر پیدائش چوبیسوین تاریخ کانون اول کی ہوی تہی اسی رات کو حضرت مریم علیہا السلام نے حضرت عیسے ع کو درمیان ایک گانو مسمی بیت الحم کے جو بیت المقدس کے قریب ہی جنا تہا ــ اب ہم حال اونکی کتاب انجیل کا لکہتے ہین واضح ہو کہ انجیل ایک کتاب ہے جسمین حضرت عیسے ع کے احوال وقت ولادت سے خروج تک یعنے جبتک کہ عالم مین ظاہر ہوئے سب مندرج ہین اس کتاب کو حضرت عیسے کے چار اصحاب نے لکہی ہے ایک کا نام متی ہے اس شخص نے انجیل زبان عبرانی مین درمیان فلسطین کے لکہی تہی ــ ایک شاگرد مرقس ہے اسنے بلاد روم مین درمیان زبان رومی کے لکہی تہی ــ ایک لوقا ہے اسنے شہر اسکندریہ مین یونانی زبان مین لکہی تہی ــ چوتہا یوحنا ہے اسنے شہر افسس مین درمیان یونانی زبان کے لکہی ہے اور اونکے روزہ چہالیس ہین جنکو صوم السلیحیین کہتے ہین یہہ روزہ پیر کے روز سے جو قنطی قنطی کے بڑی فطر کے پچاس دن بعد آتا ہی شروع ہوتے ہین ــ مگر اسمین اونکو خلاف ہے ــ اور تین روزہ اور ہین جنکو صوم نینوی کہتے ہین پہلا انہین کا روزہ پیر کے دن صوم کبیر کے بائیس دن اول ہوتا ہے ــ اور صوم غدارہ بہی اونہین روزہ مشہور ہین یہہ بہی تین روزہ ہین پیر کے روز جو بعد ذبح کے ہوتا ہے شروع ہوتے ہین اور جمعرات کے روز کہولی جاتے ہین

ذکر ہے اون استون کا جنہون نے دین نصاراے کا قبول کیا ہے

بیان گرجستانون کا

واضح ہو کہ رومی بہی تمام نصاراے ہین ابو عیسے کہتا ہے کہ یہہ لوگ معہ کثرت ۲۲۴
اور عظمت نشان سلاطین اور وسیع ہونے اونکے شہرون کے اولاد عیص ابن
اسحاق ابن ابراہیم خلیل علیہ السلام سے ہین یہہ لوگ بعد گذرنے تین سو چہتر
برس موسوی کے ظاہر ہوکر بلاد روم مین جا بسے تہے وہی لوگ رومی کہلاتے
ہین ابن سعید مغربی اپنی کتاب مین کہتا ہے کہ رومی بنی الاصفر بہی مشہور ہین
اسکا سبب یہہ ہے کہ اصفر بہی نام ہے روم ابن عیص ابن اسحاق کا بموجب
ایک قول کے کتاب کامل وغیرہ مین لکہا ہے کہ رومی لوگ اول زمانے مین
دین صابیینہ رکہتے تہے اور اون بتون کے جنکے نام ستارون پر ہوا کرتے تہے
پوجا کیا کرتے تہے ایک مدت تک وہان کے بادشاہ معہ رعیت بت پرست رہے
یہانتک کہ قسطنطین جب بادشاہ ہوا تو اسنے مذہب نصارا کا اختیار کرکے ساری
رعیت کو کرشتان بنادیا — اور انہین نصاراے کے مذہب مین ملک ارمن
بہی ہے جنکے شہر ارمینیہ مشہور ہین اونکی دار السلطنت شہر خلاط ہے جب مسلمان
اس شہر پر غالب آگئے تہے اوسوقت سب ارمنی بطور رعیت رہتے تہے
لیکن پہر ارمنی لوگ پہاڑ کی گہاٹیون پر غالب ہوگئے وہ بادشاہ مسلمان جو
اس ملک پر غالب ہوگئے تہے وہ تہے ایک کا نام طرسوس دوسرے کا نام
مصیصہ یہہ دونو شخص اون شہرون پر غالب ہو چکے ہین جو اب تک بلاد جیس
مشہور ہین سلیس نام ہے ایک شہر کا جسمین ایک قلعہ بڑا مضبوط بنا ہوا ہے
اور وہی شہر ہمارے زمانہ تک دار السلطنت ارمن کی مشہور رہا — ایک
قوم گرجی مشہور ہے ان لوگون کے شہر متصل بلاد خلاط کے واقع ہین خلیج
قسطنطنیہ سے انکے شہر شروع ہوئے ہین اور شمال کی جانب کو پہیلتے ہوئے
چلے گئے ہین یہہ شہر تمام کوہستانی ہے گرجی لوگ بہت ہین لیکن سبکے سب

بیان کرشٹانون کا

۲۲۴ مذہب نصارا بے کار کہتے ہین اوران لوگون کے ملک مین قلعہ مضبوط اور شہر
بڑے بڑے ہین ہمارے زمانہ مین قوم تتر سے انکی صلح ہوگئی تہی اور سلطنت انکی
خاندانی موروثی ہے یعنے جس خاندان سے سلطنت شروع ہوئی ہے اوسی کی
اولاد مین سے خواہ عورت خواہ مرد تخت پر بیٹھتا ہے — ایک قوم نصارا ے
کی چرکس ہے یہہ سمندر بنطش کے شرق کیطرف رہتی ہین یہہ لوگ بہت عیش پسند
ہین اور بڑے چین سے گذران کرتے ہین اور سب مسیحی ہین — ایک قوم روس
بہی ہے انکے شہر شمال کی جانب بحر بنطش پر واقع ہین یہہ لوگ یافث ابن
نوح کی اولاد سے ہین اور سب دین نصارا سے کار کہتے ہین — ایک قوم
بلغار ہے یہہ لوگ جس شہر مین رہتے تہے اوس شہر کا نام چونکہ بلغار تہا اسواسطے
انکو بہی اوس شہر کیطرف منسوب کرکے بلغار کہنے لگے بلاد انکے بحر بنطش کی شرق
کیطرف واقع ہین اکثر توانین نصارا ے ہین مگر تہوڑے سے مسلمان بہی ہوگئے
ہین — ایک ملک ہے الیان اس ملک کو نصارا کی کہان کہنا چاہیئے جانب
غربی قسطنطنیہ شمال تک انکے شہر واقع ہین اور انکے بادشاہ کے پاس لشکر
بہی بہت ہے ایک دفعہ اس ملک کا بادشاہ صلاح الدین ابن ایوب پر ایک
لاکہہ جوان تنومند لیکر چڑہ آیا تہا لیکن اتفاق سے وہ بادشاہ ہلاک ہوا اور
لشکر اوسکا راہ مین ویران ہوگیا ملک شام تک بہی پہنچنے نہ پایا انشاء اللہ تعالے
ہم بہی اسکا ذکر درمیان اخبار صلاح الدین کے بیان کرین گے — ایک
قوم ہے برجان یہہ لوگ بڑی کثرت سے ہین اور خصلت انکی بہت بری یعنے سرکش
اور مغرور ہین مذہب انکا نصارا سے کا ہے تثلیث کے معتقد ہین اور شہر
اونکے شمال کی جانب واقع ہین اخبار اونکے ہمارے تلک بسبب بعد مساکن
اور خصایل ذمیمہ اونکی کے کہ لوگون کو مار ڈالتے ہین نہین پہنچے — ایک ملک ہے

بیان کرسٹانون کا

ملک ہے فرنج وہان بہت لوگ رہتے ہین اوسکو ملک فرانس بہی کہتے ہین یہہ ۲۲۵
ملک جزیرہ اندلس کی شمال کی طرف واقع ہے انکے بادشاہ کو فرانسیس کہتے
ہین اس ملک کا بادشاہ ایک دفعہ مصر پر چڑہ آیا تہا اور اوسنے دمیاط کو پکڑ کر
قبضہ کر لیا تہا مسلمانون نے یہہ چالاکی کی کہ اسکو بہی گرفتار کیا اور دمیاط کو اسکی
قید سے چہڑا کر اور احسان اوسپر رکہہ کے اوسکو بہی چہوڑ دیا یہہ واردات بعد مرنے
ملک صالح ایوب ابن الملک الکامل محمد ابن ابی بکر ابن ایوب کے ہوئی تہی چنانچہ
ہم بہی اسکا حال انشاء اللہ تعالے درمیان سن چہہ سو اٹہتالیس ہجری کے
لکہین گے اور جزیرہ اندلس پر بہی فرانسیس غالب ہین ان لوگون کے دریاء روم
مین کئی جزیرہ مشہور ہین مثل صقلیہ اور قبرس اور اقریطش وغیرہ کے اور اونہین
نصاراے مین سے ایک قوم ہے جنوہ یہہ لوگ شہر جنوہ کیطرف منسوب ہین
جو کہ ایک بڑا شہر قسطنطنیہ کے غرب کے طرف دریاء روم پر واقع ہے —
اور اون نصاراے مین سے ایک قوم ہے بنادقہ یہہ قوم بسبب اپنی شہرت
کے محتاج بیان کی نہین انکے شہر کا نام بندقیہ ہے یہہ شہر اوپر اوس خلیج کے
جو سمندر سے نکل کر سات سو میل شمال اور غرب کی طرف بہتی ہے واقع ہے
اور انکے شہر مین اور جنوہ مین فاصلہ آٹہہ دن کی منزلکا ہے اور دریا سے
انکا شہر دو ہفتے کی راہ سے کچہہ زیادہ فاصلہ پر ہے کیونکہ یہہ لوگ دریا کی
گہاٹی سے نکل کر جسکے کنارے پر بندقیہ سات سو میل پر واقع ہے طرف بحر روم کی
مشرق کو ہو کے جاتے ہین پہر وہان سے مغرب کی راہ ہو کر جنوہ کو پہنچتے ہین
اور شہر رومیہ بڑا شہر ہے جنوہ اور بندقیہ کے غرب کی طرف واقع ہے اور
اسی شہر مین انکا بادشاہ بہی رہتا ہے اوس دار السلطنت کا نام الباب بہی
کہتے ہین یہہ دار السلطنت اندلس سے ایک کوس کے فاصلہ پر شرق کی جانب

ہندوستان کے آدمیون کا بیان

۲۲۶ واقع ہے ــ ایک قوم نصارا ے کی جلالقہ مشہور ہے یہہ فرانسیس لوگون سے نہایت
سخت اور بے حیا ہین اکثر انہین سے جاہل اور ظالم ہوتے ہین اور آراستگی انکی
یہہ ہے کہ کپڑے اپنے کبھی نہین دہوتے یہانتک کہ میلے ہو کر سڑ اور گل کر اوڑ جاتے
ہین اور ایک دوسرے کے گھر مین بدون اجازت گھس جاتے ہین حقیقت مین
یہہ لوگ مثل بہایم کے ہین انکے ہی شمالی جانب اندلس کے جانب بہت شہر واقع
ہین ــ ایک قوم نصارا ے کی باشقرد ہی اس قوم کے آدمی درمیان الیمان
اور بلاد فرانس کے بہت پائے جاتے ہین انکا بادشاہ اور اکثر اوسکی رعیت
نصارا ے ہے مگر اونمین کچھہ مسلمان بہی ہین مگر بد خلق پرلے درجہ کے

ذکر ہے ہندوستان کے لوگون کا

واضح ہو کہ ہندوستان مین بہت فرقہ ہین شہرستانی کہتا ہے کہ ہندوستان مین
ایک فرقہ کا نام باسویہ ہے یہہ لوگ گمان کرتے ہین کہ ہمارے درمیان ایک رسول
فرشتہ خو روحانی خصلت بصورت بشر نازل ہوا تہا اوسنے ہمکو آگ کی پوجا بتلائی
اور حکم دیا کہ اس طور سے بڑا رتبہ تم حاصل کرو خوشبوئی چڑہاؤ منیڈہے قربانی کو
آگ کے سامنے نذر لاؤ مگر اوس رسول نے ان لوگون کو منع کیا کہ خون نکرو
اور کوئی قربانی سوا ے آگ کے نہ ہو اور یہہ حال انکے واسطے مقرر کیے کہ
ایک بدہی دہاگی کے دہنے مونڈہے سے بائین بغل کے نیچی کو باندہا کرو اسکو
فارسی مین زنار اور ہند مین جینوئ کہتے ہین اور اوس رسول نے اون لوگون کے
واسطے زنا کرنا مباح کیا اور یہہ حکم دیا کہ گاو بیل کی بڑی تعظیم کرو جہان اوسکو
دیکہو وہان سیس نواؤ اور اپنے رام کے سامنے جب توبہ کرو تب گائے کو

ہندوستان کے آدمیون کا بیان

ہندوستان مین بہودیہ کو چہوڑ اور گڑگڑا و ۔۔ شہرستانی کہتا ہے کہ ایک فرقہ ہندوستان مین بہودیہ ہے انکے مذہب مین یہہ حکم ہے کہ کسی شئی کو برا نہ جانو کیونکہ جتنے چیزین دکہلائی دیتے ہین سب اوس خالق کی بنائی ہوئی ہین یہہ لوگ اپنے گلےمین ہڈیان آدمیون کی ڈالتے ہین اور اپنے بدنون اور سرون پر راکہہ ملتے ہین اور جانورونکو مارنا اور نکاح کرنا اور مال جمع کرنا حرام جانتے ہین ۔۔ اور ہندوستان مین شمس پرست اور چاند پرست اور بت پرست بہی ہین لیکن بت پرست زیادہ ہین اونکے بت چند طرح کے ہین ہر ایک قوم کا بت علیحدہ ہے اور شکلین بہی اون بتون کی ایک نہین ملتین مثلا بعضے بت کے بہت سے ہاتہہ ہین کسی بت کی شکل عورت کیسی ہے اور ساتہہ اوسکے سانپ ہین ایسی ایسی صورتین بنا کر پوجتے ہین ۔۔ اور بعضے لوگ ہندوستان مین پانی کو پوجتے ہین اونکو جلہکنی کہتے ہین یہہ لوگ گمان کرتے ہین کہ پانی بادشاہ ہے اور وہی اصل ہر شئی کی ہے جب پانی کو پوجنے جاتے ہین اونکا یہہ دستور ہی کہ کپڑے اوتار کے دہوتی باندہ کے ستر چہپا کر پانی مین گہس کر بیچ مین کہڑے ہوتے ہین بعضے دو ساعت بعض زیادہ اور موافق اپنے حوصلہ کے پہول بہی اپنے ہمراہ لیجاتے ہین اون پہولون کو ریزہ ریزہ کرکے اوس پانی مین بکہیر دیتے ہین اور مالا جپتے جاتے ہین اور مونہہ سے کچہہ پڑہتے ہین جب وہانسے چلنے لگتے ہین تب پانی ہاتہہ سے ہلاتے ہین اور کچہہ تہوڑا سا پانی لیکر سر پر ڈالتے ہین پہر سمیں نہا کر چل دیتے ہین ۔۔ ایک فرقہ ہندوستان مین آتش پرست ہے جنکو اکونتری کہتے ہین اونکے پوجا کی یہہ صورت ہے کہ اپنے اپنے گہر مین چہوٹی انگہیان کہود کر آگ بہر کاتے ہین اور جو طعام لذیذ یا شراب لطیف یا اچہا کپڑا یا خوشبودار شئی مثل عطر وغیرہ کے یا جوہر نفیس جو اونکو دستیاب ہوتا ہے اوسکو آگ کی نذر کرتے ہین اوسمین ڈالکر ثواب حاصل کرتے ہین مگر جان آگ مین

ہندوستان کے آدمیون کا بیان

ڈالنا حرام جانتے ہین بخلاف اور فرقون کے کہ وہ آگ مین جلنے کو بھی ثواب ۲۲۸
سمجھتے ہین — ایک فرقہ ہے برہمنون کا انکو بد یارتی کہتے ہین یہہ لوگ علم نجوم
اور فن ہیئت سے بھی موافقت اپنے طور کی رکھتے ہین مگر اونکے نجوم تمام
اہل عجم اور رومیون کے خلاف ہین کیونکہ اکثر احکام انکے اتصالات
ثوابت پر مقرر ہین اور ماسوا اونکے جو اور اہل عجم نجومی ہوتے ہین اونکے
احکامات سبعہ سیارہ کی گردش وغیرہ پر موقوف ہوتے ہین اسلئے انمین
اور اونمین زمین آسمان کا فرق ہے بد یارتی انکو اسواسطے کہتے ہین کہ بدیا یعنی
علم کو یہہ لوگ بہت دوست رکھتے ہین اور بڑا سوچ بچار کرتے رہتے ہین انکا
قول ہے کہ فکر درمیان محسوس اور معقول کے واسطہ ہے اور یہہ لوگ بہت
کوشش کرکے اپنے تمام فکر کو محسوس سے ہٹا کر عالم غیب کی طرف رجوع
کرتے ہین چنانچہ اکثر عالم غیب دان ہو جاتے ہین اور انکے اوہام مین یہہ تاثیر
ہو جاتی ہے کہ ایک زندہ شئی پر وہم ڈالکر مار ڈالتے ہین یہہ رتبہ ان لوگون کو
بعد کوشش بلیغہ اور محنت شاقہ کے نصیب ہوتا ہے کہتے ہین کہ لوگون سے ملنا
چھوڑ دیتے ہین آنکھین مدت تک بند رکھتے ہین برہمن لوگ کسی نبی کے قایل
نہین اس مقام پر جو وہ شبہہ کرتے ہین کتاب ملل والنحل مین مفصل لکھا ہوا ہے
حاجت بیان کی نہین — ابن سعید مغربی اپنی کتاب مین مسعودی سے نقل
کرتا ہے کہ ہندو اسطرح کے بے شرم ہین کہ گوز مارنے کے اونکے نزدیک کچھہ پروا
نہین بہ نسبت کہانسنے کے اور ڈکار لینا بڑا معیوب جانتے ہین پادنے سے
اور یہہ بھی اوسنے نقل کیا ہے کہ ہندو لوگ اپنی جان کا ہلاک کرنا اور آگ مین
جلنا بہت ثواب سمجھتے ہین جب انکا ارادہ جلنے کا ہوتا ہے بادشاہ کے دربار
مین حاضر ہو کر اجازت مانگتے ہین جب اوسکو اجازت ہو جاتی ہے تب اوسکو

ہندوستان کی آدمیونکا بیان

اوسکو ریشمی منقش کپڑے اچھے اچھے پہنا کر اوسکے سر پر ایک پہولونکا تاج رکھکر ڈہول ۲۲۹
اور طاشہ و مرفہ آگے آگے بجاتے ہوے لیجاتے ہین اور تمام شہر کے بازارون
مین گشت کر کے معہ اپنے اقربا کے اوس مقام پر جہان اوسکے جلانے کیواسطے
آگ جلا رکھتے ہین پہنچتا ہے تب ایک خنجر اپنے ہاتھہ مین لیکر پیٹ چاک کر کے
آگ مین گر پڑتا ہے راوی مذکور کہتا ہے کہ ان لوگونمین زنا مباح ہے اور
یہہ لوگ نہر گنگا کی بہی بڑی تعظیم کرتے ہین یہہ ایک بڑی نہر جاری ہے حدود
ہندوستان مین جانب شرق سے غرب کو اسکا پانی بہت تیز چلتا ہے ہندو
لوگ بہت خواہش اور خوشی سے اپنی جان اسمین غرق کر کے کہوتے ہین بعضے
اوسکے کنارے ہی پر اپنی جان کہو دیتے ہین اور اس نہر کے پانی کی ایسی عزت
کرتے ہین جیسے آب زمزم کی مسلمان لوگ عزت کر کے بطور تبرک تحفون کے
طور پر آپسمین لین دین کرتے ہین — پوشیدہ نرہے کہ ہندوستانمین کی مملکت
مین ایک مملکت عظیم کا نام مونگیر ہے اوپر دریاے الّلان کے یہہ مملکت دریاے
الّلان پر جسکی رو پر سندہ ہی بہنے واقع ہے یہہ دریا ایسا عمیق ہے کہ اوسکا
تہراو دریافت نہین ہوتا یہہ اول ہے دریا ہے اون دریاؤن ہند سے جو شرق
کی طرف واقع ہین اور یہہ مملکت مسلمانونکی شہرونکی بہت نزدیک ہے جب محمود
ابن سبکتگین نے کئی بار ان ملکونمین لڑائی کر کے کئی شہر فتح کیے تہے
اس مملکت کا بڑا شہر لہاوڑ ہے وہ اوپر دو کنارون ایک نہر عظیم کے واقع
ہے مثل بغداد کے راوی کہتا ہے کہ مملکت مونگیر کی قریب ہے مملکت قنوج
واقع ہے یہہ مملکت کوہستانی دریا پر سے فاصلہ پر ہے جو شخص اس مملکت کا
بادشاہ ہوتا تہا اوسکو بوده کہا کرتے تہے یہان کے باشندون کے پاس
مدت سے بطور وراثت کے اسکی پوجا کرتے چلے آتے ہین اور یہہ گمان

ذکر ہے باشندگان سندہ کا

۲۳۳ کرتے ہین کہ دو لاکھہ برسکا عرصہ گذرا جبسے یہہ بت ہمارے بزرگون کے وقت سے
اتبک موجود ہین اِس مملکت کے پاس ہی ایک مملکت قمارسی یہہ وہ مملکت ہے
جسکی طرف عود قماری منسوب ہے یہہ دریا رکے اوپر واقع ہے یہان کے
باشندے زنا کو زنا حرام نجانتے ہین ابن سعید نے مسعودی سے روایت کی ہے
کہ اِس مملکت کے بادشاہ کا نام زہیم تہا اوسی بادشاہ خزیرونکا جسکو مہاراج
کہتے تہے دریا رکیطرف سے آکے لڑا کرتا تہا — اور ممالک ہند کے اخیر مین
مشرق کی جانب ایک مملکت ہے نبارس یہہ قریب بلاد چین کے ہے یہہ
بڑی مملکت ہے عرض اسکا دس دن کے منزل کا ہے اور بحر ہند جزیرہ جسکو جزایر
غرب الہند کہتے ہین یہہ بیشمار ہین اور اونکے بادشاہ بہی الگ ہین اکثر مصنفین نے
ان جزیرونکا احوال لکہا ہے ہمنے بسبب اختصار کے چہوڑ دیا

ذکر ہے باشندگان سندہ کا

مخفی نرہے کہ مملکت سندہ غرب الہند کہلاتی ہے اِس مملکت کے بلاد دو قسم پر ہین
ایک قسم سمندر کیطرف واقع ہے ان بلاد کو الکلان کہتے ہین اون شہرون مین
بڑے شہر ملتان — اور منصورہ — اور دیبل مشہور ہین اِس حصہ پر مسلمان
لوگ غالب ہین — اور قسم ثانی جنگل کیطرف پہاڑ کی جانب واقع ہے —
اِس حصہ کے شہر بہت تنگ اونکی راہین مشکل گذار ہین ان بلاد کا نام کشمیر ہے
— ان شہرون پر کفار مسلط ہین اور وہان کے باشندے بتون کی پرستش
مثل ہنود کے کرتے ہین اور جو بادشاہ ملک سندہ کا ہوا کرتا تہا اوسکو
زنبیل کہا کرتے تہے

بیان سودان کے لوگوں کا یہہ لوگ حام کی اولاد مین ہین

ابن سعید کہتا ہے کہ سودان کے مذہب مختلف ہین بعضے اونمین مجوسی ہین اور بعضے سانپون کو پوجتے ہین ــ بعضے بتوُن کی پرستش کرتے ہین ــ جالینوس کہتا ہے کہ ان لوگونمین دس عادتین پائی جاتی ہین ــ ایک یہہ بالون کا سیاہ ہونا ہسک ہونا ڈارہی کا ــ اور پہنینے ناک کے ان لوگون کے پہوٹے ہوئے ہوتے ہین اور ہونٹ موٹے اور دانت باریک تیز ہوتے ہین ــ چمڑے ہین سے بدبو آیا کرتی ہی ــ رنگ سیاہ ہوتا ہے ــ ہاتہہ اور پیر پہٹے ہوتے ہین ذکر انکا بڑا ہوتا ہے ــ عیش طرب مین بہت رہتے ہین ــ بڑا ملک اونکا حبش ہے اس مملکت کے شہر سامنے حجاز کے واقع ہین درمیان حجاز اور حبش کے دریا واقع ہے یہہ شہر بہت لنبے چوڑے ہین ــ نوبہ کے جنوب شرق کو واقع ہین یہہ وہ لوگ ہین جو قبل اسلام کے یمن پر بادشاہت کر چکے ہین جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے بعد ذکر ملوک یمن کے اور جو جے حبشہ کے تمام جہان مین قدر پاتے ہین درمیان اور خوجون کے ــ اس حبشہ کے جنوب کیطرف پاس ہے اوسکے زیلع واقع ہے اس جانے دین اسلام غالب ہے ــ اور سودان ہی کے لوگون مین سے ملک نوبہ ہے یہہ لوگ حبشہ کے قریب ہی رہتے ہین شمال اور غرب کی طرف کو اور نوبہ درمیان جنوب حدود مصر کے واقع ہے بہت دفع لشکر مصر نے ان لوگون سے لڑائی کی ہے ــ کہتے ہین کہ لقمان حکیم جو حضرت داود علیہ السلام کے پاس تہا وہ بہی نوبہ ہے کے پیدائش تہا ایلہ مین پیدا ہوا تہا ــ انہین لوگونمین سے ذوالنون مصری ہین ــ اور بلال بن حمامہ ہین ــ اونہین لوگونمین سے ایک قوم ہے

بیان سودان کا

۲۳۲ سجا یہہ قوم بہت سخت اور مضبوط اور سیاہ اور ننگے ہوتے ہین بتون کی پوجا کرتے
ہین — مگر انکے ملک مین امن ہے اور اچھی طرح پر رہتے ہین سوداگرون سے
سوا فقط رکھتے ہین ان کے شہرونمین سونا بہت ہوتا ہے یہہ لوگ حبشہ کے اوپر
کی جانب جنوب کی طرف کو رود نیل پر رہتے ہین — اونہین کے قوم مین سے
دمادم ایک قوم ہے انکے شہر بھی رود نیل پر واقع ہین زنگیون کے شہرون کے
اوپر کی جانب کو — یہہ قوم دمادم تترالسودان کہلاتے ہین کیونکہ یہہ لوگ وہان
سے نکل کر سودان سے لڑا کرتے ہین جیسا کہ مسلمانون سے بھی اونکی لڑائی ہو چکی
— مگر مذہب مین بالکل جاہل ہین کیونکہ بت پرست اور اوضاع مختلف کے بت رکھتے ہین
— انکے ملک مین ایک قسم کا جانور ہوتا ہے جسکو شترگاو پلنگ کہتے ہین —
اور اونکی زمین مین کو رود نیل مصر تک بہتی ہے — انہین لوگون مین زنگی ایک
قوم ہے یہہ بہت سیاہ کمال ہوتے ہین اور جب کبھی لڑائی کو نکلتے ہین تو بیلون پر
سوار ہو کر جنگ کرتے ہین اور بتون کی پوجا کیا کرتے ہین مگر ڈرپوک بہت اور دل
کے سخت ہوتے ہین ان کے شہرونمین پہاڑ کے پاس سے رود نیل نکلتا ہے
— ایک قوم انہین کے لوگون مین ہے اوسکو تکرور کہتے ہین یہہ رود نیل کی غرب کے
جانب رہتے ہین اور بلاد اونکے درمیان غرب اور جنوب کے واقع ہین انکے
شہرونمین سونے کی کہان ہوتی ہے مگر سب لوگ کافر ہین — بعضے مسلمان
بھی ہین — ایک قوم ہے مسمی کانم اکثر اس قوم مین مسلمان ہین رود نیل پر
رہتے ہین مگر امام مالک رحہ کا مذہب برتتے ہین — اور شہر خانہ بڑا شہر ہے
بلاد سودان مین یہہ نہایت جنوب و غرب کی جانب واقع ہے مسافر لوگ
تجار سجلماسہ سے خانہ کو جاتے ہین اور سجلماسہ ایک شہر ہے نہایت جنوب
مین سمندر سے دور ہے اور سجلماسہ سے خانہ تک بارہ دن کی راہ تک پانی نہین

بیان ہے چین کے لوگون کا

مشتیر نہین آتا سوداگر لوگ انجیر اور نمک اور تیل اور پارچہ وہان لیجاتے ہین ۲۳۳
اور سونا وہان سے بھر لاتے ہین

بیان ہے چین کے لوگون کا

واضح ہو کہ بلاد چین بڑے لنبے چوڑے ہین طول اونکا مشرق سے مغرب تک دو مہینے کی راہ سے زیادہ ہے اور عرض دریاے چین جو جنوب مین ہے دیوار یاجوج ماجوج تک جو شمال مین ہے واقع ہے — اور یہہ بھی کہتے ہین کہ عرض اس اقلیم کا طول سے زیادہ ہے بہرکیف اس عرض مین سات اقلیم ہین — اور باشندے وہان کے صاحب سیاست اور عادل اور عقلمند صناعات مین مگر قد اونکے چھوٹے اور سر بڑے ہوتے ہین مذہب اونکے مختلف ہین بعضے مجوسی یعنے بت پرست بعضے آگ پرست کہتے ہین کہ اس ولایت کا بڑا شہر خمدان ہے اوسکو چیرکر ایک نہر عظیم نکلی ہے اہل چین تمام خلق اللہ سے تصویر بنانی اور نقش و نگار مین فوقیت رکھتے ہین اگر چین کا ایک باشندا اپنے ہاتھہ تصویر ایک نکالدے پھر ویسی کسی سے نہین نکلتی — ایک چین اقصا ہے جسکو چین ماچین کہتے ہین اسکے بہت آبادی ہے مشرق کی جانب سے پرے اوسکے سوا بحر محیط کے کچھہ نہین بڑا شہر اسکا سیلی مشہور ہے خبرین اونکی ہمکو نہین ملتی اسواسطے اتنا ہی لکھا گیا

ذکر ہے بربرہ کا

ذکر ہے بربر کا

۴۴۴ ﮈا صفحہ ہو کہ بربری لوگون کے نسل مین اختلاف ہے کہا گیا ہے کہ وہ لوگ فارق
ابن بیصر بن حام کی اولاد ہیں — مگر بربری لوگ یہہ تصور کرتے ہین کہ ہم قیس غیلان
کی اولاد مین ہین — اور ایک قوم صنہاجہ بربر کی یہہ خیال کرتے ہین کہ افریقیس بن
صیفی الحمیری کی اولاد مین ہین — اور قوم زناتہ اونین کی خیال کرتی ہے کہ سم
نحم کی اولاد سے ہین — صحیح یہہ ہے کہ یہہ لوگ کنعان کی اولاد مین ہین جیسا کہ
مین پہلے بیان کر چکا ہون اصل حقیقت یہہ ہے کہ جبکہ بادشاہ جالوت مارا گیا تب
اولاد کنعان کی الگ الگ ہو کر متفرق ہوگئی اونین سے ایک گروہ بلاد مغرب کیطرف
چلی گئی تھی وہ لوگ بربری کہلاتے ہین — قبایل بربر بہت ہین — ایک
قوم ہے اوسکو کتامہ کہتے ہین انکے شہر درمیان پہاڑون کے غرب اوسط مین واقع
ہین — کتامہ وہ لوگ ہین جنہون نے دولت سیدیون کی قایم رکھی ابی عبداللہ
شیعہ کی جانب ہو کر — ایک قوم اونین صنہاجہ ہے اسی قوم مین سے افریقیہ
کے بادشاہ ہوتے آئے ہین یہہ لوگ اولاد بلکین ابن زیری کے ہین — ایک قوم
اونکی زناتہ ہے اس قوم مین سے بادشاہان فارس اور تلمسان اور سجلماسہ ہوئے
ہین انکی دانائی اور شجاعت مشہور ہے — ایک قوم مصامدہ ہے انکے رہنے
کے مقام درمیان پہاڑون کے واقع ہین یہہ لوگ وہ ہین جنہون نے مہدی بن تومرت
کی مدد اور کمک دیے تھے — اور انکی تائید سے عبدالمومن اور اوسکے اولاد
نے بلاد مغرب کی بادشاہت کی — ایک قبیلہ اس قوم مصامدہ مین سے علیحدہ
ہوگیا ہے اوسکو ہنتاتہ کہتے ہین اس قبیلہ کے آدمی افریقہ اور غرب اوسط
مین بادشاہ ہوئے ہین جیسا کہ ابوذکریا یحیٰی بن عبدالواحد بن ابی حفص —
پھر اوسکا بیٹا ابی عبداللہ محمد بن یحیٰی بادشاہ ہوا یہی حال چھ سو باون برس
تک رہا انشاء اللہ اسکا ذکر کرونگا — ایک قوم بربر کی برغواطہ ہے انکے

ذکر ہے امّت عاد کا

انکے مقام بود باش کے تا سنا اور جہات سلا دریا محیط پر ہین بربر مثل عرب ۲۳۵
کے لوگون کے ہین درمیان سکونت جنگلون کے اور انکی زبان عربی سے نہین ملتی
— ابن سعید کہتا ہے کہ زبان اونکی رجوع کرتی ہے ایک اصول کے طرف مگر
فروعات اوسکی بہت مختلف ہین بدون ترجمہ کے سمجھنے مین نہین آتی —

ذکر ہے امّت عاد کا۔

یہہ لوگ اولاد عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح کے ہین قوم عاد کی بڑی
بڑی جید تہے اور متکبر بہی پرلے درجہ کے — جبکہ زبانین متفرق ہوگئین تب
عاد حضرموت مین آرہا تہا — اسکی اولاد جب بہت گنہ کار ہوگئی تب خداتعالی نے
نے حضرت ہود ع کو نبی بناکر اونکے پاس روانہ فرمایا جیساکہ اول ذکر آچکا ہے
فصل اول مین اوہون نے اوسکو نہ مانا یہہ لوگ بہت قوی اور طاقت ور تہے
اور اون لوگون نے زبان مین بڑے بڑے آثار اور مکانات عظیم بناکر چہوڑے ہین
چنانچہ حضرت ہود ع نے اونکو کہا تہا کہ تم بناتی ہو ہر جاے مین ایک نشانی عبث اور
کارخانہ جو بناتی ہو اس امید پر کہ ہمیشہ جیتے رہو گے اور جب تم طاقت وری کرتے ہو
تو مانند طاقت وری ظالمون کی — بلاد عاد کا نام احقاف بہی کہتے ہین یہہ
شہر بلاد یمن اور بلاد عمان کے متصل واقع ہین بادشاہ بہی عاد کی اولاد مین
ہوئے ہین اول بادشاہ جو اونمین سے ہوا ہے اوسکا نام شدّاد بن عاد ہے
— پہر اوسکی اولاد مین سے بہت لوگ بادشاہ ہوئے عاد کے حال مین بہت
خلاف ہے اور جسنے جو ذکر کیا ہے وہ بے ٹہکانے ہے اس لئے ہم
ہا اور زیادہ کچہہ نہین لکہتے

ذکر ہے عمالقہ کا

یہہ لوگ عملیق بن لاوذ بن سام کی اولاد مین سے ہین ــ جبکہ زبانین لوگون کی
متفرق ہوگئین تہین اوسوقت عمالقہ صنعا یمن مین آرہے تہے ــ پہر حرم کو
چلے گئے اور جتنے انسے لڑائی کی اوسکو انہون نے مار ڈالا ــ اس قوم عمالقہ
مین سے ایک گروہ شام کے ملک مین رہتا تہا جسکو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور
بعد اونکے حضرت یوشع عم نے لڑکر فنا کردیا اس قوم مین مصر کے بادشاہ
بہی ہوئے ہین ایک بادشاہ انہین سے یثرب اور خیبر اور ان نواحی کا بہی بادشاہ
ہو گذرا ہے صاحب الاغانی کہتا ہے کہ یہودیون کے خیبر وغیرہ مین رہنے کا سبب
یہہ تہا کہ موسیٰ عم نے ایک لشکر عمالقہ سے لڑنے کے لئے بہیجا تہا وہ لوگ خیبر اور یثرب
وغیرہ حجاز مین رہا کرتے تہے اور حضرت موسیٰ عم نے اون سے یہہ کہدیا تہا کہ سبکو
مار ڈالنا ایک شخص بہی اونمین کا زندہ نہ رکہنا ــ جب وہ لشکر عمالقہ پر چڑہ کر آیا
سبکو مار کر نیست و نابود کردیا مگر ایک لڑکا بادشاہ کا بیٹا زندہ رہا جب بنی اسرائیل
مراجعت کرکے اپنے ملک کو گئے تب یہودیون نے اونکو کہا کہ تم لوگ گناہگار ہو
ہم تمکو اپنے شہر مین نہ آنے دینگے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو گیا تہا
اونہون نے کہا کہ تم نے کیا گناہ کیا اونہون نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہہ
حکم تہا کہ ایک کو بہی زندہ نہ چہوڑنا تمنے بادشاہ کے بیٹے کو کیون نہ مارا ــ
اونہون نے جواب دیا کہ اگر تم ہمارے رہنے سے ناراض ہو ہم اونہین شہرونمین
جنکو ہمنے فتح کیا ہے جا بستے ہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ بنی اسرائیل یثرب
اور خیبر وغیرہ بلاد حجاز مین آ بسے اور ہمیشہ چین سے رہا کئے اوسوقت تک کہ اوس دور

ذکر ہے عرب کے لوگون کا

قبیلہ اوس اور خزرج اونکے پاس آیا جبکہ وہ لوگ متفرق ہوگئے یمن سے بسبب سیل العرم ۲۳۷
کے — بعضے یہہ کہتے ہین کہ بخت نصر نے بیت المقدس جب ویران کیا اور
یہودیون کو نکالدیا تب سے یہودی اس ملک مین آبسے تھے

ذکر ہے عرب کے لوگونکا جو قبل اسلام کے تھے

شہرستانی ملل اور نحل مین کہتا ہے کہ عرب زمانہ جاہلیہ مین کئی قسم پر تھے — ایک قسم خدا تعالے کا بالکل انکار کرتے تھے اور اونکا یہہ مقولہ تھا کہ ہر ایک شئی اپنی طبیعت سے زندہ ہوجاتی ہے اور زہر مار ڈالتا ہے اور پہر ہرگز زندہ نہ ہونگی جیسا کہ قران شریف مین ہی ان لوگون کی خداتعالے نے خبر دی ہے — ترجمہ اوس آیت کا یہہ ہے — کہتے تھے وہ کافر کہ ہماری زندگی دنیا ہی کی ہے آپہی ہم مرتے ہین اور آپ ہی زندہ ہوجاتے ہین نہین مارتا ہمکو مگر زمانہ — اور ایک قسم کے کافر خالق کا اقرار کرتے تھے مگر پہر زندہ ہونے کا انکار کرتے تھے — انکی بہی قران مین بایمضمون خبر آئی ہے — کہ انکار کیا انہون نے پیدایش اول کا اور شبہہ مین ہین نئی پیدایش سے یعنے پہر کر زندہ ہونیکا اقرار نہین کرتے — اور ایک قسم کے کافر بتون کو پوجتے تھے اور ہر ایک بت ہر ایک قبیلہ کے ساتھہ مختص تھا — باین تفصیل — ود ایک بت تہا قبیلہ کلب کا اسکو پوجتے تھے یہہ بت درمیان ایک قلعہ مسمی دومتہ الجندل مین رکہا رہتا تہا — اور سواع ایک بت تہا قبیلہ ہذیل کا — اور یغوث کو مذحج قبیلہ پوجتا تہا اور قبایل یمن کے بہی اسکے پرستش کیا کرتے تھے — اور نسر نام ایک بت کا تہا اسکو قبیلہ ذی الکلاع

ذکر بے عرب کی لوگون کا

۲۳۸ ارض حمیر مین پرستش کرتے تھے — اور یعوق کو ہمدان — اور لات کو ثقیف
درمیان طایف کے — اور عزیٰ کو قریش اور بنی کنانہ اور مناۃ کو قبیلہ اوس
اور خزرج پوجا کرتے تھے — اور ہبل سب بتون سے معظم اور بڑا بت تھا
یہہ بت کعبہ کے اوپر رکھا ہوا تھا — اور اساف اور نائلہ یہہ دو بت صفا والمروہ
پر رہا کرتے تھے — بعضے لوگ اونمین کے میلان طبیعت یہودیون کی مذہب کی
طرف بھی رکھتی تھے — اور بعضے نصرانیہ کی طرف کو ڈہلے ہوئے تھے —
بعضے صابیہ کے مذہب کیطرف تھے وہ لوگ انوار منازل اور ستارون اور
منجمین کا بہت اعتقاد رکھتے تھے — سب کام انکے انوار پر مقرر تھے حتی کہ
حرکت اور جنبش بھی نہ کرتے جبتک اوسکے موافق نوء نہ پاتے — اور کہا
کرتے تھے کہ اسکے فلانی نور کے سبب ہمارے ملک مین مینہہ برسا — بعضے
انمین سے فرشتون کو سجدہ کرتے تھے اور بعضے جنون کو پوجتے تھے — اور
علم اوس زمانہ مین یہہ پڑہے جاتے تھے — علم الانساب — علم الانوا
— علم التواریخ — تعبیر الرویا — حضرت ابابکر صدیق رض ان علوم مین
بڑے دست قدرت رکھتے تھے — اور بعضے بعضے باتین جوایام جاہلیت مین کفار
کرتے تھے شریعت اسلام مین بھی وہ جائز رہین — چنانچہ وہ لوگ ما اور
بیٹے سے نکاح نکرتے تھے — اور دو بہنون کو جمع کرنا اون کے نزدیک
بہت برا تھا — اور جو شخص اپنے باپ کی جورو کو گہر مین ڈال لیتا اوسکو
برا جانتے تھے اوسکو ضیزن کہا کرتے تھے جسکے معنے ہندی مین نا درجود ہین
اور خانہ کعبہ کا حج کیا کرتے تھے اور عمرہ اور احرام باندہتے اور طواف کرتے
اور دوڑتے اور جو جا ئے ٹھہرنے کی تھے وہان ٹھہرتے اور کنکریان پہینکتے اور
بعد تین سال کے ایک مہینہ بھر مراقبہ کرتے — اور غسل کی حاجت سے نہاتے

ذکر ہے تقسیم قبایل عرب کا

نہاتے۔ اور کلی کرتے۔ اور ناک پاک پانی سے کرتے اور سر پر پانی ۲۳۹
ڈالتے اور مسواک کرتے اور استنجا کرتے۔ اور ناخون لواتے اور بغل کے
بال لیتے۔ اور موی زہار مونڈواتے اور ختنہ کرتے اور چور کا دہنا ہاتھ
کاٹ ڈالتے یہی باتین شریعت اسلام مین بھی جاری رہین

ذکر ہے تقسیم قبایل عرب کا

واضح ہو کہ مورخین عرب نے عربی لوگون کی تین قسم کی ہین۔ قسم اول بایدہ
قسم ثانی عاربہ۔ قسم ثالث مستعربہ ہے
بایدہ اون عرب کو کہتے ہین جو سب سے اول تھے اون کے اخبار اور نوشتے ہمارے
ہاتھ نہین آئے بلکہ بسبب قدامت اور بعید ہونے عہد کے اونکی خبرین دستیاب
نہین ہوئین وہ عاد۔ اور ثمود۔ اور جرہم اولی ہین۔ زمانہ عاد کے
وقت مین یہہ لوگ تھے اخبار اور تواریخ اونکی بالکل جاتی رہی۔ مگر جرہم
ثانی قحطان کے اولاد سے ہین انہین لوگون مین اسمعیل ابن ابراہیم خلیل علیہ السلام
جا رہا تھا ان عرب بایدہ کا حال کچھہ تھوڑا سا جو دستیاب ہوا ہے وہ اب
مین ذکر کرتا ہون۔ دوسری قسم عرب کی جنکو عرب العاربہ کہتے ہین یہہ وہ
عرب ہین جو یمن مین رہتے تھے اولاد قحطان سے۔ اور عرب مستعربہ
یعنے تیسری قسم عرب کی یہہ لوگ اسمعیل ابن ابراہیم کی اولاد مین ہین

بیان ہے اخبار عرب بایدہ کا

بیان ہے اخبار عرب بائدہ کا

عرب بائدہ کے دو قبیلے ہین ایک کا نام طسم ہے — دوسرا جدیس ہے یہہ دونو
قبیلے درمیان جزیرہ یمامہ کے جو عرب کا ایک جزیرہ ہے رہا کرتے تھے مگر
قبیلہ طسم کے لوگ بادشاہت کرتے تھے ایک زمانہ اسی چین سے رہے
یہانتک کہ پھر اونکے ہاتھہ سے ریاست جاتی رہی ایک اور شخص ظالم اور گنہ گار
عملیق بادشاہ ہوا اسنے یہہ قانون مقرر کیا کہ قبیلہ جدیس کے کوئی عورت باکرہ
جب نکاح کرے تو وہ قبل صحبت کرنے اوسکے شوہر کے بادشاہ کے پاس
حاضر ہو جب وہ اوسکو سرفراز کرلے تب وہ اپنے خاوند کے پاس جایا
کرے — جب یہہ قانون قبیلہ جدیس پر جاری ہوگیا سبکو برا معلوم ہوا اور
اوس بادشاہ کے مارنیکی فکر مین پڑے چنانچہ اونہون نے یہہ تدبیر کی کہ اپنی تلوارین
ریتی مین چھپا کر ایک مکان مین بادشاہ کی دعوت اور مہمانداری کی اور خوب
کہانا پکایا جب بادشاہ مع خواص حاضر ہوا تلوارین لیکر جھپٹ گئے سب ہمراہیان
بادشاہ کو مع اوس بادشاہ ظالم کے مار کر فی النار و السقر کیا — اور ایک
شخص قبیلہ طسم کا بادشاہ ہوگیا — مگر ایک اور شخص قبیلہ طسم کا جسکو حسان
بن اسعد کہتے ہین بادشاہ یمن کے خدمت مین واسطے طلب کمک کے حاضر ہوا
اور قبیلہ جدیس کا بہت شکوہ اور گلہ کیا بادشاہ یمن مع لشکر اوس ملک پہ
چڑہ آیا اور سبکو ایسا مار کر فنا کیا کہ پھر قبیلہ جدیس اور طسم کا نام بہی نرہا

بیان ہے عرب عاربہ کا

یہہ لوگ قحطان ابن عابر ابن شالح بن ارفخشذ بن سام بن نوح کی اولاد مین ہین
مگر سبکے سب اولاد جرہم بن قحطان کے ہین انکے رہنے کے مقام حجاز مین

بیان عرب عاربہ کا

حجاز میں تھے جبکہ ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے بیٹے اسمعیل کو درمیان مکہ کے ان لوگوں کو لا بسایا اوسوقت جرہم مکہ سے تہوڑی دور جا اوترے تھے — پہر اسمعیل سے ملے اور اوسکا نکاح کر دیا اسمعیل سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ عرب مستعربہ کہلائی — کیونکہ اصل زبان اسمعیل کی عبرانی تھی اسیواسطے اسمعیل اور اوسکی اولاد کو عرب مستعربہ کہنے لگے — ملوک جرہم کا توہم حال درمیان چوتھی فصل کے ہمراہ ذکر ملوک عرب کے کر چکے ہیں — مگر اب عرب عاربہ کا ذکر کرتے ہیں واضح ہو کہ عرب عاربہ اولاد سبا کی ہیں — اور نام سبا کا عبد الشمس تھا جبکہ اسنے بہت لڑائیاں کرکے سبایا یعنے قیدیوں کو گرفتار کرلایا تب اسکا نام سبا رکہا گیا یہہ سبا یشجب بن یعرب بن قحطان کا بیٹا ہے — اور اسکے کئی بچے تھے — ایک حمیر — ایک کہلان — ایک عمرو — ایک اشعر تہا نام عاملین اولاد سبا کے اور قبایل عرب الیمن کے اور بادشاہان التبابعہ جنکو تبع کہتے ہیں یہہ سب اولاد سبا مذکور سے ہیں — اور سب تبابعہ ہیں اولاد حمیر ابن سبا کے ہیں سوا عمران اور اوسکے بہائی مزیقیا کی کیونکہ یہہ دونو عامر بن حارثہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن مازن بن الازد کی اولاد میں ہیں اور ازد اولاد کہلان بن سبا سے ہے مگر اسمین اختلاف ہے اور تبابعہ کا بہی ہم حال درمیان فصل رابع کے ہمراہ ملوک عرب کے کر چکے ہیں اسلئے اب اعادہ کچھہ ضرور نہیں مگر یہانسے ہم صرف عرب کے قبیلوں کا حال لکہتے ہیں اور اون قبایل کا حال لکہنا منظور ہے جو سبا کی طرف منسوب ہیں اور کچھہ حال بنی حمیر بن سبا کا بہی لکہتے ہیں

بیان ہے بنی حمیر ابن سبا کا

بیان بنی حمیر ابن سبا کا

معلوم رہے کہ اولاد حمیر سے تبابعہ ملوک یمن کے تھے جنکا حال چوتھی فصل مین بخوبی ہم ذکر کر چکے ہین — انہین لوگونمین قبیلہ قضاعہ ہے یہہ لوگ قضاعہ بن مالک بن سبا کی اولاد مین ہین — بعضے کہتے ہین کہ قضاعہ بیٹا ہے مالک کا وہ بیٹا ہے عمرو کا اور وہ بیٹا ہے مرہ کا وہ بیٹا ہے زید کا وہ مالک کا وہ حمیر کا وہ سبا کا کہتے ہین کہ قضاعہ مذکور بلاد شحر کا بادشاہ تھا اور اوسکی قبر شحر پہاڑ مین ہے اور اس قضاعہ مذکور سے قبیلہ کلب بھی ہے یہہ لوگ اولاد مین کلب بن وبرہ بن ثعلبہ بن حلوان بن عمران — بن الحاف — بن قضاعہ کے ہین ایام جاہلیت مین بنی کلب دومۃ الجندل اور تبوک اور اطراف شام مین اترآیا کرتے تھے — اور مشاہیر قبیلہ کلب سے زہیر بن جناب الکلبی صاحب کتاب الاغانی نے اسکا ذکر کیا ہے — اور انہین لوگونمین زہیر بن شریک الکلبی بھی ہے — اور انہین مین سے حارثہ الکلبی ابو زید بن حارثہ غلام رسول اللہ صلعم کا ہے اسکے بیٹے زید کو مسلمان لوگ گرفتار کر کے لیگئے تھے وہ حضرت خدیجہ زوجہ نبی صلعم کے پاس روتا ہوا شعر پڑھتا ہوا آیا پھر آملا اپنے بیٹے زید سے وہ حارثہ اور یہہ لڑکا رسول اللہ صلعم کے پاس تھا آپنے اوس لڑکے کو اختیار دیا کہ جہان تو چاہے رہ اوسنے کہا کہ مین اپنے باپ اور اپنے کنبے کے لوگونمین رہونگا — اور قضاعہ ہی سے بلی ہے — اور قبایل قضاعہ ہی سے تنوخ ہے ان لوگونمین اور بادشاہان لخمیین یعنے ملوک الحیرہ مین بہت لڑائیان اور جنگ ہوتی رہی ہین اس قضاعہ ہی سے ایک قبیلہ ہے بہر اور ایک قبیلہ جہینہ ہے یہہ بڑا قبیلہ ہے اسکی طرف بہت گروہ منسوب ہین اس قبیلہ کا مسکن اطراف حجاز مین شمال کی طرف دریائے جدہ کے واقع ہے — اور قبایل قضاعہ سے ایک قبیلہ بنو اسلیح ہے یہہ لوگ شام کے جنگل مین رہتے تھے — پھر بادشاہان غسان اونپر غالب آئے اور بنو اسلیح کو ہلاک کر ڈالا

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

ہلاک کرڈالا — ایک قبیلہ قضاعہ سے بنو انہد ہے — انکے مشاہیر مین صقعب ۲۴۳
بن عمرو النہدی مشہور و معروف ہے — اسکو ابو خالد بن صقعب کہتے ہین
یہہ شخص مسلمانون ہی سردار تہا — اور قضاعہ ہی کی قوم مین بنو عذرہ ہین —
اورانہین مین عروۃ بن حزام اور جمیل صاحب بثینہ ہے اور گروہ حمیری سے
بنو سفیان ہین انہین مین کا شعبی فقیہ مشہور ہے اور نام اوسکا عامر ہی تمام ہوئے
کلام دربیان بنی حمیر ابن سبا کے

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

واضح ہو کہ بنی کہلان مذکور کے بہت قبیلہ ہین مگر مشہور انین سے سات ہین
یعنے — ازد — طی — مذحج — ہمدان — کندہ — مراد — انمار —
اب ہم انہین سے ہر قبیلہ کا بیان کرتے ہین پوشیدہ نرہے کہ قبیلہ ازد کے لوگ
ازد ابن الغوث ابن نبت ابن مالک ابن ادد ابن زید ابن کہلان ابن
سبا کے اولاد مین ہین اب ہمکو چاہیے کہ قبایل ازد کا حال جب تمام لکہہ چکین
تب قبایل طی اور مذحج کا اوسکے بعد تمام حال بیان کرین اسواسطے ہم
کہتے ہین کہ اسی ازد کے قبیلون سے ایک قبیلہ ہے جسکو غاسنہ کہتے ہین اسی
قبیلہ کے بادشاہان شام تہے یہہ لوگ عمرو ابن مازن ابن ازد کی اولاد مین سے
ہین اور اسی قبیلہ ازد مین سے دو قبیلہ ہین اوس اور خزرج یہہ ملک
یثرب مین رہتے تہے ان دو قبیلون سے جو ابتدا مین مسلمان ہوگئے تہے
وہی لوگ انصار ہین رضی اللہ عنہم اور اوسی ازد کے قبیلہ مین سے یہہ
قبیلے مفصلہ الذیل بہی ہین یعنے خزاعہ اور بارق — اور اوس — اور

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

۴۴۲ غضبناک ہے اور غافق ہے مگر یہہ لوگ چھوٹے چھوٹے گروہ ہین مگر خزاعہ
جب الگ ہوگئے قبایل مین سے جن لوگون نے نعمتین سبا کی سیل عرم سے
پراگندہ کردی تہی تب یہہ لوگ ایک گروہ کے پاس جو قریب مکہ کے رہتے
تہے گذرے وان انکا نام خزاعہ رکہا گیا اور دولت اور ریاست انکو حاصل
ہوئی اور جبکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمراہ کفار قریش کے درمیان سال
حدیبیہ کے صلح کرلی تہی تب یہہ قبیلہ خزاعہ بہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے گروہ مین اور عہد مین مل گیا تہا مگر ان لوگون کے نسب مین اختلاف ہی کوئی کہتا ہی
معد سے کے رہنے والے ہین اور کوئی کہتا ہے یمن کے رہنے والے مگر اکثر لوگونکا
اتفاق اسبات پر ہے کہ وہ یمنی ہین وہ شخص کہ جسکی طرف قوم خزاعہ منسوب ہے
وہ کعب ابن عمر ابن لحی ابن حارثہ ابن عمر مزیقا ہے اور پہلے ہم عمر مزیقیہ ابن عامر
ابن حارثہ ابن امرالقیس ابن ثعلبہ ابن مازن ابن ازد کا ذکر درمیان فصل چوتہی
کے ہمراہ بادشاہان یمن کے بیان کر چکے ہین اسی حالت پر ہمیشہ خزاعہ کی
سلطنت رہی یہانتک اونمین سے ایک شخص ابوغبشان درمیان زمانہ
قصی ابن کلاب کے بادشاہ ہوا اور درمیان شہر طایف کے ایک روز
قصی مذکور نے ابوغبشان خزاعہ مذکور کو شراب پلاکر کنجیان خانہ کعبہ کی
بعوض ایک مشکیزہ شراب کے مول لی لین تہی اور اوسکے اوپر گواہ کر لئے
تہے جب اوسنے کنجیان اوسے لے لین تب اوسنے اپنے بیٹے عبدالدار ابن
قصی کو وہ کنجیان سپرد کرکے طرف مکہ کے روانہ کیا جب وہ مکہ مین پہنچا
تب باآواز بلند اوسنے کہا کہ اے گروہ قریش کے یہہ کنجیان تمہارے باپ
اسمعیل کے گہر کی پہیر کر تمکو دین اللہ نے بدون ظلم زیادتی کے عنایت کین
مگر جبکہ ابوغبشان نشہ غفلت سے ہوشیار ہوا بہت ندامت اوٹہائی اور

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

اورسر پلیٹا اکثر شعرا نے بہی اوسکے اس حال مین شعر کہے ہین جسکا ترجمہ اس جائے
کرنا کچہہ ضرور نہین اور قصی مذکور نے ان قریشیونکو کہ جو متفرق اور پریشان تہے سبکو
جمع کرکے قوم خزاعہ پر چڑہ کر اوسکو مکہ سے نکال دیا وہ قبیلہ طرف گروہ مُرکی
چلا گیا اسی قوم خزاعہ سے بنی مصطلق ہین جنسے رسول صلے اللہ وعلیہ وسلم لڑے تہے
مگر بارق اولاد عمر مزیقی ازدی کے ہے یہہ لوگ ایک پہاڑ مسمی بارق پر جو جانب
یمن کے واقع ہے جا اوترے تہے اسیوا سطے انکا بہی نام بارق ہوگیا انکے مشاہیر
مین سے معقر ابن حمار البارقی ہے ذکر کیا ہے اسکا صاحب اغانی نے کہ وہ صاحب
قصیدہ بہی ہے اور قبیلہ دوس بٹیا ہے عدثان ابن عبد اللہ ابن وہران ابن کعب
ابن الحارث ابن کعب ابن مالک ابن نصر ابن ازد کا ہے اولاد دوس کی اون
جہونپڑو نمین رہتی تہی جو کسی ایک راہ تہامہ پر پڑے ہوئے تہے اور حکومت انکی
اطراف عراق پر تہی ان لوگونمین سے جسکو اول سلطنت نصیب ہوئی تہی وہ مالک
بن فہم بن دوس تہا جسکا اوپر ہم بیان کرچکے ہین درمیان فصل رابع کے —
اس قبیلہ دوس کا ابو ہریرہ تہا اس شخص کے نام مین اختلاف ہی اکثر کا یہہ مذہب
کہ اوسکا نام عمیر ابن عامر تہا — اور قبیلہ عتیک اور غافق یہہ دو قبیلہ مسلمانون مین
مشہور ہین — یہہ لوگ اولاد ازد سے ہین — اور بنو الجلندی — اور ملوک
عمان بہی ازد کی اولاد مین سے ہین — جلندی لقب ہوتا تہا اوس بادشاہ کا
جو مالک ہوا کرتا تہا عمان کا — بعد ظہور مذہب اسلام کے عمان کا حاکم جیفر
و عبد یہہ دو نو بیٹے جلندی کے تہے مگر حضرت عمرو بن العاص کے ہاتہہ سے
و نو سعہ باشندگان بلاد عمان کے مسلمان ہوگئے تہے تمام ہوئے گفتگو قبیلہ ازد
کے بیان کی

اب ہم بنی کہلان کے دوسرے قبیلہ کے
متعلق بیان کرتے ہین وہ قبیلہ طی ہے واضح ہو کہ جبکہ ملک یمن مین بسبب آنے

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

۲۴۶ ہرو کے باشندہ وہان کے متفرق ہوگئے — اسوقت قبیلہ طی حجاز کے نجد مین درمیان دو پہاڑون اجا اور سلمی کے جا اوترے اون دونو پہاڑون کا نام جبل طی آجکے روز تک مشہور ہے — اور طی نام ہے ادد بن زید بن کہلان بن سبا کا اس قبیلہ کے گروہون کے یہہ نام ہین — جدیلہ — نبہان — بولان — سلامان — ہنی — سدوس سین کے ضمہ سے — کیونکہ سدوس بالفتح ایک قبیلہ سے قبایل ربیعہ بن نزار سے — اور گروہ سلامان سے بنو بحتر مشہور ہین — اور قبیلہ ہنی مین کا ایاس بن قبیصہ تہا جو بعد نعمان کے بادشاہ ہوا تہا — اور قبیلہ طی کا عمرو بن المسیح تہے یہہ اولاد ثعل الطائی سے ہے — اور اولاد ثعل الطائی سے زید الخیل بہی ہے جسکا نام پیغمبر خدا صلعم نے زید الخیر رکہا تہا — اور قبیلہ طی سے حاتم طی ہے جو سخاوت اور کرم مین مشہور و معروف ہے

تیسرا قبیلہ بنی کہلان سے بنو مذحج ہین اور نام مذحج کا مالک بن ادد بن زید بن کہلان بن سبا ہے — اس قبیلہ مذحج سے بہت گروہ ہین چنانچہ اسی قبیلہ مین سے ایک گروہ خولان — اور ایک جنب ہے اس جنب کے گروہ مین سے معاویہ الجز النخعی تہا جو قبیلہ مذحج کا علم بردار ہوا تہا درمیان جنگ بنی دایل کے اور ہمراہ تہا تغلب کے — اور قبیلہ مذحج سے اود بہی ایک گروہ ہے جسمین کا الافوہ الاودی شاعر ہے — اور اس قبیلہ مذحج کے اولاد سے بنو سعد العشیرہ بہی ہے اس شخص کو عشیرہ اسواسطے کہتے ہین کہ عشیرہ عربی مین کنبے کو کہتے ہین — اس شخص کی اولاد مین تین سو آدمی جبتک پیدا ہوی تب تک یہہ شخص جیتا رہا تہا جب کہین کو سوار ہوکر جاتا سب اپنی اولاد کو ہمراہ لیجاتا لوگ اسسے پوچہتے کہ یہہ شخص ہمراہ تیرے کون ہین کہتا کہ میرے کنبے کے ہین یہہ نہ کہتا کہ میری اولاد سے ہین تاکہ نظر نہ لگ جائے اسواسطے اسکا نام سعد العشیرہ رکہا گیا تہا — اس سعد

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

اِس سعد العشیرہ کے گروہ مین سے ایک گروہ بنام جُعف مشہور ہے اور زبید ایک قبیلہ ہے عمرو بن سعدی کرب کا — اور مذحج کے گروہون مین ایک گروہ النخع سنان بن انس ہے جو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے لڑے تھے — اور انہین مین سے قاضی شریک تھا — اور مذحج ہی کی اولاد مین سے ایک قبیلہ عنس ہے اسی قبیلہ مین اسود کذّاب پیدا ہوا تھا جسنے دعوہ نبوت کا کیا تھا در بیان یمن کے — اور عنس ہے کے قبیلہ مین سے عمّار بن یاسر صحابی رسول اللہ صلعم کا تھا — چوتھا قبیلہ بنی کہلان کا بنام ہمدان مشہور ہے یہہ لوگ ربیعہ بن حیّان بن مالک بن کہلان کے اولاد مین ہین ان لوگون کا آوازہ جاہلیت اور اسلام مین بہت زور و شور سے برپا تھا — پانچوان قبیلہ بنی کہلان سے بنام کندہ مشہور ہین یہہ لوگ ثور کی اولاد مین ہین اور ثور نام ہے کندہ بن عفیر بن الحارث کا اولاد زید بن کہلان سے اور کندہ اسواسطے نام رکھا گیا کہ اسکا باپ اوسکی نعمت سے ناشکر تھا — ان لوگون کے شہر درمیان یمن کے پاس حضرموت کے واقع ہین اور اوپر ہم ملوک کندہ کا حال ہمراہ ملوک یمن کے چوتھی فصل مین بیان کر چکے ہین — اس قبیلہ کندہ کا حجر بن عدی دوست علی ابن ابی طالب کا تھا جسکو معاویہ نے ظلم کرکے قتل کیا تھا — اور اسی قبیلہ کا قاضی شریح بھی ہے — اور اس قبیلہ کے گروہ مین سے ایک گروہ السکاسک اور السکون اولاد سرش بن کندہ کے ہین — السکون کے گروہ مین معاویہ بن خدیج قاتل محمد بن ابی بکر رضی کا تھا — اور انہین مین سے حصین بن نمیر السکونی ہے جو یزید بن معاویہ کا لشکر لیکر بہی مسلم بن عقبہ کے ایک دفعہ وقت پڑنے گری کے درمیان مدینہ رسول صلعم کے گیا تھا — چھٹا قبیلہ بنی کہلان سے بنو مراد ہی یہہ لوگ جانب زبید کے یمن

ذکر ہے بنی عمرو بن سبا کا

۲۴۸ کے پہاڑون کی طرف رہتے ہین انہین کی طرف ہر ایک مرادی منسوب ہے — ساتوان قبیلہ کہلان مین سے بنوانمار ابن کہلان ہین اس انمار کے دو فرع ہین ایک بجیلہ — دوسری خثعم — بجیلہ ایک گروہ ہے جسمین کا جریر بن عبد اللہ البجلی صحابی رسول اللہ صلعم کا تہا تمام ہوئے کلام تحقیق قبایل بنی کہلان بن سبا کی مین

ذکر ہے بنی عمرو بن سبا کا

وہ قبایل جو عمرو بن سبا کیطرف منسوب ہین اونمین سے ایک قبیلہ لخم بن عدی بن عمرو بن سبا بہی ہے — اور قبیلہ لخم مین سے ایک گروہ مسمی بنوالدار ہے جسمین کا تمیم الداری صحابی رسول اللہ صلعم کا تہا — اور قبیلہ لخم مین سے المناذرہ ہین جو ملک حیرت کے بادشاہ تہے — یہہ لوگ عمرو بن عدی بن نصر لخمی کی اولاد مین سے ہین — انکی سلطنت تمام عرب کے بادشاہون کی سلطنت سے زیادہ تہی جیسا کہ فصل رابع مین باقی ملوک العرب کے ہمراہ انکا حال تباسہ ہم لکہہ چکے ہین — اونہین قبایل مین سے جو عمرو بن سبا کیطرف منسوب ہین ایک قبیلہ جذام ہے یہہ بہائی تہا لخم کا اور جتنے لوگ قبیلہ جذام مین ہین یہہ سب حرام اور جشم کی اولاد مین سے ہین اور یہہ دونو جذام کے بیٹے تہے — حرام کے اولاد مین سے قبیلہ عدد — اور قبیلہ شرف ہے — اور جشم کی اولاد مین سے عقیب بن اسلم ایک گروہ مشہور ہے

ذکر ہے بنی اشعر بن سبا کا

واضح ہو کہ اولاد اشعر کے لوگون کو اشعریون کہتے ہین ابی موسی الاشعری

ذکر ہے بنی عاملہ کا

الاشعری عبداللہ بن قیس انہین کے قبیلہ سے تہا

ذکر ہے بنی عاملہ کا

بنو عاملہ بہی اونہین قبیلونہین سے ہین جو یمن کے قبایل ملک شام کو بسبب آب فنے زدالعرم کے چلے گئے تہے یہہ لوگ قریب دمشق کے درمیان ایک پہاڑ کے جسکو عاملہ کہتے ہین جا بسے تہے اسواسطے بنو عاملہ ہوگئے — اس بنو عاملہ مین سے عدی بن الرقاع شاعر مشہور ہے تمام ہوا بیان اولاد سبا کا جسکو عرب الیمن کہتے ہین

بیان ہے عرب مستعربہ کا

جو لوگ اسماعیل ابن ابراہیم خلیل اللہ عم کے پشت سے عرب مین پیدا ہوئے تہے اونکو عرب مستعربہ کہتے ہین کسواسطے لفظ اسماعیل عبرانی ہے وہ خود بہی عبرانی تہا جب عرب مین آکر رہا اور اوسکی اولاد عرب مین پیدا ہوئی اونکا نام عرب مستعربہ رکہا گیا اور اوپر ہمراہ ذکر ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے سبب رہنے اسماعیل اور اوسکے والدہ مسماۃ ہاجرہ کا درمیان مکہ کے بیان کر چکین ہین وہ یہہ تہا کہ سارہ بی بی حضرت خلیل اللہ علیہ السّلام کے نے اپنی لونڈی ہاجرہ سے غیرت لیجاکر ابراہیم عم سے کہا کہ اسماعیل کو معہ اوسکی والدہ کے میرے پاس سے نکال دو چنانچہ اللہ تعالے نے بہی حضرت ابراہیم عم کو بہی حکم دیا کہ اپنی بی بی سارہ کے اطاعت نان اسلئے حضرت ابراہیم عم اسماعیل کو معہ اوسکی والدہ ہاجرہ کے درمیان مقام الحجر کے مکہ مین لاکر چہوڑ گئے تہے اور اوسوقت حضرت

بیان ہے عرب مستعربہ کا

۲۵۰ ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالے سے یہہ عرض کی تہی کہ اے خداوند مینے اپنی
اولاد کو ایسے جنگل مین بسایا ہے جہان کہیتی نہین ہوتی پہر اونکو چہوڑکر حضرت ابراہیم
ملک شام کو چلے گئے اوسوقت حضرت اسماعیل کی عمر چودہ برس کی تہی اور
حضرت ابراہیم عم سو برسکی ہوچکی تہی حضرت اسماعیل عم کے رہنے سے
ہجرت تک دو ہزار سات سو تہتر برس ہین اوس جائے قبایل جرہم بہی رہتے تہے
حضرت اسماعیل نے اونمین سے ایک عورت کے ساتہہ نکاح کرلیا اوس عورت
کے بارہ لڑکے پیدا ہوئے اونمین سے ایک قیذار بہی ہی پہر والدہ حضرت اسماعیل
کی ہاجرہ مر گئے اور الحجر مین ہے مدفون ہوئے پہر جبکہ حضرت اسماعیل درمیان
مکہ کے مرے تب وہ بہی الحجر مین ہی مدفون ہوئے اب مورخین کو اس مقام مین یہہ
اختلاف ہے کہ اوس زمانہ مین سلطنت آیا قبیلہ جرہم مین تہے یا اولاد اسماعیل
کی سلطنت کرتے تہے بعضے تو یہہ کہتے ہین کہ سلطنت ملک حجاز پر اولاد جرہم کی
کرتی تہی مگر کنجیان خانہ کعبہ کی اور خدمتگذاری بیت الحرام کی اولاد اسماعیل کی سپرد
تہی اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ قیذار جو اسماعیل کا بیٹا تہا اوسکی ماموں قبیلہ جرہم کے
سب اوسکے پاس آئے اور سب نے ملکر اوسکو رئیس حجاز مقرر کیا ـ مگر خدمتگذاری
بیت الحرام کی اور کنجیان خانہ کعبہ کی بیشک اولاد اسماعیل ہی کے پاس تہین اسمین
کچہہ اختلاف نہین یہانتک وہ کنجیان ایک شخص مسمی نابت تک جو اولاد اسماعیل
مین سے رہین بعد ازان خدمتگذاری خانہ کعبہ کی جرہم کے قبیلہ مین آگئی پہر قیذار سے ایک
بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام تہا حمل ابن قیذار پہر پیدا ہوا حمل سے بنت ابن حمل اسکو نابت
بہی کہتے تہے اور بعضے بنت ابن قیذار کہتے ہین ـ اور بعضے بنت ابن اسماعیل
کہتے ہین اس مقام مین بہت اختلاف کرتے ہین بہر تقدیر بنت سے سلامان ابن
بنت پیدا ہوا اور سلامان سے ہمیسع ابن سلامان ابن بنت پیدا ہوا ـ پہر

بیان ہے عرب مستعربہ کا

پہر نبیع سے الیسع ابن الہمیسع پیدا ہوا — پہر الیسع سے اُدَد ابن الیسع پیدا
ہوا — پہر اُدَد سے بیٹا اوسکا اُدّ ابن اُدَد پیدا ہوا — پہر اُدّ سے عدنان ابن
اُدّ پیدا ہوا اسکو عدنان ابن اُدَد بہی کہتے ہین — پہر عدنان سے معد —
پہر معد سے نزار پیدا ہوا — پہر نزار سے چار بیٹے پیدا ہوئے اونمین سے ایک
کا نام مُضَر ہے جو نسب نامہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ داخل ہے
اور تین لڑکے نسب سے خارج ہین اون تین مین سے ایک کا نام ایاد ہے
یہہ لڑکا مضر سے بڑا تہا اور اسنی ایاد ابن نزار کیطرف تمام ایادی اولاد معد
سے منسوب ہین یہہ شخص حجاز کو چہوڑکر اطراف عراق مین جا بسا تہا اسیواسطے
کعب ابن ماہتہ الایادی اولاد ایاد سے ہے یہہ شخص سخاوت مین ضرب المثل ہے
— اور قس ابن ساعدۃ الایادی بہی اسی قبیلہ کا ہے جو کہ فصاحت مین
ضرب المثل ہے — اور دوسرا لڑکا اولاد نزار سے ربیعۃ ابن نزار ہے اسکو
ربیعۃ الفرس بہی کہتے ہین یہہ اسواسطے کہ اسکو اپنی باپ کی میراث مین سے
گہوڑے بہت ہاتہ لگے تہے اس ربیعۃ مذکور کے دو بیٹے پیدا ہوئے اسد
— اور ضُبَیعۃ — پہر اسد سے جدیلۃ — عُنَزۃ — اور جدیلہ سے وایل
پیدا ہوا — اور وایل سے دو بیٹے بکر — اور تغلب — اور تغلب سے کلیب
بادشاہ بنی وایل کا پیدا ہوا جسکو جساس نے قتل کیا تہا اور ایک ہنگامہ
درمیان بنی وایل اور بنی بکر اور بنی تغلب کے برپا ہوا تہا چنانچہ ذکر اوسکا
فصل چوتہی مین ہم کر چکے ہین — اور بنی بکر سے بنو شیبان جنکے مردونمین مرۃ
اور بیٹا اوسکا جساس قاتل کلیب اور طرفہ ابن العبد شاعر مشہور ہین اور
بکر سے مرقس اکبر اور اصغر مشہور ہین اور بکر ابن وایل سے بنو حنیفہ ہین
جنہین کا مسیلمۃ الکذاب ہے اور عنزہ ابن اسد ابن ربیعہ مذکور سے بنو عنزہ

بیان ہے عرب مستعربہ کا

ہین جوکہ خیبر مین رہتے تہے اور اولاد عنزہ سے قارظان مشہور ہین — اور ضبیعہ ۲۵۲
ابن ربیعۃ سے متلمس شاعر مشہور ہے — اور ربیعہ کے قبیلو نمین تین قبیلہ اور ہین
قبیلہ نمر — قبیلہ لجیم — قبیلہ العجل — قبیلہ بنی عبد القیس اولاد اسد ابن
ربیعہ سے ہے اور یاہین بنی ربیعہ مین سے دو قبیلہ اور ہین یعنے سدوس
اور لہازم تیسری قبیلہ کا لڑکا انمار ابن نزار ہے یہہ انمار
یمن کی طرف چلا گیا تہا اسکی اولاد اون اطراف مین پیدا ہوئی اونکو بہی عرب
یمانی کہنے لگے — پہر مضر کے ایک لڑکا پیدا ہوا الیاس ابن مضر یہہ لڑکا نسب نامہ
مین داخل ہے — اور ایک لڑکا اوسے پیدا ہوا جو نسب مین داخل نہین یعنے
قیس عیلان ابن مضر اسکو قیس ابن عیلان ابن مضر بہی کہتے ہین — کہ عیلان
اوسکے گہوڑے کا نام تہا بعضے کہتے ہین کہ کتے کا نام تہا بعضے کہتے ہین کہ نہین
عیلان بہائی الیاس کا تہا اور نام عیلان کا ناس ابن مضر تہا — عیلان
سے قیس ابن عیلان پیدا ہوا خدا تعالے نے قیس مذکور کو بہت معظم کیا تہا اسکے
اولاد مین قبیلہ ہوازن کے ہین اور ہوازن مین سے بنو سعد ابن بکر ابن ہوازن
ہین جن مین رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا تہا اور پرورش پائی تہی —
اور قیس کے قبیلو نمین سے بنو کلاب بہی ہین ان لوگونین کے حلب مین رہتے تہے
اول اونمین کا صالح ابن مرداس — اور اس قیس ہی کے قبیلو نمین سے ایک
قبیلہ ہے عقیل اسی قبیلہ کے لوگ بادشاہ موصل مقلد اور قرواش وغیرہ
کے ہوئے ہین اور اولاد قیس سے بنو عامر اور صعصعۃ اور خفاجۃ قبایل
خفاجہ ہمیشہ سے اتبک عراق کے سرداری کرتے رہے ہین — اور قوم ہوازن
ہی سے بنو ربیعہ بن عامر بن صعصعۃ بن معویہ بن بکر — بن ہوازن — بن منصور
بن عکرمہ — بن حصفہ بن قیس عیلان بہی ہے — اور ہوازن ہی سے

ذکر ہے عرب مستعربہ کا

سے جُشم اُبن سعویہ بن بکر بن ہوازن ہے اور جُشم سے درید بن الصمہؔ ہے
— اور قیس سے بکرا اور بنو ہلال — اور ایک قبیلہ ثقیف ہے نام اسکا عمرو بن
منبہؔ — بن بکر — بن ہوازن ہے — بعضے کہتے ہین کہ ثقیف قبیلہ ایاد
سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ یہہ لوگ قوم ثمود کے بچی ہوئی ہین یہی لوگ
طایف مین رہتے ہین — اور قیس سے قبیلہ بنو نمیر — اور باہلہ — اور
مازن — اور غطفان بھی ہین — غطفان بٹیا ہے سعد بن قیس عیلان کا
— اور قبیلہ بنو عبس بن بغیض بن ریث ابن غطفان بن سعد بن قیس عیلان
بھی قیس کی قوم سے ہین — اس قبیلہ عبس اور ذبیان مین جو لڑائی سخت
گذری ہے اوسکا حال فصل رابع مین ہم لکھہ چکے ہین — بنی عبس ہی کے
قوم سے عُنترۃ العبسی مشہور ہی (بلایا تھا اوسکو باپ اوسکے نے جب وہ
بالغ ہوا اور بڑا ہو گیا تہا) — اور قیس ہی سے قبیلہ اشجع جو اولاد غطفان سے ہے
مشہور ہے — اور قبایل سلیم بھی قیس کیطرف منسوب ہین) اور بنو ذبیان
بن بغیض بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس عیلان قیس کی اولاد مین ہین
— اور بنی ذبیان مذکورین مین سے بنو فزارہ مشہور ہے جنمین کا حصین بن حذیفہ
بن بدر جسکی مدح زہیر نے کی ہے نامور ہے — یہہ حصین مسلمان ہو کر منافق ہو گیا
تہا — اور بنی ذبیان اور بنی عبس ہین وہ جنگ جو بابت گھوڑ دوڑ داحس کے
ہوی تہی مشہور ہے یہہ لڑائی چالیس برس تک جاری رہی تہی — اسی
قبیلہ ذبیان کا نابغہ ذبیانی شاعر مشہور ہے — اور قبایل قیس سے عدوان
بن عمرو بن قیس بن عیلان بھی ہے یہہ لوگ طایف مین منزل کرتے تہے قبل
ثقیف کے اور اونہین مین ذوالاصبع العدوانی شاعر ہے تمام ہوئی کلام
ان اولاد قیس بن مضر مین جو نسب نامہ رسالت مآب سے خارج ہے —

ذکر ہے عرب مستعربہ کا

۲۵۴ — اب ہم الیاس بن مضر کا حال لکھتے ہین واضح ہو کہ الیاس سے مدرکہ نسب نامہ
کے سیدہ پر پیدا ہوا اس سے طابخہ جو نسب نامہ سے خارج ہے وہ پیدا ہوا —
بعضے لوگ مدرکہ — اور طابخہ کو اونکی والدہ مسماۃ خندق کی طرف نسبت کیا کرتے
ہین — اس خندق کا نام لیلی بنت حلوان — بن عمران — بن الحاف — بن
قضاعہ ہے اور سب اولاد الیاس کی خندق مذکورہ سے ہے اوسیکی طرف —
منسوب ہین چنانچہ بنو خندق کہلایا کرتے ہین — اور الیاس ابن مضر کا نام بہی
نہین ذکر کیا جاتا — اس طابخہ خارج النسب سے کئی قبایل پیدا ہوئے —
ایک قبیلہ بنو تمیم بن طابخہ — دوسرا قبیلہ الرباب — تیسرا بنو ضبہ —
تیسرا قبیلہ مزینہ — یہہ قبیلہ مزینہ اولاد عمرو بن اود بن طابخہ کے ہین اپنی ماں
مسماۃ مزینہ بنت کلب بن وبرہ کی طرف منسوب ہین اسیواسطے مزینہ کہلاتے
ہین — پہر مدرکہ ابن الیاس سے خزیمہ ابن مدرکہ داخل النسب پیدا ہوا —
اور ہذیل ابن مدرکہ خارج النسب پیدا ہوا — اس ہذیل مذکور سے تمام قبایل
ہذیلین کے ہین انہین مین سے عبد اللہ ابن مسعود صحابی رسول اللہ صلعم کا
اور ابو ذویب الہذلی شاعر وغیرہ ہین — پہر خزیمہ بن مدرکہ مذکور سے
کنانہ بن خزیمہ داخل النسب — اور ہون اور اسد خارج النسب یہہ تین
لڑکے پیدا ہوئے — اور ہون سے ایک قبیلہ عضل جنکا باپ عضل بن الہون
بن خزیمہ ہے مشہور ہوا — اور اوسی سے دیش بن الہون بہائی عضل کا ہے
ان دونو قبیلون — یعنے عضل اور دیش کو القارہ کہتے ہین — اور اسد سے
قبیلہ کاہلیہ اور دودان وغیرہ ہین اور ہر اسدی اسی قبیلہ کی طرف منسوب ہے
— پہر کنانہ ابن خزیمہ مذکور سے نضر ابن کنانہ داخل النسب پیدا ہوا اس
نضر کے چند بہائی تہے خارج النسب — وہ یہہ ہین ملکان — عبد منات —

ذکر ہے عرب مستعربہ کا

— عمرو نے عامر نے مالک اولاد کنانہ کی — ملکان سے تو بنو ملکان ہین — اور ٢٥٥
عبد مناۃ سے چند گروہ پیدا ہوئین — انہین مین سے بنو غفار قوم ابی ذر کی اور بنو بکر
ہین — اور بکر الدئل سے ایک قوم ابی الاسود الدئلی کی ہے — اور عبد مناۃ
ہی سے بنو لیث اور بنو الحارث — اور بنو مدلج ہے اور بنو ضمرۃ ہین — اور
— عمرو ابن کنانہ سے عمرین مشہور ہین — اور اوسکے بہائی عامر سے عامریون —
اور مالک بن کنانہ سے بنو فراس — اور کنانہ ہی کے قوم سے ایک گروہ احابیش
ہے اسی گروہ مین حُلَیس ابن عمرو سردار قبیلہ احابیش کا تہا جنگ اُحد مین جو شخص
اس قبیلہ سے واقف نہین ہے وہ جب لفظ احابیش کا جنگ اُحد مین دیکھتا ہے
یہہ خیال کرتا ہے کہ یہہ لوگ حبشہ کے رہنے والے تہے اور حقیقت مین ایسا نہین
ہے بلکہ وہ لوگ عرب تہے قبیلہ بنی کنانہ سے ایسا ذکر کیا گیا ہے کتاب عقد مین
یہہ لوگ بہائی اور بچے ہین نضر ابن کنانہ کے — لیکن نضر مذکور کو قریش کہتے ہین
— اور صحیح یہہ ہے کہ قریش وہ لوگ ہین جو فہر کی اولاد مین ہین جیسا کہ ہم بیان
کرین گے انشاء اللہ تعالے — نضر سے مالک ابن نضر داخل النسب پیدا ہوا
اور کوئی لڑکا اسکی مشہور نہین ہوا — پہر مالک سے فہر بن مالک داخل النسب
پیدا ہوا اور فہر مذکور ہی قریش ہے — جو شخص اسکی اولاد مین سے ہے وہ
بیشک قریش ہے اور جو اسکی اولاد مین نہین ہے وہ قریشی نہین ہے —
کہتے ہین کہ اسکو قریش بسبب تشبیہ کے ایک دابہ کے بسا تہہ جو دریا مین ہوتا ہے
اور اوسکو قریش کہتے ہین وہ سب دواب بحر کو نگل جاتا ہے کہتے ہین —
اور ایک وجہ یہہ بیان کرتے ہین کہ قصی ابن کلاب جبکہ خانہ کعبہ پر مسلط ہوا
تب اسنے تمام اولاد فہر مذکور کو جمع کیا اوسکا نام قریش رکہا گیا کیونکہ اوسنے
اونکو جمع کیا اور قرش کی معنے جمع کرنے کی ہین یہہ دونو وجہہ ابن سعید مغربی نے

ذکر عرب مستعربہ کا

۲۵۷ لکھی ہیں — اس صورت میں حاصل یہ ہوا کہ لفظ قریش کا نام ہے اولاد فہر کا نہ خود
فہر کا — اور مالک سے سوا فہر فرزند کور کے اور کوئی داخل النسب نہیں پیدا ہوا
— فہر کا بیٹا غالب داخل النسب اور دو بیٹے اور خارج النسب یعنی محارب —
اور حرث پیدا ہوئے — پہر محارب سے بنو محارب اور حرث سے بنوالخلج پیدا
ہوئے انہیں میں سے ابو عبیدۃ بن الجراح ایک صحابی عشرہ مبشرہ کا ہے پہر غالب
سے لوی داخل النسب — اور تیم الادرم ناقص الذقن خارج النسب پیدا ہوا
— اور تیم مذکور سے بنو الادرم ہیں — پہر لوی مذکور سے چھہ بچے ہوئے ایک
کعب یہہ داخل النسب ہے باقی پانچ یہہ خارج النسب وے یہہ ہیں — سعد — خزیمہ
— حارث — عامر — اسامہ — اولاد لوی بن غالب سے ہیں پہر ہر ایک
کی انہیں سے اولاد ہے جو منسوب ہے اپنے اپنے باپ کیطرف سوا حارث کے
— اولاد عامر بن لوی سے عمرو بن عبدود سوار عرب کا ہے جسکو حضرت علی بن
ابی طالب نے قتل کیا تہا — پہر پیدا ہوئے کعب سے مرہ داخل النسب — اور
دو بیٹے خارج النسب یعنی ہصیص — اور عدی پیدا ہوئے — ہصیص سے
بنو جمح ہیں جنکے مشاہیر میں سے امیہ بن خلف دشمن رسول اللہ کا اور بہائی اوسکا
ابی ابن خلف ہے یہہ اپنے بہائی کے برابر ہے عداوت کرتا تہا — اور ہصیص
ہی سے بنو سہم ہیں — اور بنی سہم سے عمرو بن العاص — اور عدی بن کعب سے
بنو عدی ہیں جنہیں کے عمر ابن الخطاب اور سعید بن زید عشرہ مبشرہ کے ہیں
پہر مرہ سے کلاب داخل النسب پیدا ہوا — اور دو بیٹے تیم — اور یقظہ خارج
النسب مرہ سے ہوئی — اس لڑکے تیم سے بنو تیم قبیلہ ہوا جنہیں کے ابو بکر صدیق
اور طلحہ عشرہ میں کے ہیں اور یقظہ سے بنو مخزوم قبیلہ ہوا جسکی طرف خالد
بن ولید اور ابی جہل بن ہشام جسکا نام عمرو بن ہشام مخزومی ہے منسوب ہیں —

ذکر ہے عرب مستعربہ کا

— پہر کلاب سے قصی بن کلاب داخل النسب اور زہرۃ ابن کلاب خارج النسب ۲۵۷
یہہ دو لڑکے پیدا ہوئے — اس زہرۃ ابن کلاب سے بنو زہرہ قبیلہ ہوا جسکی طرف
سعد ابن ابی وقاص ایک صحابی عشرہ کا منسوب ہے اور آمنہ والدہ رسول اللہ کی
اور عبد الرحمن ابن عوف یہہ بہی اسی کی طرف منسوب ہین — یہہ قصی مذکور تمام
قریش مین عظیم الشان آدمی تہا اسنے خانہ کعبہ کی کنجیان خزاعہ سے واپس کروائین
اور سب قریش کو جمع کرکے پہر اونکی بزرگی کو استوار کردیا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے
— پہر قصی سے عبد المناف داخل النسب اور دو لڑکے اور یعنے عبد الدار — اور عبد العزی
خارج النسب پیدا ہوئے — عبد الدار سے بنو شیبہ الحجبۃ قبیلہ ہوا اور اولاد عبد الدار
سے نضر ابن الحارث ہے جو پیغمبر خدا صلعم سے بہت شدت سے دشمنی رکہتا تہا
اسیکو بدر کے روز رسول اللہ نے قتل کیا تہا اور عبد العزی بن قصی ہی سے
زبیر بن العوام رض جو ایک صحابی عشرہ مبشرہ مین کا ہے — اور عبد العزی ہی کی
اولاد ہے خدیجہ بنت خویلد زوجہ رسول خدا کی — اور ورقہ بن اسد بن عبد العزی
بن قصی ہے — اور عبد مناف سے ہاشم داخل النسب پیدا ہوا اور عبد شمس
اور مطلب اور نوفل اولاد عبد مناف کی خارج النسب پیدا ہوئی — عبد
شمس سے امیۃ ہوا جسے بنو امیۃ مشہور ہوئے انہین مین سے عثمان ابن عفان بن
ابی العاصی بن امیہ بن عبد شمس ہے — اور معاویہ ابن ابی سفیان بن حرب
بن امیہ — اور سعید ابن العاصی بن امیہ — اور عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو
بن امیہ — اور عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہین — اس عتبہ مذکور کے بیٹی ہے ہند
معاویہ رض کی جورو اور عقبہ کو پیغمبر خدا صلعم نے بدر کے روز قتل کیا تہا — اور مطلب بن
عبد مناف سے مطلبیون ہین انہین مین سے ہی امام شافعی اور نوفل سے نوفلیون
— پہر ہاشم سے عبد المطلب داخل النسب پیدا ہوا اور سوا اسکی اور لڑکا ہاشم

ذکر ہے عرب مستعربہ کا

۲۵۸ کی اولاد مین سے نہین سنا گیا ہے — پہر عبد المطلب سے عبد اللہ داخل النسب
پیدا ہوا اور تمام پیغمبر خدا کے چچے خارج النسب پیدا ہوئے وہ حمزہ — اور عباس
اور ابو طالب — اور ابو لہب اور عبداق ہین — بعضے کہتے ہین کہ وہ حجل تہا
ہم بہی اسکا ذکر کرینگے — اور حارث اور حجل — اور مقوم — اور ضرار
— اور زبیر — اور قثم اصغر مندرج کیا گیا ہے اور عبد الکعبہ — اور بعضے کہتے
ہین کہ وہ مقوم ہے — پہر عبد اللہ سے پیدا ہوئے محمد رسول اللہ صلعم انکی
ولادت درمیان اوس سال کے ہوئی تہی جس سال مین اصحاب فیل مکہ پر چڑہکر
آئے تہے اب ہم اصحاب فیل کا قصہ بیان کرلین تب پیدائش رسول اللہ کا حال
لکہین گے — نقل ہے کتاب کامل ابن اثیر سے — وہ کہتا ہے کہ حبشہ کے بادشاہ
جبکہ یمن پر مسلط ہوئے بعد مرنے حمیر کے تو وہ ریاست ابرہہ تک رہی جب ابرہہ
حکومت کرنے لگا اسوقت اسنے ایک بڑا گرجا گہر بنایا اور ارادہ کیا کہ خانہ کعبہ
کے زایران اور حاجیان مکہ کو روک کر بیت اللہ الحرام کو باطل کرے اسطور پر
کہ اس خانہ کا حج ہوا کرے وہان لوگ نہ جایا کرین — اس اثنا مین ایک
شخص عرب سے آیا وہ اوس خانہ مین جاکر پیشاب پہرایا یہی سبب ابرہہ کے
غضب اور غصہ کا ہوا اسلئے اپنا لشکر لیکر معہ تیرہ زنجیر فیل کے کعبہ پر چڑہ گیا
— جبکہ ابرہہ طایف پر پہنچا اوسوقت اسود بن مقصود نے مکہ مین جاکر وہان
لوگون سے بہت مال جمع کرکے ابرہہ کی خدمت مین حاضر کیا ابرہہ نے قریش
کے پاس ایک قاصد بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ مجکو مال و متاع کے کچہہ پرواہ
نہین ہے بلکہ مین صرف خانہ کعبہ کی ڈہانی اور مسمار کرنے کیواسطے آیا ہون
عبد المطلب نے یہہ بات سنکر کہا کہ اگر ایسا ہی ہے تو خانہ کعبہ خانہ خدا ہے وہ
خدا تعالے اپنے گہر کی حفاظت آپ کریگا — اور اگر اوسکو خود حفاظت منظور نہین ہے

ذکر ہے عرب مستعربہ کا

ہے تو ہم کسیطرح ہی روک نہ سکینگے — یہہ کہکر عبد المطلب اوس قاصد کے ہمراہ ابرہہ کے خدمت مین گئے اوسنے انکی بہت تواضع اور تکریم کی برابر اپنے تخت پر بٹہلایا اور عبد المطلب سے پوچہا کہ تمکو جو حاجت ہو بیان کرو — عبد المطلب نے کہا کہ میرے اونٹ سرکاری آدمیون نے جو گرفتار کرلئے ہین اونکے چہروانے کے واسطے آیا ہون — ابرہہ نے کہا کہ مین یہہ گمان کرتا تہا کہ تو مجہسے خانہ کعبہ کے نہ ویران کرنیکو اور بازگشت کے واسطے سوال کریگا کیونکہ یہہ تمہارا دین ہے — عبد المطلب نے کہا کہ مین اونٹون کا مالک ہون وہ مانگتا ہون — اور خانہ کعبہ کا اور شخص مالک ہے یعنے خدا وہ آپ باز رکہیگا — ابرہہ نے حکم کیا کہ انکے اونٹ دیدو عبد المطلب اپنے اونٹ لیکر قریش کے پاس آئے اور ابرہہ بارادہ مسمار کرنے کعبہ کے مہیا ہوا — وہ ہاتہی مست جو کہ کعبہ کے منہدم کرنے کے واسطے مامور ہوا تہا اوسکا نام محمود تہا — اوسکی یہہ حالت تہی کہ جب ہاتہی وان آنکس مار کر کعبہ کے طرف اوبہارتا تہا وہ سو جاتا تہا اور زمین پر گر پڑتا تہا اور جو سوار اوسکے اور طرف کو متوجہ کرتے تہے دوڑتا تہا اور خوب چلتا تہا — یہی حالت تہی کہ خدا تعالے نے ایک فوج پرندون ابابیل کے جنکے دونون پیرون مین اور منقار مین ایک ایک پتہری تہی یعنے ہر ایک جانور کے پاس تین تین پتہری تہے بہیجی وہ جانور اونکے اوپر وہ کنکریان پہینکتے تہے اور وہ کنکریان چنے کے برابر اور مسور کی برابر تہین جسکو لگتے تہے وہ مرجاتا تہا سبکی موت اون کنکرون ہی سے نہین ہوئی بلکہ خدا تعالے نے ایک رو بہی اونکے رد برو بہیجی اوس رو نے سبکو اوٹہاکر سمندر مین ڈال دیا — جو شخص اونسے بچ گیا وہ ابرہہ کے ساتہہ یمن کو بہاگا ہر ایک شخص چشمہ مین گرتا جاتا تہا — یہانتک

ذکر ہے عرب مستعربہ کا

۲۶۰ کہ ابرہہ کے جسد مین مصیبت پہنچی اور تمام اعضا اوسکے گر پڑے اور صنعا مین پہنچکر
وہ بھی مرگیا — جبکہ معاملہ اسطور پر گذرا اوسوقت قریش نکلے اونہون نے
سب مال جو حبشہ کے آدمی چھوڑکر مرگئے تھے سمیٹ کر گھر بھر لئے — جب
ابرہہ مرگیا اوسکے بعد بیٹا اوسکا یکسوم بادشاہ ہوا — اوسکے بعد بھائی اوسکا
مسروق بن ابرہہ بادشاہ ہوا اس بادشاہ سے عجم کے لوگون نے ملک مین لی لیا تہا

تمام ہوئی فصل پانچوین
یہہ آخر کتاب جلد
اول کتاب ابوالفدا کا ہی

اور تواریخ قدیمہ اسجاے تک پوری ہوچکی اب ہم دوسری جلد کا ترجمہ
شروع کرتے ہین انشاء اللہ تعالے فقط